بانی ومہتمم :مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

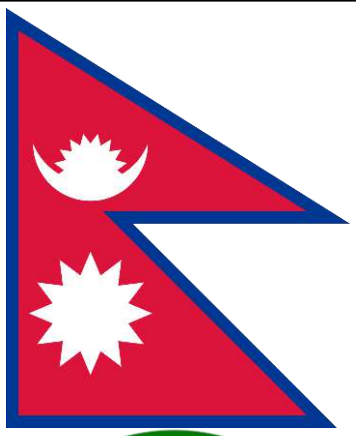

نیپال اردو ٹائمز

Weekly
The NEPAL URDU TIMES
جلد نمبر ا VOL:(1)
چیف ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی
weeklynepalurtutimes@gamil.com
11 صفحات
۲۹/جنوری ۲۰۲۶ مطابق ۹/شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ /۱۵ گتے ماگھ ۲۰۸۲ بروز جمعرات
شمارہ نمبر ۷۴ ISSUE (74)

ایران کے خلاف سعودی عرب کی سرزمین کا استعمال نہیں ہوگا

ریاض: (ایجنسیاں)

سعودی عرب کے ولی عہد اور وزیراعظم، محمد بن سلمان بن عبدالعزیز آل سعود، نے منگل کے روز اس بات کی تصدیق کی کہ مملکت ایران کے خلاف کسی بھی فوجی کارروائی کے لیے اپنی فضائی حدود یا سرزمین استعمال نہیں ہونے دے گی، اس پیش رفت کے درمیان جب خطے میں امریکی بحریہ کی تعیناتی کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ سعودی پریس ایجنسی (SPA) کے مطابق، ولی عہد نے یہ بات اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر، مسعود پزشکیان کے ساتھ ٹیلی فون پر گفتگو کے دوران کہی، جنہوں نے انہیں ایران میں حالیہ پیش رفت، بشمول جوہری مذاکرات، سے آگاہ کیا۔ گفتگو کے دوران، محمد بن سلمان نے زور دیا کہ سعودی عرب ایران کی خودمختاری کا احترام کرتا ہے اور کسی بھی فریق کو، چاہے وہ کہیں سے بھی ہو، ملک پر حملے یا فوجی کارروائی کی اجازت نہیں دے گا۔

انہوں نے خطے میں سلامتی اور استحکام کو فروغ دینے کے لیے مذاکرات کے ذریعے تنازعات کے حل کی حمایت کا بھی اعادہ کیا۔ SPA نے اپنے بیان میں کہا: ولی عہد نے اسلامی جمہوریہ ایران کی خودمختاری کے احترام کی مملکت کی پوزیشن کی تصدیق کی اور زور دیا کہ مملکت اپنی فضائی حدود یا سرزمین کو اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف کسی بھی فوجی کارروائی یا کسی بھی فریق کے حملے کے لیے استعمال نہیں ہونے دے گی، چاہے وہ کہیں سے بھی ہو۔ بیان میں مزید کہا گیا، آپ کی رائل ہائی نیس نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ مملکت کسی بھی ایسے اقدام کی حمایت کرتی ہے جو مذاکرات کے ذریعے تنازعات کو حل کرے اور خطے میں سلامتی اور استحکام کو فروغ دے۔

ایرانی صدر نے سعودی عرب کے موقف کی تعریف کی اور خطے کی سلامتی اور استحکام قائم رکھنے کی کوششوں پر ولی عہد کا شکریہ ادا کیا۔ یہ اعلان امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس بیان کے چند لمحوں بعد آیا، جس میں انہوں نے آئیووا میں ایک انتخابی طرز کے پروگرام کے دوران ایران کے خلاف سخت موقف دہرایا اور فوجی دباؤ کے ساتھ مذاکرات کے امکانات کو بھی اجاگر کیا۔

ٹرمپ نے مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی تعیناتی کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا، ویسے، ابھی ایک اور خوبصورت بحری بیڑہ خوبصورتی سے ایران کی جانب بڑھ رہا ہے۔ دیکھیں گے، امید ہے کہ وہ معاہدہ کریں گے۔ انہیں پہلی بار معاہدہ کرنا چاہیے تھا، تب ان کے پاس ملک ہوتا۔ ان کے بیانات سے امریکی مظاہرے کی طاقت بھی سامنے آئی اور ساتھ ہی سفارت کاری کے دروازے بھی کھلے رکھے گئے۔

ایران اس وقت ملک گیر مظاہروں کی وجہ سے بحران کا شکار ہے، جو بلند مہنگائی، اقتصادی مشکلات اور حکمرانی پر عوامی غصے کی وجہ سے بھڑکے ہیں۔ ہیومن رائٹس ایکٹیوسٹ نیوز ایجنسی (HRANA) کے تازہ ترین ڈیٹا کے مطابق، مظاہروں کے 31 ویں دن تک تصدیق شدہ اموات کی تعداد 6,221 تک پہنچ گئی ہے۔

ان میں سے 5,858 مظاہرین، 100 بچے (18 سال سے کم)، 214 سرکاری اہلکار، اور 49 غیر مظاہرین شہری شامل ہیں۔ مزید 17,091 اموات کی تحقیقات جاری ہیں۔ کل گرفتاریاں 42,324 ہیں، جن میں سے 11,017 افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ جبری اعترافات کے 261 کیسز عوامی طور پر نشر کیے گئے، اور 11,026 افراد کو سیکیورٹی اداروں میں طلب کیا گیا۔ 31 صوبوں کے 201 شہروں میں مظاہروں سے متعلق 656 واقعات درج کیے گئے ہیں۔

نیپال گنج: بالین شاہ کی انتخابی ریلی میں گاڑی حادثہ، متعدد افراد زخمی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
بیرگنج

نیشنل انڈیپنڈنٹ پارٹی (این آئی ایس پی) کے سینئر رہنما بلین شاہ کے حامیوں کو لے جانے والی گاڑی سے گر کر متعدد نوجوان زخمی ہو گئے۔ بنکے کے ضلع پولیس دفتر کے ڈی ایس پی دیپک پٹالی نے بتایا کہ پیر کو نیپال گنج، بنکے میں گاڑی سے گرنے سے چھ نوجوان زخمی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ زخمیوں کی حالت نارمل ہے۔ زخمیوں میں سے ایک مقامی رہائشی، بیر سنگھ ایری، کے سر پر چوٹ آئی ہے اور وہ نیپال گنج کے سٹی کیئر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ بقیہ افراد کو معمولی چوٹیں آئی ہیں اور ان کی حالت

خطرے سے باہر بتائی گئی ہے کیونکہ گاڑی کی رفتار کم تھی۔ ڈی ایس پی پٹالی نے کہا کہ گاڑی کے پیچھے کئی نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے تھے حامی ایک ایسی گاڑی (پک اپ ٹرک) پر سوار تھے جو گنجائش سے زیادہ بھری ہوئی تھی۔ گاڑی کے اچانک آگے بڑھنے پر پیچھے بیٹھے نوجوان توازن برقرار نہ رکھ سکے اور سڑک پر گر گئے۔ بالین شاہ 5 مارچ کو ہونے والے انتخابات کی مہم کے سلسلے میں مغربی نیپال کے دورے پر نیپال گنج پہنچے تھے، جہاں رانجھا ایئرپورٹ پر ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔

انتخابات کے دوران جلسے جلوسوں میں 10 سے زیادہ قومی جھنڈے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ وزارت داخلہ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ انتخابات کے دوران سیاسی کو جلسے جلوسوں میں 10 سے زیادہ قومی جھنڈے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اتوار کو جاری کردہ ایک بیان میں، وزارت کے ترجمان آنند کفلے نے کہا کہ پارٹیاں یا امیدوار انتخابات میں ریلیوں، عوامی جلسوں اور گھر گھر میٹنگ کے دوران زیادہ سے زیادہ دس قومی پرچم استعمال کر سکتے ہیں۔ تاہم وزارت نے کہا ہے کہ انتخابی مہم کے دوران قومی پرچم کا استعمال نہ کیا جائے۔ اس پابندی کا مقصد قومی جھنڈے کے تقدس کو برقرار رکھنا اور اسے سیاسی مقاصد کے لیے غلط استعمال ہونے سے روکنا ہے۔ یہ اقدام "الیکشن کوڈ آف کنڈکٹ 2082" کے تحت اٹھایا گیا ہے، جس میں واضح کیا گیا ہے کہ قومی جھنڈے کو انتخابی تشہیر یا اشتہار بازی کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ وزارت نے خبردار کیا ہے کہ جھنڈے کو کمر سے نیچے پہننا، پھاڑنا، جلانا، یا اسے جسم پر لپیٹنا قانوناً جرم ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف نیشنل پینل کوڈ کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ وزارتِ داخلہ نے حال ہی میں سیاسی سرگرمیوں میں جھنڈوں کے استعمال کے حوالے سے نئے احکامات جاری کیے ہیں:۔ انتخابی ضابطہ اخلاق، 2082 کے سیکشن 13، باب 4 کی شق (این) میں کہا گیا ہے کہ کوئی پارٹی یا امیدوار انتخابی مہم کے دوران قومی پرچم کا استعمال یا استعمال نہیں کر سکتا، سوائے جلوسوں، جلسوں، کارنر میٹنگز، ڈور ٹو ڈور میٹنگز یا کسی بھی قسم کی ریلی کے دوران زیادہ سے زیادہ دس قومی پرچموں کے استعمال کر سکتے ہیں۔ تمام اضلاع کے چیف ڈسٹرکٹ افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سیاسی جلسوں میں جھنڈوں کی تعداد اور ان کے احترام کی نگرانی کریں۔

قومی اسمبلی میں ترقی

جنکپور: اقتصادی امور اور اچھے حکمرانی کا کمیٹی کا سالانہ رپورٹ اسمبلی کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ بدھ کو ہونے والی قومی اسمبلی کے اجلاس میں کمیٹی کی چیئرپرسن کملا پنت نے یہ رپورٹ پیش کی۔ اس موقع

پر انہوں نے حکومت کو جوابدہ اور ذمے دار بنانے کے لیے یہ رپورٹ اسمبلی میں پیش کی گئی ہے۔ رپورٹ میں نیپال کو کم ترقی یافتہ ملک سے ترقی پذیر ملک میں تبدیل کرنے، آب و ہوا کی تبدیلی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھانے سمیت دیگر موضوعات پر حکومت کو آگاہ کرنے جیسے امور شامل کیے گئے ہیں۔

ملک پھر سے حادثے کی طرف جا سکتا ہے: پرچنڈ

نیپال اردو ٹائمز
شفیق رضا

جنکپور: نیپالی کمیونسٹ پارٹی کے صدر پشپ کمل داہل 'پرچنڈ' نے کہا ہے کہ انتخاب کے قریب آنے کے باوجود ملک نازک صورتحال میں ہے۔ ماؤوادی کے رہنماؤں کو پارٹی میں خوش آمدید کہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک میں ایک اور حادثہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا، 'انتخاب آگے ہے لیکن یہ انتخاب کیا دے گا اس پر بھی الجھن ہے۔ اگر ہم متحد ہو کر ملک گیر مہم میں نہ گئے تو ملک پھر سے ایک اور حادثے کی طرف جا سکتا ہے۔' انہوں نے پارٹی کی صفوں کو ہدایت دی کہ متحد ہو کر انتخابات پر توجہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ سماجی محاذ پر تھے تو ویپلاؤ کو بھی اتحاد میں لانے کی کوشش آخری مراحل تک پہنچی تھی، لیکن جین جی تحریک کے بعد ویپلاو کی قیادت نظریاتی ابہام میں گم ہو گئی۔

کسی جذبے میں نہیں بلکہ ملک کی غیر معمولی صورتحال میں کمیونسٹ تحریک کے عناصر کو متحد کر کے طاقت حاصل کرنے کی کوشش کی گئی، اور پرچنڈ نے کہا کہ اب ویپلاؤ نے وہ موقع گنوا دیا ہے۔ ابھی بھی ویپلاؤ کے خلاف ان کا کوئی غصہ نہیں ہے اور خود احتساب کے ساتھ آئے تو خوش آمدید کہا جائے گا، یہ ان کا موقف ہے۔ پرچنڈ نے کہا کہ چونکہ ملک ابھی نازک حالات میں ہے، اس لیے اگر متحد ہو کر ملک گیر مہم میں نہ گئے تو ملک ایک اور حادثے کی طرف جا سکتا ہے، اس لیے اتحاد پر زور دیا جا رہا ہے۔

بالین شاہ کے خلاف الیکشن کمیشن میں شکایت درج

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

دارالحکومت کاٹھمانڈو کے سابق میئر اور جھاپا-5 سے ایوان نمائندگان کے امیدوار بالین شاہ کے خلاف الیکشن کمیشن میں باضابطہ شکایت درج کرائی گئی ہے۔ یہ شکایت دھرم راج تیمل سینا کی جانب سے دائر کی گئی ہے، جس میں بالین شاہ پر انتخابی ضابطۂ اخلاق، رائج قوانین اور جمہوری انتخابی اقدار کی سنگین خلاف ورزی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ درخواست میں مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ بالین شاہ نے سوشل میڈیا کے ذریعے نفرت انگیز، گمراہ کن اور کردار کشی پر مبنی بیانات دیے، جو نہ صرف جمہوری مکالمے کی روح کے منافی ہیں بلکہ ایک ذمہ دار عوامی نمائندے کے شایان شان بھی نہیں۔ شکایت میں اس بات کا حوالہ بھی دیا گیا ہے کہ نیپال کمیونسٹ پارٹی اے مالے کے صدر اور سابق وزیراعظم کے پی شرما اولی کی جانب سے شفاف، فکری اور حقائق پر مبنی عوامی مباحثے کی پیشکش کے تناظر میں بالین شاہ کا ردعمل غیر جمہوری اور اشتعال انگیز تھا۔ درخواست کے مطابق بالین شاہ کی جانب سے استعمال کیے گئے الفاظ جیسے "76 بچوں کا قاتل"، "دہشت گرد" اور "ملک جلانے

والا" نہ تو کسی عدالتی فیصلے پر مبنی ہیں اور نہ ہی ان کے حق میں کوئی قابل اعتماد ثبوت موجود ہے۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ ایسے سنگین اور بے بنیاد الزامات کسی فرد کی سماجی ساکھ کو شدید نقصان پہنچانے، قانونی سیاسی جماعتوں کے خلاف نفرت کو ہوا دینے اور ووٹرز کی رائے کو گمراہ کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ مزید کہا گیا ہے کہ اس قسم کے غیر ذمہ دارانہ بیانات آئینی طور پر منصفانہ، آزاد اور خوف سے پاک انتخابات کے انعقاد کے مقصد کو کمزور کرتی ہیں

ایران پر حملہ کی صورت میں غیر جانبدار نہیں رہیں گے، حزب اللہ کی دھمکی

بیروت: (ایجنسیاں)۔لبنان میں ایرانی حمایت یافتہ ملیشیا حزب اللہ کے سربراہ نعیم قاسم نے پیر کے روز دوٹوک انداز میں کہا ہے کہ ایران پر حملہ ان کے اپنے گروپ پر ہی حملہ ہوگا اور وہ کسی بھی صورت اسلامی جمہوریہ ایران پر حملے میں خود کو غیر جانبدار نہیں سمجھیں گے۔انہوں نے کہا کہ ایران پر کیا گیا یہ حملہ پورے خطے کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ پچھلے ہفتے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے بحری بیڑے ابراہم لنکن کے خلیج کی طرف پہنچنے کی اطلاع دی تھی اور کہا تھا کہ امریکہ ایران میں سیکیورٹی فورسز کی طرف سے مظاہرین کے خلاف خونی کریک ڈاؤن کو گہری نظر سے دیکھ رہا ہے۔صدر ٹرمپ نے بظاہر چند روز قبل ایران پر حملے سے اپنے قدم دوسری طرف پھیر لیے تھے۔ تاہم انہوں نے ایران پر حملے کی آپشن کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا تھا۔اسی دوران یہ پیش رفت سامنے آئی ہے کہ ابراہم لنکن نامی بحری بیڑہ پیر کے روز مشرق وسطیٰ میں پہنچ گیا ہے جس کی امریکی سینٹ کام نے بھی تصدیق کر دی ہے۔حزب اللہ کے سربراہ نے کہا کہ ہم جارحیت کا نشانہ بننے کو اپنے سے الگ نہیں سمجھ سکتے۔ہمیں جس طرح بھی ممکنہ جارحیت کا خطرہ ہوگا ہم اس سے اپنے دفاع کا اہتمام کریں گے۔ ان کا یہ بیان ایران کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے منعقدہ ایک ریلی کے موقع پر سامنے آیا ہے جس سے انہوں نے ٹی وی کے ذریعے خطاب کیا۔ قاسم نعیم نے کہا ایران کے خلاف جنگ پورے خطے میں آگ لگانے کا باعث بنے گی اور ہمیں اس وقت یہ انتخاب کرنا ہوگا کہ ہم اس کارد عمل کس طرح دیں گے۔تاہم یہ واضح ہے کہ ہم غیر جانبدار نہیں رہیں گے۔ہمارا رد عمل کیا ہوتا ہے اس کی تفصیلات میدان میں طے کریں گے اور اپنے مفادات کے مکمل تحفظ کے حوالے سے فیصلے کریں گے۔حزب اللہ ایران کی سب سے اہم اتحادی جماعت ہے جو 1980 میں قائم ہوئی اور اسرائیل کے ساتھ کئی جنگوں میں لڑ چکی ہے۔امریکہ و اسرائیل حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہیں اور ایران کی حکومت اور سرکاری فوج سخت دباؤ میں رہتے ہوئے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔دوسری جانب اسرائیل کی طرف سے نومبر 2024 میں ہونے والی جنگ بندی کے باوجود آئے روز لبنان کے مختلف علاقوں میں حملے جاری رہتے ہیں اور حزب اللہ کا گھیرا مزید تنگ کیے جانے کی کوشش بروئے کار رہتی ہے۔ پیر کے روز حزب اللہ نے اپنے تمام حامیوں کو لبنان کے مختلف علاقوں میں ریلیوں کی صورت میں اکٹھا ہونے کو کہا تا کہ ایران کے ساتھ اظہار یکجہتی کر سکیں اور امریکی و صیہونی خطروں کا مقابلہ کرنے کے لیے ایران کی حمایت کا اعلان کریں۔بیروت کے مضافات میں ہونے والی اس سلسلے کی ریلی میں بعض مظاہرین نے ایرانی سپریم لیڈر علی خامنہ ای کی تصاویر اٹھا رکھی تھیں اور اس کے علاوہ حزب اللہ کے ساتھ ساتھ ایرانی پرچم بھی لہرا رہے تھے۔ یہ مظاہرین ایران کا مقبول عام نعرہ 'مرگ بر امریکہ' بھی لگا رہے تھے۔حزب اللہ سربراہ نے اس موقع پر ایرانی سپریم لیڈر پر کسی بھی قاتلانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔

قطر نے لبنان کے لئے 430 ملین ڈالر کی امداد کا اعلان کیا

دوحہ: (ایجنسیاں)۔اہم خلیجی ملک قطر نے پیر کے روز لبنان کے لیے کئی سو ملین ڈالر کے امدادی پیکج کا اعلان کیا ہے۔ اس امدادی رقم کا زیادہ تر حصہ سب سے پہلے لبنان کے بجلی کے شعبے کو بہتر کرنے کے لیے لگایا جائے گا۔علاوہ ازیں قطر کے ڈویلپمنٹ فنڈ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس 430 ملین ڈالر کی امداد کا بڑا حصہ لبنان کی توانائی کی ضروریات کے لیے ہے جس سے تقریباً 15 لاکھ لبنانیوں کو براہ راست فائدہ ہو سکے گا۔ تفصیل جاری کرتے ہوئے قطر ڈویلپمنٹ فنڈ نے کہا 400 ملین ڈالر توانائی کے شعبے پر لگے گا جبکہ 10 فیصد رقم دوسری گرانٹس کی صورت میں ہوں گی۔بیروت میں دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ یہ امدادی پیکج لبنان کے لیے ترقیاتی و انسانی ضرورتوں کے منصوبوں کے پیش نظر ہے۔یاد رہے لبنان کا توانائی و بجلی سے متعلق شعبہ ان دنوں کافی متاثر ہے۔ جسے 1975 اور 1990 کے درمیان خانہ جنگی کے باعث 40 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔تاہم لبنانی حکومتیں اس نقصان کو پورا کرنے اور تباہی کا ازالہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ پچھلے سال لبنان نے ورلڈ بنک کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کیے تھے۔معاہدے کے تحت لبنان کو 250 ملین ڈالر دینے کا طے کیا گیا تھا تا کہ بجلی کے شعبے کو جدید بنیادوں پر استوار کرنے میں مدد دی جا سکے۔

لبنان کے نائب وزیر اعظم طارق متری نے پریس کانفرنس کے دوران کہا منصوبے کے پہلے مرحلے میں 20 ملین ڈالر کی رقم خرچ ہوگی۔ جس سے ایک لاکھ شہریوں کو فائدہ ہوگا۔علاوہ ازیں امداد کا ایک حصہ ان پناہ گزینوں پر خرچ کیا جائے گا جو شام سے اپنے وطن واپس لوٹیں گے۔ تا کہ تین ماہ کے لیے انہیں خوراک وادویات دی جا سکیں۔اقوام متحدہ کے پناہ گزینوں سے متعلق ادارے نے کہا ہے کہ شام سے 5 لاکھ سے زائد لبنانی پناہ گزین پچھلے سال لبنان واپس آ چکے ہیں جبکہ 1 لاکھ 15 ہزار نے دسمبر 2024 کے بعد لبنان کی طرف رخ کیا تھا جب بشار الاسد کی حکومت ختم ہو گئی تھی۔ ایک اندازے کے مطابق 10 لاکھ شامی پناہ گزین بھی لبنانی علاقوں میں موجود ہیں۔لبنانی حکام نے اس معاملے میں شام کے حکام کے ساتھ متعدد بار بات کی ہے۔ تاکہ شامی پناہ گزین واپس اپنے وطن آ سکیں۔قطر پچھلے کئی برسوں سے لبنان کی مدد کر رہا ہے۔ خصوصا لبنانی فوج کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بھی قطر کا تعاون اہم رہا ہے۔دوسری جانب قطر شام کی نئی حکومت کا بھی حامی ہے اور قطری کمپنیوں نے کئی بڑے منصوبوں کے لیے شامی حکام کے ساتھ معاہدے کیے ہیں۔ان معاہدوں میں بجلی و ٹرانسپورٹ سے متعلق منصوبے شامل ہیں۔

شمال مغربی پاکستان میں عسکری کاروائی کے خوف سے ہزاروں افراد کی ہجرت

بارہ (پاکستان):(ایجنسیاں) افغان سرحد سے متصل شمال مغربی پاکستان کے ایک دور افتادہ علاقے سے پاکستانی طالبان کے خلاف ممکنہ عسکری کارروائی کے خدشے کے سبب 70,000 سے زائد لوگ ہجرت کر گئے ہیں، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں۔ یہ معلومات مقامی باشندوں اور حکام نے منگل کو فراہم کیں۔پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ محمد آصف نے مقامی باشندوں اور صوبائی حکام کے دعووں کی تردید کی ہے۔انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا کے شہر تیراہ میں کوئی عسکری کارروائی جاری نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ہجرت کی وجہ عسکری کارروائی نہیں بلکہ خراب موسم ہے۔ ان کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب تیراہ کے باشندوں نے ممکنہ عسکری کارروائی کے خوف سے ہجرت شروع کی تھی۔ یہ ہجرت اس وقت شروع ہوئی جب مساجد کے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے لوگوں سے 23 جنوری تک تیراہ چھوڑنے کی ہدایت کی گئی تھی تا کہ ممکنہ تصادم سے بچا جا سکے۔ پچھلے سال اگست میں پاکستان نے شمال مغربی ضلع باجوڑ میں پاکستانی طالبان کے خلاف عسکری کارروائی شروع کی تھی، جس کے نتیجے میں لاکھوں افراد بے گھر ہوئے تھے۔

خیبر پختونخوا کی صوبائی حکومت کے ترجمان شفیع جان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے ہجرت کرنے والے لوگوں کی مشکلات کے لیے وفاقی حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا اور کہا کہ اسلام آباد کے حکام عسکری کارروائی کے بارے میں اپنے پہلے موقف سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ سہیل افریدی نے فوج کی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت فوج کو تیراہ میں مکمل کارروائی کی اجازت نہیں دے گی۔

افریدی پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے رہنما ہیں، جس کی قیادت جیل میں موجود سابق وزیر اعظم عمران خان کر رہے ہیں۔ فوج کا کہنا ہے کہ وہ تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے خلاف خفیہ معلومات کی بنیاد پر کارروائی جاری رکھے گی۔

حکام کا کہنا ہے کہ ٹی ٹی پی کے کئی رہنما اور جنگجو افغانستان میں پناہ لے چکے ہیں اور ان میں سے سینکڑوں تیراہ میں داخل ہوئے ہیں اور اکثر دہشت گرد ٹھکانوں پر چھاپے کے دوران مقامی باشندوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ریلیف کام کی نگرانی کرنے والے مقامی سرکاری ایڈ منسٹریٹر طلحہ رفیق عالم نے بتایا کہ اب تک مقامی حکام نے تیراہ سے تقریباً 10,000 خاندانوں (تقریباً 70,000 افراد) کو رجسٹر کیا ہے۔ تیراہ تقریباً 150,000 افراد کی آبادی والا علاقہ ہے۔عالم نے کہا کہ رجسٹریشن کی اصل آخری تاریخ 23 جنوری مقرر کی گئی تھی جسے بڑھا کر 5 فروری کر دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ قانون وانتظام کی صورتحال بہتر ہونے پر بے گھر لوگ واپس لوٹ سکیں گے۔

امریکہ واسرائیل سے دہشت گردی کو بڑھاوا: ایران

تہران: (نیوز ایجنسی) ایران نے عالمی برادری کو آگاہ کیا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل دہشت گردی کی معاونت کر رہے ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق ایران کی انسداد دہشت گردی فورس نے کئی مقامات پر چھاپے مارے اور اسرائیل کی خفیہ ایجنسی سے جڑے فسادیوں کی گرفتاری کا دعویٰ کیا۔ایرانی میڈیا نے ملک میں فساد میں ملوث گرفتار افراد کی ویڈیو بھی جاری کی ہے۔دوسری جانب ایران نے عالمی برادری کو امریکہ اور اسرائیل کی دہشت گردی کی معاونت کرنے سے متعلق آگاہ بھی کیا ہے۔ گزشتہ روز ایرانی وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ اگر کسی بھی قسم کی جارحیت کی گئی تو ایران کی جانب سے اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

یوکرین کیلئے مشروط امریکی ضمانتیں

لندن: (ایجنسیاں)
سراقہ رضوی

برطانوی اخبار فائنینشل ٹائمز نے آٹھ باخبر ذرائع کے حوالے سے رپورٹ دی ہے کہ اگر یوکرین چند علاقائی مراعات (علاقوں سے دستبرداری) پر مشتمل امن معاہدے پر اتفاق کر لیتا ہے، تو امریکہ اسے سکیورٹی ضمانتیں فراہم کرنے کیلئے تیار ہے۔اخبار کا کہنا ہے کہ واشنگٹن نے یہ اشارہ بھی دیا ہے کہ اگر کیئف ملک کے مشرقی حصے میں واقع ''ڈونباس'' کے زیرِ قبضہ علاقوں سے اپنی افواج نکالنے پر رضامند ہو جائے، تو امریکہ امن کے وقت میں یوکرینی فوج کو مضبوط کرنے کیلئے مزید اسلحہ فراہم کر سکتا ہے۔روئٹرز ابھی تک اس رپورٹ کی آزادانہ تصدیق نہیں کر سکا ہے اور وائٹ ہاؤس نے بھی اس پر تبصرہ کرنے کی درخواست کا تا حال کوئی جواب نہیں دیا ہے۔یوکرینی صدر ولادی میر زیلنسکینے اتوار کو کہا تھا کہ یوکرین کیلئے سکیورٹی ضمانتوں سے متعلق امریکی دستاویز ''100 فیصد تیار'' ہے۔ان کا مزید کہنا تھا کہ کہ کیئف اب اس پر دستخط کیلئے وقت اور جگہ کے تعین کا منتظر ہے۔ زیلنسکی مسلسل اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ جنگ ختم کرنے کیلئے کسی بھی امن معاہدے میں یوکرین کی علاقائی سالمیت کو برقرار رکھا جانا چاہیے۔ایک اعلیٰ یوکرینی عہدے دار نے فائنینشل ٹائمز کو بتایا کہ یوکرین کے شکوک وشبہات بڑھ رہے ہیں کہ آیا واشنگٹن سکیورٹی ضمانتیں فراہم کرنے کے اپنے عہد پر قائم رہے گا یا نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ ''ہر اس موقع پر ہچکچاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے جب سکیورٹی ضمانتوں پر دستخط کیے جا سکتے ہوں''۔اخبار کے مطابق یوکرین کسیبھی علاقے سے دست بردار ہونے سے پہلے ضمانتوں کی تصدیق چاہتا ہے، لیکن امریکہ کا خیال ہے کہ جنگ ختم کرنے کیلئے کیئف کو ڈونباس سے دست بردار ہونا پڑے گا ... اور وہ اس مطالبے سے پیچھے ہٹنے کیلئے روسی صدر ولادی میر پوتین پر کوئی دباؤ نہیں ڈال رہا۔دوسری جانب وائٹ ہاؤس کی ڈپٹی پریس سکریٹری اینا کیلی نے اخبار کی رپورٹ کو ''جھوٹ'' قرار دیا ہے اور اشارہ کیا ہے کہ ابوظہبی میں روس، امریکہ اور یوکرین کے نمائندوں کے درمیان ہونے والی ''تاریخی ملاقات'' اور مذاکرات کا عمل ''بہترین حالت'' میں ہے۔

انڈونیشیا میں لینڈ سلائیڈ نگ، 38 افراد ہلاک

جکارتہ: (ایجنسیاں) انڈونیشیا کے مغربی صوبہ جاوا کے علاقے سیسارُوا میں لینڈ سلائیڈ نگ سے 38 افراد لقمہ اجل بن گئے۔لاشوں کی شناخت کا عمل تاحال جاری ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق قومی ادارہ برائے قدرتی آفات (بی این پی بی) نے بتایا کہ پیر کی شام تک 20 افراد کی شناخت مکمل کر کے لاشیں ان کے لواحقین کے حوالے کر دی گئی ہیں، جبکہ باقی 18 لاشوں کی شناخت کا عمل جاری ہے۔ قومی ادارہ برائے قدرتی آفات (بی این پی بی) کے مطابق منگل کی صبح سرچ اینڈ ریسکیو آپریشن دوبارہ شروع کیا گیا، اس آپریشن میں تقریباً 800 اہلکار اور نو ایکسکیویٹرز حصہ لے رہے ہیں۔ جس میں اضافی بھاری مشینری شامل کی گئی ہے تا کہ متاثرہ علاقے میں تلاش کا دائرہ مزید وسیع کیا جا سکے۔انڈونیشیا میں لینڈ سلائیڈ نگ کے باعث 685 افراد اپنے گھروں سے محروم ہو چکے ہیں، جنہیں دفاتر اور دیگر عارضی پناہ گاہوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ دو راتوں تک ہونے والی شدید بارش کے باعث پیش آیا، جس سے پہاڑی علاقے کی کھڑی ڈھلوانوں میں پانی بھر گیا۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

ہفت روزہ
نیپال اردو ٹائمز

Weekly The
NEPAL URDU TIMES

۲۹/جنوری ۲۰۲۶ مطابق ۹/شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ/۱۵ گتے ماگھ ۲۰۸۲ بروز جمعرات

امریکہ نے مزید 80 نیپالی شہری ڈی پورٹ کر دیئے

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

امریکہ نے مزید 80 نیپالی شہریوں کو ملک بدر کر دیا ہے۔ منگل کی شام 5:30 بجے کے قریب تریبھون بین الاقوامی ہوائی اڈے پر 80 نیپالیوں کو وطن واپس لایا گیا۔ انسانی اسمگلنگ کے تفتیشی بیورو کے سربراہ ایس ایس پی کرشنا پانگینی نے بتایا کہ ان میں سے ایک خاتون ہے۔ پولیس نے ان کی واپسی کے بعد تفتیش شروع کر دی ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ واپس آنے والوں میں سے زیادہ تر نے نچلے راستے کا استعمال کیا۔ ایک شخص سٹڈی ویزے پر گیا تھا لیکن باقیوں نے ایک کروڑ روپے سے زائد کی ادائیگی کی تھی۔ کچھ نے دعویٰ کیا ہے کہ 14 ملین روپے تک خرچ ہوئے۔ پچھلے سات سالوں میں 700 سے زیادہ نیپالی شہریوں کو وطن واپس لایا گیا ہے، جن میں سے زیادہ تر ڈونلڈ ٹرمپ کے امریکی صدر منتخب ہونے کے بعد ہیں۔

انتخابات کے دوران قومی پرچم کی بے حرمتی یا غلط استعمال کرنے پر قانونی کارروائی: وزارت داخلہ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزارت داخلہ نے انتخابات کے دوران قومی پرچم کے غلط استعمال پر کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔ وزارت کے ترجمان آنند کفلے نے ایک بیان جاری کرکے مطلع کیا ہے کہ جو بھی شخص قومی پرچم کی توہین کرنے والا کام کرے گا اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

ان کے مطابق، چونکہ قومی پرچم اور قومی ترانے کے استعمال کے لیے ایک طریقہ کار، 2069 ہے جو کہ قومی پرچم کے استعمال کے طریقہ کار کو کنٹرول کرتا ہے، اس لیے اسے صرف اسی کے مطابق استعمال کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ قومی پرچم کو اشتہاری مقاصد کے لیے غلط استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ الیکشن کمیشن کے ضابطہ اخلاق کے مطابق کوئی بھی سیاسی جماعت یا امیدوار قومی پرچم کو اپنے پارٹی پرچم کے طور پر یا انتخابی نشان کے طور پر استعمال نہیں کر سکتا۔ اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے جسم پر قومی پرچم کا نشان جوڑتا ہے، پرنٹ کرتا ہے یا پہنتا ہے تو اسے کمر کے اوپر کے علاوہ کہیں بھی پہننے کی اجازت نہیں ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ "چاند کو نیچے کی طرف رکھتے ہوئے جھنڈا پہننا، سینے کے نیچے پہنے ہوئے کسی بھی اندرونی/بیرونی لباس پر قومی پرچم کی علامت/تصویر لگانا، اور قومی پرچم کو لہرانے کے مقاصد کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے استعمال کرنا منع ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کوئی جماعت یا امیدوار انتخابات کے دوران جلسوں، جلسوں اور ڈور ٹو ڈور میٹنگز کے دوران زیادہ سے زیادہ دس قومی پرچم استعمال کر سکتا ہے۔ وزارت داخلہ نے اس بات کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے کہ انتخابی مہم کے دوران قومی پرچم کا استعمال یا تشہیر نہ کی جائے

نیپال اور سعودی عرب نے دوطرفہ لیبر معاہدے پر دستخط کیئے

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال اور سعودی عرب کے درمیان دوطرفہ لیبر معاہدے پر دستخط کر گئے ہیں۔ یہ معاہدہ سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں کیا گیا جس کا مقصد عام کارکنوں کے لیے محفوظ منظم اور باوقار بیرون ملک ملازمت کو فروغ دینا ہے۔ اس معاہدے پر نیپال کی جانب سے محنت، روزگار اور سماجی تحفظ کے وزیر راجندر سنگھ بھنڈاری اور سعودی عرب کی جانب سے انسانی وسائل اور سماجی ترقی کے وزیر احمد بن سلیمان الراجی نے دستخط کیے۔ یہ معاہدہ ایک دہائی سے زیادہ کی کوششوں کے بعد طے پایا ہے۔ نیپال 1993 سے سعودی عرب کے ساتھ محنت کے شعبے کا معاہدہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس عرصے کے دوران کئی بار اس معاہدے کا مسودہ تیار کیا گیا۔ گزشتہ سال 29 اگست کو کابینہ کے اجلاس میں اس پر دستخط کی منظوری دی گئی تھی لیکن 8 اور 9 ستمبر کو جی زی تحریک کی وجہ سے حکومت گر جانے کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوئی۔

کاٹھمانڈو: دو موٹر سائیکل آپس میں ٹکرا گئیں، ایک فوجی جوان جاں بحق، دو زخمی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

دارالحکومت کاٹھمانڈو میں ہونے والے ایک افسوسناک ٹریفک حادثے میں نیپالی فوج کا ایک جوان جاں بحق ہو گیا ہے۔ یہ واقعہ کاٹھمانڈو کے نواحی علاقے (جیسے چندراگری یا بھگت پور کی شاہراہوں پر) پیش آیا جہاں دو تیز رفتار موٹر سائیکلیں آپس میں ٹکرا گئیں۔ کاٹھمانڈو ویلی ٹریفک پولیس آفس کے ایس پی نریش راج

سبیدی نے بتایا کہ ناگرجن میونسپلٹی-8، فاسکو میں منگل کی رات 8:15 بجے دو موٹر سائیکلوں میں تصادم ہوا۔ سیتاپلی سے رام کوٹ کی طرف جارہی موٹر سائیکل (باپرا 02-0557054 Pa) اور مخالف سمت سے آنے والی موٹر سائیکل (باپرا 02-003 Pa 6716) آپس میں ٹکرا گئی۔ باپرا 02-054 پی اے 0557 میں سوار 25 سالہ مسافر بھیم راج تمانگ شدید زخمی ہو گیا۔ وہ نیپال آرمی کا سپاہی ہے اور ناگارجن میونسپلٹی-8 میں رہتا ہے۔ ایس پی سبیدی نے بتایا کہ اسے علاج کے لیے منموہن اسپتال لے جایا گیا، جہاں رات 8:45 پر اس کی موت ہوگئی۔ دوسری موٹر سائیکل کا ڈرائیور 22 سالہ یوبراج ٹھاکر جو کہ سرلاہی کا رہنے والا ہے اور للت پور کا رہنے والا ہے، کو معمولی چوٹیں آئیں۔ اس کے چہرے پر زخم آئے۔

ٹرک کی ٹکر سے ایک شخص جاں بحق، اٹہری میں شدید کشیدگی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
اٹہری

گیری گاؤں کے مرکزی چوک پر پیش آنے والے ایک دل خراش سڑک حادثے نے پورے شہر کو غم و غصے اور شدید تناؤ میں مبتلا کر دیا ہے۔ ٹرک کی تیز رفتار ٹکر کے نتیجے میں اٹہری 4، گیری گاؤں کے رہائشی پورن پرسادرائی موقع پر ہی جان کی بازی ہار گئے۔ مقامی افراد

کے مطابق حادثہ اس قدر ہولناک تھا کہ زخمی کو سنبھلنے کا موقع بھی نہ مل سکا اور اس نے جائے وقوعہ پر ہی دم توڑ دیا۔ حادثے کے بعد حالات اس وقت بگڑ گئے جب مقامی لوگوں نے الزام عائد کیا کہ پولیس نے مقتول کے اہل خانہ کی موجودگی کے بغیر ہی لاش کا مچلکا تیار کر لیا۔ اس اقدام پر مشتعل عوام بڑی تعداد میں سڑکوں پر نکل آئے اور احتجاج کرتے ہوئے توڑ پھوڑ اور آگ زنی شروع کر دی۔ غصے کی شدت اس قدر بڑھ گئی کہ مظاہرین اور مقامی پولیس آفس اٹہری کے ڈی ایس پی سواس ہمال کی قیادت میں موجود پولیس ٹیم کے درمیان ہاتھا پائی بھی ہوئی، جس سے صورتحال مزید سنگین ہوگئی۔ چند لمحوں میں ہی پورا علاقہ خوف، بے چینی اور کشیدگی کا منظر پیش کرنے لگا۔ حالات کو قابو میں رکھنے اور امن وامان بحال کرنے کے لیے پولیس نے مزید نفری طلب کر لی ہے اور حساس مقامات پر سخت نگرانی کی جارہی ہے

وہاٹشپ نمبرات
+918795979383۔
+9779817619786
+91 7398 208 053

دارالعلوم اہل سنت غوثیہ صدیقیہ ببھنان میں یوم جمہوریہ منایا گیا۔

نیپال اردو ٹائمز
ببھنان بھارت نیوز ایجنسی

یوم جمہوریہ ہمارے ملک کا ایک نہایت اہم قومی دن ہے۔ ہر سال 26 جنوری کو پورے بھارت میں یہ دن بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا جاتا ہے، کیونکہ اسی دن ہمارے ملک میں آئین نافذ ہوا اور بھارت ایک جمہوری ملک بنا۔

ادارہ ہذا میں بھی یوم جمہوریہ پورے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر مدرسے کے صحن میں ترنگا جھنڈا لہرایا گیا۔ پرچم کشائی کے بعد قومی ترانہ پڑھا گیا جس سے فضا حب الوطنی کے جذبات سے بھر گئی۔ اس تقریب میں اساتذۂ کرام، طلبہ، طالبات اور انتظامیہ نے بھی شرکت کی۔ صدر المدرسین حضرت حافظ و قاری مولانا محمد رضا علیمی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ۔) نے یومِ جمہوریہ کی اہمیت بیان کی اور بتایا کہ آئینِ ہند ہمیں برابری، آزادی اور انصاف کی ضمانت دیتا ہے اس لیے ہمیں آئین ہند کا جاننا ضروری ہے۔ طلبہ نے نظمیں اور دعائیں پیش کیں جن میں ملک کی ترقی، امن اور بھائی چارے کا پیغام دیا گیا۔ آخر میں علیمی صاحب کے ذریعہ ملک کی سلامتی اور ترقی کے لیے دعا کی گئی۔ یقیناً مدرسے میں یومِ جمہوریہ منانے سے طلبہ کے دلوں میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا ہوا اور ہمیں اپنے فرائض یاد رکھنے کا پیغام ملا۔

نیپال پولیس نے گمشدہ افراد اور بے وارث لاشوں کی تلاش کے لیے جدید ترین آن لائن پورٹل فعال کردی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال پولیس نے عوامی سہولت اور معلومات تک براہ راست رسائی کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم اور انسان دوست اقدام کے تحت گمشدہ افراد، لاوارث حالت میں پائے جانے والے انسانوں اور شناخت سے محروم بے وارث لاشوں کی تفصیلات آن لائن دستیاب کرادی ہیں۔ اس جدید ڈیجیٹل پورٹل کے ذریعے اب شہری اپنے گھروں میں بیٹھ کر ہی اپنے بچھڑے ہوئے عزیزوں کی تلاش یا نامعلوم افراد اور لاشوں سے متعلق مکمل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ پولیس ہیڈ کوارٹر کے مطابق اس آن لائن نظام کا مقصد عوام کو غیر ضروری مشکلات سے بچانا، معلوماتی شفافیت کو فروغ دینا اور پولیس خدمات کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بنانا ہے۔ تاہم اب یہ تمام معلومات چند لمحوں میں آن لائن حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (تفصیلات تین الگ زمروں میں دستیاب) نیپال پولیس نے معلومات کو مؤثر اور منظم انداز میں پیش کرنے کے لیے پورٹل کو تین واضح زمروں میں تقسیم کیا ہے: گمشدہ افراد: گمشدہ افراد کی تفصیلات جاننے کے لیے

udb.nepalpolice.gov.np/missi
ng پر وزٹ کیا جا سکتا ہے یا متعلقہ کیو آر کوڈ اسکین کیا جا سکتا ہے۔ لاوارث یا نامعلوم حالت میں پائے گئے افراد: ایسے افراد جو مختلف مقامات پر فاؤنڈ ہوئے ہوں مگر ان کی شناخت معلوم نہ ہو یا جو بے سہارا حالت میں پائے گئے ہوں، ان کی معلومات

udb.nepalpolice.gov.np/fo
und پر دستیاب ہیں شناخت سے محروم بے وارث لاشیں: ملک کے مختلف علاقوں میں پائی جانے والی بے وارث اور نامعلوم لاشوں کی تفصیلات

udb.nepalpolice.gov.np/de
ad-bodies کے ذریعے دیکھی جا سکتی ہیں۔ کیو آر کوڈ کی سہولت ڈیجیٹل نظام کو مزید آسان اور عوام دوست بنانے کے لیے نیپال پولیس نے ہر زمرے کے لیے علیحدہ علیحدہ کیو آر کوڈ بھی متعارف کرائے ہیں۔ شہری اپنے موبائل فون سے کیو آر کوڈ اسکین کر کے براہ راست متعلقہ ویب پیج تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

نیپالی کانگریس نے اپنی پارٹی کے نو منتخب صدر گگن تھاپا کو وزارت عظمی کا امیدوار بنانے کا اعلان کر دیا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپالی کانگریس کے نومنتخب صدر گگن تھاپا کو آئندہ عام انتخابات کے لیے پارٹی کی جانب سے وزارت عظمی کے امیدوار کے طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ پارٹی نے باضابطہ طور پر اس کا اعلان پارٹی ہیڈ کوارٹر میں گگن تھاپا کے عہدہ سنبھالنے کے بعد کیا۔ تھاپا کو کھٹمنڈو میں منعقدہ خصوصی جنرل کنونشن کے ذریعے پارٹی صدر منتخب کیا گیا۔ عہدہ سنبھالنے کے بعد انہوں نے داخلی اصلاحات اور قومی تبدیلی کے اپنے وعدے کا اعادہ کرتے ہوئے اپنی پہلی رسمی قرارداد پر بھی دستخط کیے۔ نو منتخب عہدیداروں اور مرکزی ارکان کے عہدہ سنبھالنے کے بعد کانگریس کی مرکزی ورکنگ کمیٹی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی جس میں انہیں 5 مارچ کو ہونے والے عام انتخابات کے لیے وزیر اعظم کے امیدوار کے طور پر نامزد کیا گیا۔ اس قرارداد کو نائب صدر وشواپرکاش شرما نے پیش کیا اور نائب صدر پشپا بھوسال نے اس کی تائید کی۔ میٹنگ کے بعد نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے شرما نے کہا کہ ہم نے ادارہ جاتی طور پر گگن تھاپا کو اگلے وزیر اعظم کے طور پر پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ نیپال میں وزیر اعظم کا انتخاب روایتی طور پر انتخابات کے بعد کیا جاتا ہے، لیکن موجودہ صورتحال میں ایک مختلف نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 135 رکنی مرکزی ورکنگ کمیٹی کا انتخاب 11 سے 14 جنوری کے درمیان منعقدہ خصوصی کنونشن میں کیا گیا تھا۔

واپی: عظمتِ قرآن کانفرنس وجلسۂ دستار بندی شایانِ شان انداز میں منعقد

نیپال اردو ٹائمز
پریس ریلیز

واپی کی مرکزی دینی درسگاہ دارالعلوم اشرفیہ رضویہ غریب نواز، احمد نگر، چھیری واپی میں ایک روزہ عظیم الشان اجلاس بعنوان عظمتِ قرآن کانفرنس و جلسۂ دستار بندی نہایت تزک واحتشام، روحانی کیف و سرور اور علمی وقار کے ساتھ مورخہ 24 جنوری سنہ 2026ء بروز سنیچر بعد نمازِ عشاء منعقد ہوا۔ اس بابرکت اجتماع کی سرپرستی فخرِ السادات، اولادِ غوثِ اعظم، شہزادۂ حضور امام الاولیاء، حضور اشرف الصوفیہ حضرت علامہ سید محمد اشرف صاحب قبلہ (سرپا شریف، اعظم گڑھ)، خطیب وامام باؤلا مسجد ممبئی نے فرمائی، جن کی پرنور تشریف آوری نے محفل کو روحانیت، جلالت اور وقارِ خاص سے مزین کر دیا۔ اجلاس کے خصوصی خطاب میں خطیبِ اہل سنت، شیرِ بنگال حضرت علامہ قاری محمد نثار احمد کلکتوی صاحب قبلہ نے قرآنِ عظیم کی عظمت و رفعت، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و کبریائی اور دینِ اسلام کی آفاقی تعلیمات پر نہایت جامع، مدلل اور دلنشیں گفتگو فرمائی، جس سے حاضرین کے قلوب واذہان نورِ ایمان سے منور ہوگئے۔ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ کا روح پرور نذرانہ مولانا زبیر فیضی صاحب قبلہ اور جناب غلام مصطفیٰ نوری صاحب (ممبئی) نے پیش کیا، جس سے محفل عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے کیف و سرور میں ڈوب گئی۔ اجلاس کی نظامت حضرت مولانا دلشاد فاروقی صاحب قبلہ نے نہایت حسنِ ترتیب، وقار اور خوش اسلوبی سے انجام دی۔ اس موقع پر فارغینِ حفظ وقرأت کے سروں پر حضور اشرف الصوفیہ کے دستِ مبارک سے دستار بندی عمل میں آئی، جو اجتماع کا سب سے روح پرور، پرکیف اور یادگار لمحہ ثابت ہوا۔ یہ بارونق محفل حضور اشرف الصوفیہ کی رقت آمیز اور پُراثر دعا پر اختتام پذیر ہوئی، جس میں امتِ مسلمہ کی سربلندی، ادارہ کی ترقی واستحکام اور عالمِ اسلام کی فلاح و بہبود کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ اجلاس میں واپی واطراف کے جملہ ائمۂ مساجد، علمائے اہل سنت، ادارہ کے اراکین و عملہ اور عوامِ اہل سنت کی کثیر تعداد نے شرکت کرکے محفل کو چار چاند لگا دیے۔ بالخصوص ادارہ ہذا کے اساتذہ کے علاوہ جامعہ اہل سنت حنفیہ فیضانِ رضا ڈونگری پھلیا اور جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ ڈونگرا کے اکثر اساتذۂ کرام نے بھی شرکت فرمائی، خصوصیت کے ساتھ حضرت علامہ احمد اللہ حشمتی، حضرت مولانا نیاز احمد قادری، حضرت مولانا سعید حشمتی، حضرت مولانا مفتی محمد عارف رضا رضوی، حضرت مولانا سعید اللہ علیمی، حضرت مولانا غلام جیلانی، حضرت مولانا محمد قاسم، حضرت مولانا ممتاز احمد نظامی، حضرت مولانا عبد الرحمن برکاتی، حضرت مولانا ارشاد مصباحی صاحب سمیت کثیر تعداد میں علمائے کرام شامل تھے۔ بلاشبہ یہ عظیم الشان روحانی و علمی اجتماع حاضرین کے لیے ایمان افروز، اصلاحِ احوال اور یادگار لمحات کا باعث بنا۔

واپی گجرات میں حضورِ امینِ ملت کی آمد و شمسِ مارہرہ کانفرنس

نیپال اردو ٹائمز
پریس ریلیز
واپی گجرات

جامعہ اہلِ سنت حنفیہ فیضانِ رضا میں حضور امینِ ملت دامت برکاتہم العالیہ کی آمد کے موقع پر شمسِ مارہرہ کانفرنس کا نہایت پُر وقار اور یادگار انعقاد عمل میں آیا جو 28 جنوری 2026ء بروز بدھ، سن 1447ھ کو منعقد ہوا۔ کانفرنس میں حضرت علامہ ذوالفقار صاحب نے خصوصی اور مدلل خطاب فرمایا جبکہ حضور امینِ ملت نے مسلکِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کے حوالے سے نہایت جامع، ایمان افروز اور فکر انگیز خطاب کیا جس سے حاضرینِ محفل فیضانِ علم و بصیرت سے مالا مال ہوئے۔ اسی موقع پر جامعہ کے صدرِ اعلیٰ الحاج محمد عیسیٰ المعروف ببلو بھائی صاحب، ناظمِ اعلیٰ الحاج محمد توفیق المعروف گڈو خان صاحب اور رضا ایجوکیشن کے چیف و شانِ جامعہ جناب نصر اللہ خان صاحب نے حضور امینِ ملت کی بارگاہِ اقدس

حضرت کو ان کی عظیم دینی و مسلکی خدمات کے اعتراف میں شمشِ مارہرہ ایوارڈ سے بھی سرفراز کیا گیا۔ حضور کی بابرکت تشریف آوری سے جامعہ کے تمام اساتذہ، منتظمین اور ممبران میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ محفل کے دوران بارگاہِ رسالت ﷺ میں عقیدت سے بھرپور نعتیں اور اولیائے کرام کی شان میں

منقبتیں پیش کی گئیں جن سے پورا ماحول نور و کیف سے معمور ہو گیا۔ اس موقع پر حضور امینِ ملت نے جامعہ اہلِ سنت حنفیہ فیضانِ رضا کی دینی، تعلیمی اور تنظیمی ترقی و استحکام کے لیے کثرت سے دعائیں فرمائیں، نیز یہ امر بھی باعثِ فخر ہے کہ اس جامعہ کی بنیاد بھی حضور امین ملت کے ہی کے دستِ مبارک سے رکھی گئی ہے اور آج جامعہ کی ترقی حضور کے فیضان اور دعاؤں کا روشن ثمر ہے۔

مزید برآں اس بابرکت اجتماع میں شہرِ واپی کے مقتدر و محتشم علمائے کرام اور ائمہ کرام کی پُر وقار موجودگی نے محفل کے حسن کو دوبالا کر دیا اور یہ کانفرنس روحانی، علمی اور مسلکی اعتبار سے ایک تاریخ ساز اور یادگار اجتماع ثابت ہوئی۔
مذکورہ اطلاع جامعہ کے لائق و فائق استاذ علامہ امیر الدین شیرانی نے نیپال اردو ٹائمز کو دی۔ عبد الجبار علیمی نیپالی

الازہر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے چیئرمین مفتی محمد عباس ازہری نے قاری اخلاق احمد نظامی کو روشن شاہ ایوارڈ

نیپال اردو ٹائمز
پریس ریلیز

بستی (نامہ نگار)
تحصیل حلقہ خلیل آباد کے معروف تاریخی قصبہ امر ڈوبھا شہر پنچایت بکھرا بازار میں واقع دارالعلوم قطبیہ اہلِ سنت روشن العلوم، لیڈوامہوا، امرڈوبھا، سنت کبیر نگر میں گزشتہ روز منعقد ہونے والی عظیم الشان امام اعظم کانفرنس و عرس حضرت روشن شاہ علیہ الرحمہ کے پربہار موقع پر دینی، علمی، صحافتی اور فکری میدان میں گراں قدر خدمات انجام دینے والی شخصیت معروف صحافی، مفکرِ ملت اور کہنہ مشق قاری قرآن حضرت حافظ و قاری اخلاق احمد نظامی صاحب پرنسپل دارالعلوم اہلِ سنت انوارالعلوم، گولا بازار، گورکھپور کو باوقار حضرت حافظ روشن شاہ ایوارڈ سے نوازے جانے پر فضیلۃ الشیخ مولانا مفتی محمد عباس مصباحی ازہری شیخ الادب، دارالعلوم اہلِ سنت فیض النبی، کپتان گنج، بستی، و چیئرمین الازہر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن نے ایک پریس ریلیز میں حضرت قاری اخلاق احمد نظامی صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی اور کہا کہ قاری صاحب کی حق گو اور باوقار صحافت، گہری فکری بصیرت، دینی حمیت اور ملت کے تئیں بے لوث خدمات عصرِ حاضر میں اہلِ سنت کے لیے نہ صرف مشعلِ راہ ہیں بلکہ ایک مضبوط فکری سرمایہ بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت قاری اخلاق احمد نظامی صاحب ان چند اہلِ قلم شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے صحافت کو محض خبر رسانی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے تحفظِ عقیدہ، اصلاحِ معاشرہ اور بیداریٔ ملت کا مؤثر ذریعہ بنایا۔ آپ کی تحریروں میں جہاں علمی استدلال، فکری توازن اور زبان و بیان کی شائستگی نمایاں ہے، وہیں حالاتِ حاضرہ پر گہری نظر اور دردِ ملت کی جھلک بھی صاف دکھائی دیتی ہے۔ مفتی محمد عباس مصباحی ازہری نے مزید کہا کہ قاری صاحب نے باطل نظریات اور گمراہ کن افکار کا ہمیشہ علمی، مہذب اور مدلل انداز میں تعاقب کیا، اور اہلِ سنت کے موقف کو وقار، حکمت اور دلیل کے ساتھ پیش کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تحریریں سنجیدہ حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں اور نئی نسل کے لیے فکری رہنمائی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ انہوں نے حضرت قاری اخلاق نظامی صاحب کی تعلیمی و تدریسی خدمات کو بھی خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ بحیثیت پرنسپل دارالعلوم اہلِ سنت انوارالعلوم، آپ نے ادارے کو نظم، تعلیمی معیار اور دینی تشخص کے اعتبار سے ایک مضبوط مقام عطا کیا ہے، اور طلبہ کی علمی و اخلاقی تربیت میں قابلِ قدر کردار ادا کیا ہے۔ ایسے اہلِ علم و بصیرت اساتذہ ہی قوم وملت کے حقیقی معمار ہوتے ہیں۔ اختتام پر ازہری صاحب نے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاری اخلاق نظامی صاحب کی دینی، علمی اور فکری خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کے علم و عمل میں مزید برکتیں نازل کرے، صحت و عمر میں اضافہ فرمائے اور ملتِ اسلامیہ کو طویل عرصے تک ان کے فیوض وبرکات سے مستفید فرماتا رہے۔ آمین۔

دارالعلوم قادریہ اشرفیہ غریب نواز میں "جشنِ دستارِ حفظ و قرآت" کا پُر وقار انعقاد

پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز بیورو
رپورٹ:
امیر الدین خان رضوی شیرانی
مقام: نانی دمن (مرکزی زیرِ انتظام علاقہ)، گجرات
بتاریخ: ۲۵ جنوری ۲۰۲۶ عیسوی

نانی دمن: اپنے سحر انگیز فطری مناظر اور دلفریب ساحلی رعنائیوں کے لیے معروف خطہ نانی دمن (جو ریاست گجرات سے متصل ایک مرکزی حکومت کے تحت صوبہ ہے)، گزشتہ روز ایک عظیم الشان روحانی و علمی تقریب کا مرکز بنا رہا۔ یہاں کے پُرسکون اور پرکشش ماحول میں قائم شہرہ آفاق دینی درسگاہ "دار العلوم قادریہ اشرفیہ غریب نواز" میں سالانہ "جشنِ دستارِ حفظ و قرآت" نہایت تزک واحتشام اور شایانِ شان طریقے سے منعقد کیا گیا۔

تاریخی سنگِ میل اور روحانی نسبت: اس علمی و روحانی گلشن کی بنیاد ۱۹۹۸ عیسوی میں شہیدِ راہِ مدینہ حضرت مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی تھی۔ آپ ہی کی مخلصانہ سرپرستی اور دعاؤں سے اس ادارے نے نمو پائی اور علم و عرفان کا مرکز بنا۔ حضرت کی رحلت کے بعد اس عظیم مشن کی باگ ڈور ان کے لائق صاحبزادے حضور معین میاں صاحب قبلہ نے سنبھالی۔ ان اکابرین کا روحانی فیض، مستجاب دعائیں اور اس عالی مرتبت گھرانے کی بے مثال سخاوت و مخلصانہ شفقت ہی کا ثمر ہے کہ یہ ادارہ آج بھی پوری آب وتاب کے ساتھ روشن ہے۔

مثالی نظم وضبط اور تعلیمی کامیابی: ادارے کے پرنسپل حضرت مولانا فاروق صاحب قبلہ کی شبانہ روز جدوجہد اور بہترین انتظامی حکمتِ عملی کی بدولت ادارے نے تعلیمی میدان میں نئے سنگِ میل عبور کیے ہیں۔ اس سال کی خصوصی کامیابی کا سہرا حضرت قاری مولانا افسر علی قادری صاحب قبلہ (نگرانِ شعبہ حفظ وقرآت) کی محنتوں کے سر جاتا ہے، جن کی مشفقانہ تربیت اور فنی مہارت کی بدولت ۱۰ ہونہار طلباء نے کلامِ الٰہی کو اپنے سینوں میں محفوظ کیا اور فنِ تجوید و قرآت میں کمال حاصل کر کے "تاجِ فضیلت" کے حقدار قرار پائے۔

معزز مہمانان اور خصوصی شرکت: اس پُرنور محفل کے وقار کو دوبالا کرنے کے لیے سید زید اشرف صاحب جناب اسلم لاکھا صاحب وامین لاکھا صاحب اور ان کے برادران نے خصوصی شرکت فرمائی۔ اسلم لاکھا صاحب اور ان کے بھائیوں کی ادارے کے تئیں دیرینہ عقیدت، مخلصانہ تعاون اور ان کی سخاوت کو بھرپور طریقے سے سراہا گیا۔ معزز مہمانوں کے مبارک ہاتھوں سے فارغ التحصیل طلباء کے سروں پر وقار کی دستار سجائی گئی اور ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ مقامی علماء کی خصوصی شرکت ہوئی جس میں حضرت مولانا ابرار صاحب حضرت قاری فریاد صاحب مفتی عطاء المصطفیٰ صاحب مفتی عارف صاحب واپی مولانا نیاز القادری صاحب مولانا وسیم صاحب سریگام مولنا سعید اللہ صاحب واپی دمن سلواس سریگام سنجان ودیگر علماء نے شرکت فرمائی

: تقریب کا اختتام بارگاہِ رسالت ﷺ میں ہدیہ نعت و سلام پیش کرنے کے بعد رقت آمیز دعا پر ہوا۔ بارگاہِ الٰہی میں شہیدِ راہِ مدینہ کے درجات کی بلندی، حضور معین میاں صاحب کی صحت و سلامتی اور دار العلوم کی مزید ترقی و کامرانی کے لیے خصوصی التجائیں کی گئیں۔

ایک نشست میں مکمل قرآنِ کریم سنانے کا روح پرور اور یادگار واقعہ

اعظم گڑھ میں مدرسۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر کے ایک طالب علم کا ایک نشست میں مکمل قرآنِ کریم سنانے کا روح پرور اور یادگار واقعہ

نیپال اردو ٹائمز
اعظم گڑھ (پریس ریلیز)

یہ ایک نہایت مبارک، خوش آئند اور ایمان افروز خبر ہے کہ اتر پردیش (بھارت) کے شہر اعظم گڑھ میں دعوتِ اسلامی انڈیا کے زیرِ اہتمام قائم ممتاز دینی ادارہ "مدرسۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر" کے ایک خوش نصیب طالب علم نے ایک ہی نشست میں مکمل قرآنِ کریم زبانی سنا کر ایک عظیم دینی سعادت حاصل کی ہے، جس سے دینی حلقوں میں مسرت اور شکر گزاری کی فضا قائم ہوگئی ہے۔

بلاشبہ قرآنِ مجید کی حفاظت و صیانت کا بابرکت سلسلہ عہدِ رسالت مآب ﷺ سے چلا آرہا ہے، اور ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو ایسے نفوسِ قدسیہ عطا فرمائے جو کلامِ الٰہی کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔ اگرچہ ہر سال بے شمار طلبہ حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرتے ہیں، تاہم ایک ہی نشست میں مکمل قرآنِ کریم سنانا (جسے عموماً منزل سنانا کہا جاتا ہے) غیر معمولی حافظے، مضبوط یکسوئی، مسلسل محنت اور روحانی بالیدگی کی روشن علامت سمجھا جاتا ہے۔

تفصیلات کے مطابق مدرسۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر، اعظم گڑھ کے طالبِ علم عزیزم حافظ غلام رضا بن بابو رضا نے بتاریخ 24 جنوری 2026 بروز سنیچر ایک ہی نشست میں مکمل قرآنِ کریم

کریم سنانا (جسے عموماً منزل سنانا کہا جاتا ہے) غیر معمولی حافظے، مضبوط یکسوئی، مسلسل محنت اور روحانی بالیدگی کی روشن علامت سمجھا جاتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق مدرسۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر، اعظم گڑھ کے طالبِ علم عزیزم حافظ غلام رضا بن بابو رضا نے بتاریخ 24 جنوری 2026 بروز سنیچر ایک ہی نشست میں مکمل قرآنِ

زبانی سنایا۔ تلاوت کا آغاز صبح 8:15 بجے ہوا، جو درمیان میں مختصر اور ضروری وقفوں کے ساتھ بحمدہٖ تعالیٰ رات 9:10 بجے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ قرآنِ کریم سننے کی سعادت مدرسۃ المدینہ فیضان صدّیق اکبر کے پرنسپل مکارم الاخلاق حضرت حافظ و قاری مولانا اقبال حسین مصباحی صاحب قبلہ کو حاصل ہوئی، جنہوں نے نہایت توجہ، انہماک اور اطمینان کے ساتھ مکمل سماعت فرمائی۔ دورانِ سماعت تجوید، روانی اور ضبط کی کیفیت قابلِ تحسین رہی، جس پر اساتذۂ کرام نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ الحمد للہ! یہ بات بھی نہایت قابلِ ذکر ہے کہ اس سے قبل بھی مدرسۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر، اعظم گڑھ کے کئی خوش نصیب طلبہ ایک نشست میں مکمل قرآنِ کریم سنانے جیسی عظیم سعادت حاصل کر چکے ہیں، جو اس ادارے کے مضبوط تعلیمی نظام، مسلسل محنت اور قرآنی ماحول کا واضح ثبوت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مدرسۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر اعظم گڑھ اپنے بلند تعلیمی معیار، عمدہ نظم و نسق، باصلاحیت و مخلص اساتذۂ کرام، ذمہ داران کی شبانہ روز محنت اور مثالی ڈسپلن کی بدولت علاقے میں ایک ممتاز مقام رکھتا ہے۔ یہاں حفظِ قرآن کے ساتھ ساتھ طلبہ کی دینی، اخلاقی اور عملی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے، جس کے خوشگوار نتائج وقتاً فوقتاً سامنے آتے رہتے ہیں۔ ختمِ قرآن کے بعد حضرت مولانا اقبال حسین مصباحی صاحب کی قیادت میں ادارے میں ایک پُروقار دعائیہ نشست منعقد ہوئی، جس میں استاذ محترم حضرت حافظ و قاری محمد اصغر صاحب اعظمی، حضرت حافظ و قاری سعید اختر صاحب، حضرت حافظ و قاری اقبال احمد صاحب نے مذکورہ طالب علم کو مبارکباد پیش کی، اس کی محنت کو سراہا اور اساتذہ ووالدین کی کاوشوں کو اس کامیابی کا اصل سبب قرار دیا۔ حضرت مولانا اقبال حسین مصباحی صاحب نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس طالبِ علم کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے، اسے قرآنِ کریم کا سچا خادم و عامل بنائے اور دینِ متین کا مخلص مبلغ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں بارگاہِ رب العزت میں اجتماعی دعا کی گئی اور اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا۔ ساتھ ہی اس امید کا اظہار کیا گیا کہ مدرسۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر اعظم گڑھ آئندہ بھی ایسے ہی قابلِ فخر اور مثالی قرآنی کارناموں کا مرکز بنا رہے گا۔ مذکورہ اطلاع دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف کے ناظم تعلیمات ادیب شہیر حضرت مولانا محمد شمیم احمد صاحب نوری مصباحی نے پریس ریلیز کے ذریعہ "نیپال اردو ٹائمز" کو دیا۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

Weekly The
NEPAL URDU TIMES
ہفت روزہ
نیپال اردو ٹائمز
۲۹/جنوری ۲۰۲۶ مطابق ۹/شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ /۱۵ گتے ماگھ ۲۰۸۲ بروز جمعرات

تقسیمِ ہند کے پُرفتن حالات اور حضرت امراؤ شاہؒ کی دینی بصیرت

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔

برصغیر کی تاریخ میں تقسیمِ ہند ایک ایسا المناک اور فیصلہ کن باب ہے جس نے نہ صرف جغرافیائی سرحدیں بدلیں بلکہ دلوں میں دوریاں، معاشروں میں بے چینی اور انسانوں کے درمیان نفرت کی خلیج کو بھی گہرا کر دیا۔ یہ وہ دور تھا جب سیاست نے مذہب کو متاثر کیا، اور فرقہ وارانہ کشیدگی نے صدیوں پرانی رواداری کو شدید نقصان پہنچایا۔

ایسے نازک اور پُرآشوب حالات میں جہاں بیشتر قیادت سیاسی مفادات کے گرد گھوم رہی تھی، وہیں حضرت امراؤ شاہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے اہلِ دل بزرگوں نے معاشرے کو جوڑنے، سنوارنے اور بچانے کا فریضہ انجام دیا۔ آپ نے تقسیم سے قبل پورے برصغیر میں دعوت و تبلیغ، اصلاحِ معاشرہ اور دینی شعور کی بیداری کو اپنا مقصد بنایا، اور نفرت کے ماحول میں محبت، صبر اور برداشت کا چراغ روشن رکھا۔

حضرت امراؤ شاہؒ کا امتیاز یہ تھا کہ آپ نے ہر جگہ مسجد اور مدرسہ کو مرکزِ اصلاح بنایا۔ آپ کا یقین تھا کہ جب تک ایمان مضبوط اور علمِ دین عام نہیں ہوگا، معاشرہ انتشار سے نہیں نکل سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہاتھوں ہزاروں مساجد و مدارس قائم ہوئے، جو اس فتنہ انگیز دور میں امن واستحکام کے مراکز ثابت ہوئے۔

تقسیمِ ہند کے قریب آتے آتے جب فرقہ وارانہ تصادم اپنے عروج پر تھا، حضرت امراؤ شاہؒ نے صلح و مصالحت کو ترجیح دی۔ آپ کا کردار ایک ایسے دینی رہنما کا تھا جو جذباتیت کے بجائے حکمت کو، تصادم کے بجائے اصلاح کو اور انتقام کے بجائے خیر خواہی کو فوقیت دیتا تھا۔ آپ کی مجالس میں دشمنیاں ختم ہو جاتیں اور دل ایک دوسرے کے قریب آتے۔

آج جب ہم تقسیمِ ہند کے اثرات کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت مزید واضح ہو جاتی ہے کہ اگر اس دور میں حضرت امراؤ شاہؒ جیسے اہلِ فکر و نظر کی تعلیمات کو اجتماعی طور پر اپنایا جاتا تو شاید نقصان کی شدت کچھ کم ہو سکتی تھی۔ آپ کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ تاریخ کے مشکل ترین ادوار میں بھی دین کا اصل پیغام امن، اخوت اور اصلاح ہی رہا ہے۔

نیپال اردو ٹائمز کی رائے میں حضرت امراؤ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، اصلاحی اور روحانی خدمات محض ایک فرد کی کوشش نہیں بلکہ ایک مکمل فکری و عملی تحریک کی حیثیت رکھتی ہیں۔ موجودہ حالات میں، جب معاشرے ایک بار پھر نفرت اور تقسیم کے خطرات سے دوچار ہیں، حضرت امراؤ شاہؒ کا اسوہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔

تقسیمِ ہند کے پُرآشوب اور اندوہناک حالات ہمیں یہ یاد دلاتے ہیں کہ جب سیاست نفرت کو ہوا دے اور معاشرہ انتشار کا شکار ہو جائے تو امت کی حقیقی رہنمائی اہلِ دل اور باعمل شخصیات ہی کرتی ہیں۔

حضرت امراؤ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے ہی نازک دور میں دین، اخلاق اور انسانیت کے چراغ کو بجھنے نہیں دیا۔ آپ کی زندگی اس بات کی گواہ ہے کہ مسجد، مدرسہ، دعوت اور مصالحت ہی وہ راستے ہیں جو معاشروں کو ٹوٹنے سے بچا سکتے ہیں۔

آج کے دور میں، جب دنیا ایک بار پھر فکری انتشار، مذہبی عدم برداشت اور سماجی خلفشار کا سامنا کر رہی ہے، حضرت امراؤ شاہؒ کی تعلیمات اور عملی جدوجہد ہمیں صبر، حکمت اور اخلاص کا پیغام دیتی ہیں۔ اگر ہم ان اصولوں کو اپنی اجتماعی زندگی کا حصہ بنا لیں تو نہ صرف ماضی کے زخموں پر مرہم رکھا جا سکتا ہے بلکہ ایک پُرامن اور باوقار مستقبل کی بنیاد بھی رکھی جا سکتی ہے۔

یہی وہ پیغام ہے جو حضرت امراؤ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ ہمیں دیتی ہے، اور یہی ہماری تاریخ کا روشن سبق بھی ہے۔

شب برات: صرف گھروں کو نہیں دلوں کو بھی صاف کریں!

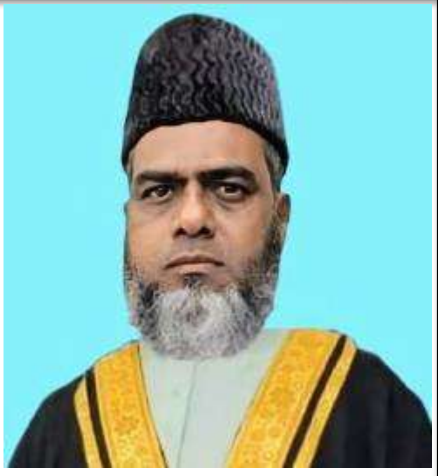

تحریر۔ جاوید اختر بھارتی
Javedbharti.blogspot.com

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ شعبان المعظم کا مہینہ بڑا ہی فضیلت والا مہینہ ہے اور اسی مہینے کی پندرہویں شب کو شب برات کہا جاتا ہے مسلمان ہی اس کی فضیلت بھی بیان کرتا ہے اور مسلمان ہی اس کو بدعت بھی کہتا ہے، مسلمان ہی اس رات میں عبادت اور نذر و نیاز کا اہتمام بھی کرتا ہے اور مسلمان ہی شب برات کی اہمیّت وفضیلت کا انکار بھی کرتا ہے،، بہر حال ہمیں اس اختلاف کو ہوا نہیں دینا ہے اور اس پر بحث بھی نہیں کرنا ہے کیونکہ یہ مسلمانوں کا اختلاف رکھتے ہیں،، عرض یہ کرنا ہے کہ شب برات کے پیش نظر ہم گھروں کی صفائی کرتے ہیں، دھلائی کرتے ہیں لیکن دلوں کی صفائی نہیں کرتے بھائی بھائی کے مابین دشمنی برقرار ، پڑوسیوں کے ساتھ ناخوشگوار تعلقات، رشتہ داروں کے ساتھ تلخ کلامی یہ سارے معاملات کا تعلق دل سے ہے اور آج کا مسلمان جدید روشن خیالی میں اور ریڈیمیڈ طریقہ کار میں اس قدر آگے نکل چکا ہے کہ سوشل میڈیا پر پوسٹ لگائے گا کہ شب برات آگئی ہر مسلمان میری غلطیوں کو درگذر کریں لیکن ایسا نظارہ دیکھنے کو نہیں ملتا ہے کہ شب برات سے ایک دو دن پہلے یا اسی دن کوئی کسی کے دروازے پر پہنچ کر دستک دے یا دروازے کی کنڈی کھٹکھٹائے اور مکان مالک دروازہ کھولے تو یہ آگے بڑھ کر سلام مصافحہ اور معانقہ کرے اور کہے کہ بھائی شب برات آگئی ہے دعا کی مقبولیت کی خصوصی رات ہے تم میری غلطیوں کو معاف کرو میں تمہاری غلطیوں کو معاف کرتا ہوں اور تم میرے لئے دعا کرو اور میں تمہارے لئے دعا کروں گا،، آخر سوشل میڈیا پر پوسٹ لگا سکتے ہو تو اسے عملی جامہ پہنانے میں کیوں شرم آتی ہے،، معلوم ہوا کہ صرف واہ واہی لوٹنے کے لئے تبصرے کے لئے معافی مانگی جارہی ہے یاد رکھیں اخلاق کا بلند ہونا ضروری ہے، معاملات کی درستگی ضروری ہے، ہر کام میں خلوص کا ہونا ضروری ہے چاہے کسی کے ساتھ بھلائی، تعاؤن، امداد کا معاملہ ہو، صدقہ خیرات کا معاملہ ہو، عیادت اور عبادت کا معاملہ ہو، حقوق اللہ کا یا حقوق العباد کا معاملہ ہو، رمضان کے روزے کا معاملہ ہو یا پنجوقتہ نماز کا معاملہ ہو اخلاص کا ہونا لازم ہے لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ہمارے اندر سے اخلاص ختم ہوتا جارہا ہے، ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے، دوسروں کی پریشانی اور تکالیف کے احساس کا جذبہ بھی ختم ہوتا جارہا ہے اور سب کچھ ختم ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ مختلف مواقع پر اور بالخصوص شب برات کے موقع پر ہم گھروں کی صفائی دھلائی کرتے ہیں مگر ہم اپنے گھروں کو دھلتے ہیں اور پانی دروازے کے باہر بہا دیتے ہیں اپنے دروازے کے سامنے راستوں کو کیچڑے اور گندے پانی سے تر کرکے چھوڑ دیتے ہیں جس سے راہگیروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے راستے سے گزرتے ہوئے گندے پانی کی پھینٹیں اوپر پڑتی ہیں اب اس راستے سے گذرنے والا شخص اپنے گھر کے لئے بھی جاتا ہے، رشتہ داروں کے وہاں بھی جاتا ہے، مسجد اور مدرسے بھی جاتا ہے بتائیے اسے تکلیف ہوگی کہ نہیں،، ہوگی ضرور ہوگی،، ہمیں تو راستہ صاف رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے،، راہ میں پتھر ہو تو ہٹادیا جائے، تکلیف پہنچانے والی کوئی چیز ہو تو ہٹادیا جائے یہ مذہب اسلام کی تعلیمات میں شامل ہے،، لیکن ہم خود ہی اپنے گھر کی گندگی باہر بہاکر دوسروں کے لئے مصیبت کھڑی کرتے ہیں اسی لئے کہا گیا ہے کہ صرف گھروں کی صفائی نہ کریں بلکہ دلوں کی بھی صفائی کریں،، دل کا صاف رکھنا بے حد ضروری ہے، اچھے اخلاق، اچھے برتاؤ، اچھے کام، اچھی سوچ اور اچھا نظریہ رکھنے سے انسان کے اندر نکھار بڑھتا ہے اور انسانیت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

javedbharti508@gmail.com
جاوید اختر بھارتی سابق سکریٹری یو پی بنکر یونین محمد آباد گوہنہ ضلع مئو یوپی

مسلم دنیا کا اتحاد: حقیقت، ضرورت یا محض ایک فریب؟

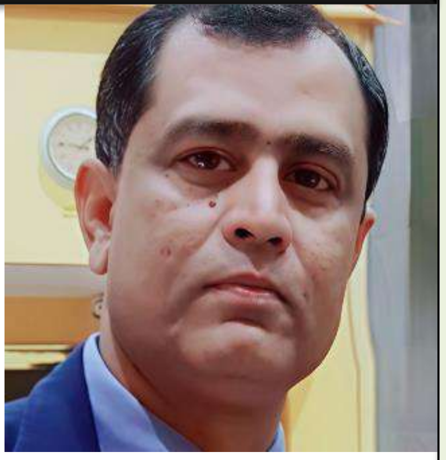

تحریر: یوسف شمسی
رابطہ: 9162216560

اکیسویں صدی کی عالمی سیاست ایک مرتبہ پھر جنگ، طاقت، وسائل اور مفادات کے گرد گھومتی دکھائی دے رہی ہے۔ مشرقِ وسطیٰ سے لاطینی امریکہ تک تیل، توانائی اور اسٹریٹجک بالادستی نے دنیا کو ایک نئی اور خطرناک کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔ ایسے ماحول میں، جب کہیں غزہ آگ و خون میں ڈوبا ہوا ہے، کہیں ایران طویل پابندیوں کی زد میں ہے اور کہیں مسلم دنیا خاموش تماشائی بنی کھڑی ہے، ایک بنیادی سوال خود بخود سامنے آتا ہے: آخر ڈیڑھ ارب مسلمانوں پر مشتمل یہ امت عالمی فیصلوں میں اتنی بے اثر کیوں ہے؟ کیا مسلم دنیا واقعی متحد ہے، یا اتحاد کا تصور محض نعروں اور اعلامیوں تک محدود ہو چکا ہے؟

مسلم دنیا کے اتحاد کا تصور جتنا دلکش اور ولولہ انگیز ہے، عملی دنیا میں اتنا ہی پیچیدہ اور سوالات سے گھرا ہوا نظر آتا ہے۔ ستاون سے زائد مسلم ممالک، مشترکہ مذہب اور تہذیبی وراثت کے باوجود آج بھی عالمی سیاست میں ایک مؤثر اور متحد قوت کے طور پر ابھرنے میں ناکام دکھائی دیتے ہیں۔ یہ صورتِ حال اس دعوے پر ایک بڑا سوالیہ نشان ہے کہ مسلم دنیا واقعی کسی مشترکہ سمت میں آگے بڑھ رہی ہے۔

اسلام نے امتِ واحدہ کا جو تصور پیش کیا تھا، اس کی بنیاد اخوت، عدل اور اجتماعی ذمہ داری پر تھی۔ ابتدائی اسلامی تاریخ میں یہ تصور محض نظریہ نہیں بلکہ عملی حقیقت تھا۔ مگر خلافت کے زوال، نوآبادیاتی نظام کے غلبے اور جدید قومی ریاستوں کے قیام نے مسلم دنیا کو سرحدوں اور مفادات میں تقسیم کر دیا۔ رفتہ رفتہ امت کا تصور کمزور پڑ گیا اور ریاستی مفاد، اقتدار اور معاشی بقا ترجیحات میں سرفہرست آگئے۔

عصرِ حاضر میں فلسطین اور بالخصوص غزہ مسلم دنیا کے اجتماعی ضمیر کا سب سے بڑا امتحان بن چکے ہیں۔ ہزاروں معصوم جانوں کا ضیاع اور لاکھوں افراد کی بے گھری دنیا کے سامنے ہے، مگر مسلم دنیا کا ردِ عمل چند رسمی بیانات اور بے اثر قراردادوں تک محدود رہا ہے۔ اسلامی تعاون تنظیم (OIC) بھی اس بحران میں کوئی فیصلہ کن کردار ادا کرنے میں ناکام نظر آتی ہے، جو مسلم دنیا کے اندر موجود سیاسی اختلافات اور عالمی دباؤ کی عکاسی کرتا ہے۔

عالمی سیاست کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جدید دور کی زیادہ تر جنگیں نظریات کے بجائے وسائل، خصوصاً تیل اور توانائی کے ذخائر کے گرد گھومتی ہیں۔ وینزویلا کے تیل کے ذخائر ہوں یا ایران پر دہائیوں سے عائد اقتصادی پابندیاں، ان معاملات میں امریکہ کی خارجہ پالیسی کا مرکز ہمیشہ توانائی اور عالمی منڈی پر کنٹرول رہا ہے۔ ایران کو جوہری پروگرام کے نام پر عالمی دباؤ میں رکھا گیا، مگر اصل مسئلہ اس کی علاقائی خودمختاری اور آزاد توانائی پالیسی تھی۔

اسی تناظر میں اسرائیل اور فلسطین، خصوصاً غزہ کے درمیان جاری جنگ کو بھی محض ایک علاقائی تنازع قرار نہیں دیا جا سکتا۔ امریکہ کی غیر مشروط اسرائیلی حمایت دراصل مشرقِ وسطیٰ میں اپنے اسٹریٹجک مفادات، اسلحہ کی صنعت اور توانائی کے راستوں کے تحفظ سے جڑی ہوئی ہے۔ اس جنگ میں فلسطینیوں کی جانیں عالمی طاقتوں کے نزدیک ایک اخلاقی مسئلے کے بجائے طاقتوں کے سامنے کمزور بناتی ہے۔ ثانوی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔

مسلم دنیا تیل، گیس اور معدنی وسائل کی سب سے بڑی مالک ہونے کے باوجود عالمی سیاست میں کمزور دکھائی دیتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ داخلی اختلافات، فرقہ واریت، علاقائی رقابتیں اور اقتدار کی سیاست ہیں، جنہوں نے مسلم ممالک کو ایک دوسرے کا فطری حلیف بننے کے بجائے سیاسی حریف بنا دیا ہے۔ یہی تقسیم انہیں عالمی معاشی میدان میں بھی یہی کمزوری نمایاں ہے۔ وسائل کی فراوانی کے باوجود مسلم دنیا عالمی مالیاتی نظام میں مضبوط مقام حاصل نہیں کر سکی۔ سلامتی، ٹیکنالوجی اور کرنسی کے لیے مغرب پر انحصار نے سیاسی خودمختاری کو محدود کر دیا ہے، اور جب معاشی فیصلے آزاد نہ ہوں تو اتحاد کے دعوے بھی کمزور پڑ جاتے ہیں۔ تعلیم، تحقیق اور سائنسی ترقی کے میدان میں پسماندگی نے اس بحران کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ دنیا کی بڑی جامعات اور تحقیقی مراکز مسلم دنیا سے باہر ہیں، جس کے باعث مسلم ممالک عالمی سیاست میں فیصلہ سازی کے بجائے محض ردِ عمل تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔

اس کے باوجود مسلم دنیا کے اتحاد کو ناممکن قرار دینا درست نہیں۔ یورپی یونین اس بات کی مثال ہے کہ مختلف زبانوں، ثقافتوں اور تاریخی اختلافات کے باوجود مشترکہ مفادات کی بنیاد پر مضبوط اتحاد قائم کیا جا سکتا ہے۔ اگر مسلم ممالک تجارت، تعلیم، دفاع اور خارجہ پالیسی کے چند بنیادی نکات پر اتفاق کر لیں تو ایک مؤثر عالمی بلاک کا قیام ممکن ہے۔

شب برات: رحمت، مغفرت اور تجدیدِ عہد کی مبارک رات

محمد علی شیر قادری نظامی
سکونت: روضہ شریف، مہوتری نیپال

"مبارک ہو مومنو! آئی شبِ برات
رحمتِ خدا کی بن کے چھائی شَبِ برات"

اسلامی تقویم میں بعض راتیں ایسی ہیں جو عام وقتوں سے بڑھ کر روحانی اثرات، ربانی انوار اور آسمانی رحمتوں کی حامل ہوتی ہیں۔ انہی مبارک ساعتوں میں شبِ برات کو ایک خاص مقام اور امتیاز حاصل ہے۔ یہ وہ رات ہے جو بندۂ مومن کے لیے مغفرت، رحمت، نجات اور قربِ الٰہی کا پیغام لے کر آتی ہے۔ یہ رات ہمیں جھنجھوڑتی ہے کہ ہم اپنی زندگی کے اوراق پلٹیں، اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور ربِ کریم کی بارگاہ میں سر جھکا کر عرض کریں:

"ربِ قدیر بندوں سے کہتا ہے مانگ لو
ہم نے اسی لیے بنائی شبِ برات"

لفظ "برات" عربی کے لفظ براءت سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں: چھٹکارا، نجات، آزادی اور رہائی۔ اس رات کو شبِ برات اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بے شمار بندوں کو گناہوں سے بری فرما دیتا ہے، جہنم سے نجات عطا کرتا ہے اور آئندہ سال کے لیے خیر، رزق، زندگی اور موت کے فیصلے فرماتا ہے۔ اسی بنا پر اسے شبِ مغفرت اور شبِ رحمت بھی کہا جاتا ہے۔ شبِ برات ماہِ شعبان المعظم کی پندرہویں رات کو آتی ہے۔ شعبان وہ مقدس مہینہ ہے جو رمضان المبارک کی تمہید اور تیاری کا مہینہ ہے۔

نبی کریم ﷺ کو شعبان میں خاص طور پر عبادت، روزوں اور ذکرِ الٰہی سے محبت تھی۔ احادیثِ مبارکہ کے مطابق: "یہ وہ مہینہ ہے جس میں اعمال ربّ العالمین کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔" یوں شبِ برات، شعبان کے نورانی ماحول میں بندۂ مومن کو رمضان کے لیے روحانی طور پر آمادہ کرتی ہے۔ یہ وہ بابرکت رات ہے جس میں:

اللہ تعالیٰ اپنی شانِ رحمت سے آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے بندوں کو ندا دی جاتی ہے: "ہے کوئی مغفرت کا طلبگار؟" گناہ گاروں کو بخش دیا جاتا ہے

دعائیں قبول ہوتی ہیں، دلوں کو سکون اور روح کو تازگی ملتی ہے، اسی لیے ارشاد ہوتا ہے: "کرتے رہے تلاوت عبادت تمام رات، خود مصطفیٰ ﷺ نے ایسے منائی شبِ برات" شبِ برات کا تقاضا ہے کہ اسے لہو و لعب کے بجائے: نماز، تلاوتِ قرآن، ذکر و اذکار، درود و استغفار، سچی توبہ، میں بسر کیا جائے۔ یہ رات جاگنے کی نہیں، جاگ جانے کی رات ہے — غفلت سے بیداری کی رات۔ شبِ برات کے موقع پر قبروں کی زیارت کا اہتمام کرنا بھی مسنون عمل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے خود جنت البقیع تشریف لے جا کر اہلِ قبور کے لیے دعا فرمائی۔ "سنتِ رسول کی ہے زیارتِ قبور کیجیے کچھ ان کے حق میں بھلائی شبِ برات" یہ عمل ہمیں موت کی یاد دلاتا ہے، آخرت کی فکر عطا کرتا ہے اور مرحومین کے لیے باعثِ رحمت بنتا ہے۔ احادیثِ مبارکہ کے مطابق اس عظیم رات میں اللہ تعالیٰ سب کو معاف فرما دیتا ہے سوائے چند بدقسمت لوگوں کے، جن میں شامل ہیں:

مشرک، جادوگر کینہ پرور والدین کا نافرمان قطع رحمی کرنے والا زانی شرابی تکبر اور حسد میں مبتلا شخص یہ وہ لوگ ہیں جو خود اپنے اور رب کے درمیان دیوار کھڑی کر لیتے ہیں۔ شبِ برات ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ: اللہ کی رحمت وسیع ہے
گناہ کتنے ہی بڑے ہوں، دروازۂ توبہ کھلا ہے
دلوں کو صاف کرو رشتوں کو جوڑو
نفرتوں کو ختم کرو اور رب سے اپنا ٹوٹا ہوا تعلق جوڑ لو

شبِ برات محض ایک رات نہیں بلکہ زندگی سنوارنے کا موقع ہے۔ یہ رات ہمیں اللہ کے قریب کرتی ہے، ہمیں ہماری حقیقت یاد دلاتی ہے اور ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ نجات کا راستہ صرف عاجزی، توبہ اور اطاعت میں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک رات کی قدر کرنے، اس کے فیوض و برکات سمیٹنے اور اپنی زندگی کو اس کے نور سے منور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یاربّ العالمین۔

خادم علم وتدریس: مدرسہ اقبالیہ برکاتیہ، لوہار پٹی

سہلاؤ شریف میں 158 واں عرسِ بخاری وسالانہ جلسۂ دستارِ فضیلت یکم فروری کو

عرسِ بخاری و جلسۂ دستارِ فضیلت کی تیاریوں کے سلسلے میں اہم مشاورتی میٹنگ، علاقائی معززین اور عرس کمیٹی کی بھرپور شرکت

سہلاؤ شریف، باڑمیر (پریس ریلیز)
حسبِ روایت سابقہ امسال بھی راجستھان کی عظیم و ممتاز اور علاقہ تھار کی مرکزی دینی درسگاہ "دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف" میں سالانہ جلسۂ دستار بندی اور قطبِ تھار حضرت پیر سید حاجی عالی شاہ بخاری علیہ الرحمہ کا 158 واں، حضرت پیر سید علاؤ الدین شاہ بخاری علیہ الرحمہ کا 54 واں، بانیٔ ادارہ مخدومِ زماں حضرت پیر سید کبیر احمد شاہ بخاری علیہ الرحمہ کا بارھواں اور مجذوب کامل حضرت پیر سید داون شاہ بخاری علیہ الرحمہ کا پہلا عرس بخاری انتہائی عقیدت واحترام اور شان وشوکت کے ساتھ 13 شعبان المعظم 1446ھ مطابق یکم فروری 2025 بروز اتوار (دوشنبہ کی شب) شرعی مراسم کی پاسداری کرتے ہوئے منعقد ہوگا۔
عرسِ بخاری و جلسۂ دستارِ فضیلت کی تیاریوں اور بہترین انتظامات کو یقینی بنانے کے لیے 25 جنوری 2026 کو

دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف کے قدیم عمارت کے سامنے ایک عظیم الشان مجلسِ مشاورت منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں علاقے کے معززین، ذمہ داران اور عرس کمیٹی کے اراکین نے شرکت کی اور مختلف انتظامی امور کو سنبھالنے کے لیے اپنی خدمات پیش کیں۔ مجلس کی شروعات تلاوتِ کلامِ پاک سے کی گئی، جس کے بعد مداحانِ رسول حضرت مولانا قاری محمد جاوید صاحب سکندری انواری و حضرت حافظ و قاری مولانا برکت علی صاحب برکاتی احسنی نے نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نعت شریف کا نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ پھر دارالعلوم کے مہتمم و شیخ الحدیث اور خانقاہِ عالیہ بخاریہ کے صاحبِ سجادہ، نورالعلماء پیر طریقت حضرت علامہ الحاج سید نوراللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی نے اپنے صدارتی خطاب میں اس مجلسِ مشاورت کے اغراض ومقاصد کو واضح کرتے ہوئے عرسِ بخاری و جلسۂ دستارِ فضیلت کے انتظامات کو پہلے سے بھی بہتر بنانے کی جانب لوگوں کی توجہ مبذول کروائی۔ آپ نے حاضرین کو روایتی شان و شوکت کے ساتھ اس مبارک تقریب کو کامیاب بنانے کے لیے ہر ممکن خدمت انجام دینے کی تلقین فرمائی، جسے تمام شرکاء نے بسر و چشم قبول کیا اور ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔
عرس کمیٹی اور علاقائی ذمے داران نے اجتماعی طور پر عہد کیا کہ اس دینی، علمی و روحانی پروگرام کو حسبِ سابق عظیم الشان طریقے سے منعقد کیا جائے گا اور تمام شرعی و روحانی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے بہترین انتظام وانصرام یقینی بنایا جائے گا۔
آخر میں حضرت قبلہ پیر صاحب نے دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ عظیم الشان و بابرکت پروگرام خیر و برکت اور کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچے۔ دعا کے ساتھ ہی یہ مجلسِ مشاورت بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔
مذکورہ اطلاع دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف، باڑمیر، راجستھان کے ناظم تعلیمات ادیب شہیر حضرت مولانا محمد شمیم احمد صاحب نوری مصباحی نے پریس ریلیز کے ذریعہ "نیپال اردو ٹائمز" کو دیا۔

دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف میں 77 واں یومِ جمہوریہ شایانِ شان انداز میں منایا گیا

سہلاؤ شریف، باڑمیر (پریس ریلیز)
جہاں پورے ملک میں جوش و جذبہ کے ساتھ یومِ جمہوریہ منایا گیا وہیں ضلع باڑمیر کے علاقہ تھار میں بھی 77 واں یومِ جمہوریہ نہایت جوش و خروش، قومی حمیت اور حبُّ الوطنی کے جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر ضلع کے مختلف مدارس، اسکولوں اور تعلیمی اداروں میں خصوصی اور پروقار تقریبات منعقد ہوئیں۔ اسی سلسلے کی ایک نمایاں کڑی کے طور پر دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف اور اس کی جملہ تعلیمی شاخوں میں بھی یومِ جمہوریہ کی شاندار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔
تقریب کا آغاز قومی پرچم کشائی سے ہوا، جس کے بعد تمام شرکاء نے عقیدت و احترام کے ساتھ قومی ترانہ پڑھا۔ بعد ازاں ملک کی سالمیت، ترقی، امن و استحکام کے لیے اجتماعی دعا کی گئی۔
اس موقع پر دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ اور انوارِ مصطفیٰ سینئر سیکنڈری اسکول کے طلبہ نے نہایت دلکش، منظم اور ولولہ انگیز ملی و ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ ان پروگراموں میں ملی نغمے، تقاریر اور پریڈ شامل تھیں۔ طلبہ نے اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں یومِ جمہوریہ کی تاریخی اہمیت، دستورِ ہند کی عظمت اور معمارانِ وطن کی بے مثال قربانیوں پر مدلل اور پُراثر خطابات پیش کیے، جنہیں حاضرین نے بے حد سراہا۔
تقریب سے خطاب کرتے ہوئے نورالعلماء، پیرِ طریقت حضرت علامہ الحاج سید نوراللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی نے فرمایا: "یومِ جمہوریہ ہمیں ہماری آزادی کی قدر و قیمت کے ساتھ ساتھ ہماری آئینی، قومی اور اخلاقی ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ملک کی حفاظت، تعمیر اور ترقی میں مثبت کردار ادا کریں۔ نئی نسل کو علم، اخلاق اور کردار کی روشنی سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔" پروگرام کی نظامت انوارِ مصطفیٰ سینئر سیکنڈری اسکول کے پرنسپل ماسٹر محمد یونس خان صاحب نے نہایت خوش اسلوبی، ترتیب اور وقار کے ساتھ انجام دی۔ اس موقع پر اساتذۂ کرام، طلبہ و طالبات اور علاقہ کے معززین و ذمہ دار حضرات کی بڑی تعداد موجود رہی۔ آخر میں ملک کی ترقی، امن و امان اور خوشحالی کے لیے خصوصی دعا کی گئی، جس کے بعد مٹھائی تقسیم کر کے تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔ رپورٹ: محمد شمیم احمد نوری مصباحی: خادم: دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف، گرڈیا، تحصیل: رامسر، ضلع: باڑمیر (اجستھان)

دارالعلوم سلطانُ الہند ورضا، بھیلواڑہ میں قرآنی سعادت کا یادگار منظر

تین ہونہار طلبہ نے ایک ہی نشست میں مکمل قرآنِ کریم سنانے کا شرف حاصل کیا

بھیلواڑہ، راجستھان (پریس ریلیز)
راجستھان کے شہر بھیلواڑہ کی عظیم دینی درسگاہ "دارالعلوم سلطانُ الہند ورضا" میں قرآنِ کریم سے والہانہ شغف، مضبوط حافظہ اور اعلیٰ تربیت کا ایک نہایت روح پرور اور ایمان افروز منظر اس وقت دیکھنے میں آیا جب شعبۂ حفظ کے تین ہونہار طلبہ نے ایک ہی نشست میں مکمل قرآنِ کریم سنانے کی سعادت حاصل کر کے دارالعلوم، اپنے اساتذۂ کرام اور والدین کا نام روشن کیا۔ تفصیلات کے مطابق حافظ محمد ارشاد ابن محمد آزاد (حمیر گڑھ، ضلع بھیلواڑہ)، حافظ محمد بلال ابن ذاکر حسین (پارولی، بھیلواڑہ)،
اور حافظ عبدالواحد ابن عابد حسین (کریڑہ، بھیلواڑہ) نے نہایت خوش الحانی، یکسوئی، ضبط اور اعتماد کے ساتھ ایک نشست میں پورا قرآنِ کریم سنایا۔
یہ عظیم سعادت دارالعلوم کے سربراہ اعلیٰ قائدِ دین وملت حضرت علامہ حفیظ الرحمٰن صاحب قبلہ رضوی کی سرپرستی، ماہر فن تجوید وقراءت حضرت علامہ قاری شکیل احمد صاحب نوری کی قیادت اور حضرت علامہ مولانا کلیم اللہ صاحب نظامی مصباحی کی صدارت میں انجام پائی، جبکہ طلبہ کے اساتذۂ کرام حضرت حافظ اختر رضا شیرانی، حضرت مولانا حافظ و قاری محمد شریف القادری، حضرت علامہ مفتی مزمل حسین ازہری، حضرت مولانا صدرالحسن مصباحی، حضرت مولانا اسحٰق صاحب، حضرت حافظ شریف صاحب برکاتی
اور دارالعلوم کے دیگر اساتذہ و طلبہ کی موجودگی نے اس محفل کو مزید بابرکت بنا دیا۔
علمائے کرام کے نزدیک ایک نشست میں مکمل قرآنِ کریم سنانا غیر معمولی صلاحیت، مضبوط حفظ، مسلسل محنت اور کامل توجہ کا مظہر ہوتا ہے۔ یہ صرف حافظے کی قوت ہی نہیں بلکہ قرآنِ کریم سے گہری قلبی وابستگی، ذہنی استقامت اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم کی علامت ہے۔
ایسی سعادت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے، کیونکہ اس کے لیے طویل مجاہدہ، اساتذہ کی مسلسل نگرانی، اور طالب علم کی غیر متزلزل یکسوئی درکار ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ علم اس عمل کو حفظِ قرآن کے اعلیٰ درجات میں شمار کرتے ہیں۔
احادیثِ مبارکہ میں حافظِ قرآن کے عظیم مقام و مرتبہ کا ذکر ملتا ہے، اور قیامت کے دن حافظِ قرآن کے ساتھ ساتھ اس کے والدین کو بھی عزت و اکرام کا تاج پہنائے جانے کی بشارت دی گئی ہے۔ یوں ایک نشست میں مکمل قرآن سنانے کی سعادت نہ صرف طالب علم بلکہ اس کے گھرانے کے لیے بھی سعادتِ دارین کا ذریعہ بنتی ہے۔

اس بابرکت موقع پر دارالعلوم میں فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا، جس میں اساتذہ وطلبہ نے خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے مذکورہ حفاظ قرآن کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے دعائیں کیں۔
قابلِ ذکر ہے کہ اس سے قبل بھی دارالعلوم کے ایک اور ہونہار طالب علم حافظ محمد سفیان ابن خادم حسین ایک نشست میں مکمل قرآنِ کریم سنانے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں، جو اس ادارے کے مضبوط تعلیمی نظم وضبط اور اساتذۂ کرام کی مخلصانہ محنت کا واضح ثبوت ہے۔
آخر میں اس روح پرور مجلس میں امتِ مسلمہ کی سربلندی، ملک وملت کے امن و استحکام اور دینی ترقی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں، اور بارگاہ مولی تعالی میں دعا کی گئی کہ وہ ان نوخیز حفاظ قرآن کو مزید علومِ دینیہ کے حصول، عمل بالقرآن اور دینِ اسلام کی خدمت کی توفیقِ سعید عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
مذکورہ اطلاع دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف کے ناظم تعلیمات ادیب شہیر حضرت مولانا محمد شمیم احمد صاحب نوری مصباحی نے پریس ریلیز کے ذریعہ دیا

کوٹ شریف میں پیر سید کبیر احمد شاہ بخاری مسجد کا روح پرور افتتاح

سہلاؤ شریف، باڑمیر (پریس ریلیز)
کوٹ شریف میں دینی و روحانی تاریخ کا ایک یادگار اور بابرکت لمحہ اس وقت رقم ہوا جب 7 شعبان المعظم 1447ھ مطابق 26 جنوری 2026ء، بروز دوشنبہ مخدومِ زماں حضرت پیر سید کبیر احمد شاہ بخاری علیہ الرحمہ کی یاد اور ان کے ایصالِ ثواب کے لیے آپ کے شہزادگانِ گرامی بالخصوص نورالعلماء، پیر طریقت حضرت علامہ الحاج سید نوراللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی کی طرف سے جدید طرز پر تعمیر شدہ "سید کبیر احمد شاہ مسجد" کا باوقار افتتاح نماز عصر کی ادائیگی کے ساتھ عمل میں آیا۔
افتتاح کے اس مسرت آفریں موقع پر حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی کی جانب سے دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف کے جملہ اساتذۂ کرام وعزیز طلبہ اور علاقے کے معززینِ قوم کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔
چنانچہ بعد نمازِ ظہر سے قبل نمازِ عصر تک مسجد میں جملہ بزرگانِ دین، مومنین و مومنات بالخصوص مشائخِ بخاریہ کے ایصالِ ثواب کے لیے اجتماعی قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا، جس سے فضا ذکرِ الٰہی اور روحانیت سے معمور ہوگئی۔
بعد ازاں شہزادۂ مفتیٔ تھر حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ صاحب نعیمی کی امامت میں نمازِ عصر ادا کی گئی۔ نماز کے بعد ایک پروقار اور بامقصد مجلس منعقد ہوئی، جس میں دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ کے جملہ اساتذہ و طلبہ کے ساتھ ساتھ تھر کے ساداتِ کرام اور عوام اہل سنت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اس موقع پر دارالعلوم کے چند ہونہار طلبہ، اور بالخصوص واصفِ شاہِ ہدیٰ حضرت مولانا قاری محمد جاوید صاحب سکندری انواری نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ نعتیہ کلام پیش کیا، جس سے حاضرین کے قلوب سرور وکیف سے لبریز ہوگئے۔
اجتماعی فاتحہ خوانی کے بعد حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ صاحب نعیمی نے بزرگانِ دین کی ارواحِ مقدسہ کو ایصالِ ثواب کیا اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو تاقیامت آباد و شاداب رکھے، اسے ذکر و عبادت کا مرکز بنائے، اور ملک وملتِ اسلامیہ کو امن، ترقی اور خیر و برکت سے نوازے۔
واضح رہے کہ تعمیرِ مساجد اسلام میں عظیم فضیلت کی حامل عبادت ہے۔ احادیثِ نبویہ کے مطابق جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مسجد بناتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر عطا فرماتا ہے۔ مساجد نہ صرف عبادت گاہیں ہیں بلکہ ایمان کی تجدید، اخلاقی تربیت اور دینی بیداری کے مراکز بھی ہیں۔ "سید کبیر احمد شاہ مسجد" کی تعمیر بھی اسی مبارک مقصد کی عملی تعبیر ہے۔
آخر میں نمازِ مغرب ادا کی گئی، جس کے بعد تمام مہمانانِ گرامی کی تواضع لنگرِ بخاری سے کی گئی، اور یوں یہ روحانی و ایمانی اجتماع خیر و برکت اور دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔
مذکورہ اطلاع دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف کے ناظم تعلیمات ادیب شہیر حضرت مولانا محمد شمیم احمد صاحب نوری مصباحی نے پریس ریلیز کے ذریعہ دیا۔

وفا خلوص و محبت سے کیجیے تشہیر — اسے ثواب کی نیت سے کیجیے تشہیر
ہے بڑی اونچی تری شان حنیفِ ملت * — مہرباں تجھ پہ ہے رحمان حنیفِ ملت
آتا ہے جب مہِ شعبان حنیفِ ملت * — تیرے دیوانے تجھے یاد بہت کرتے ہیں

از۔ محمد بشیر القادری رضوی گلاب پوری

عصرِ حاضر میں آئینِ ہند کی پامالیاں

از قلم: محمد کونین صدیقی کٹیہاری
ابنِ حاجی عبدالمنان صاحب

انگریزوں کے مقبوضہ اور محکومہ ہندوستان سے حریت و آزادی خون کی ندیاں بہا کر اور تاریخ ساز قربانی کے بعد حاصل ہوئی۔ مختلف اقوام و مذاہب اور مسالک کی مشترکہ جدوجہد اور سعیِ پیہم نے ہمارے وطنِ عزیز کو اسارت کی زنجیر سے نجات دلائی اور حریت کی فضا میں سانس لینے کا حق دیا۔ اس آزادی کے بعد ایک ایسے منظم آئین اور مربوط دستور کی ضرورت پیش آئی جس میں ہر مکتبِ فکر کے لیے یکساں حقوق محفوظ ہوں۔ چنانچہ ایک عظیم قومی مہم اور ملت گیر تحریک کے ذریعے اس دستور کی تشکیل عمل میں آئی۔ ۹ ستمبر ۱۹۴۶ء سے لے کر ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء تک تقریباً دو سال، گیارہ ماہ اور اٹھارہ دن کی مسلسل محنت اور جاں توڑ کوشش کے بعد یہ اصول و ضوابط ”مجلسِ مسودہ سازی“ کے تحت مرتب و مدون ہوئے، اور ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو نافذ کیے گئے۔ اس تاریخی عمل کے اہم معماروں میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسے اکابر شامل تھے۔

آئین ساز اسمبلی (Constituent Assembly) کے ابتدائی ارکان کی تعداد ۳۸۹ تھی، جو تقسیم کے بعد کم ہو کر ۲۹۹ رہ گئی۔ ۱۶۵ دنوں میں ۱۱ اجلاس اور نشستیں منعقد ہوئیں۔ اس اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد تھے، جبکہ مسودہ سازی کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر تھے۔ آئینِ ہند کی تمہیدی سطور اس طرح تحریر ہوئیں: ”ہم، بھارت کے عوام، کامل سنجیدگی، نہایت متانت اور وقار کے ساتھ یہ پختہ عہد کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی اور عوامی جمہوریہ کی صورت دیں گے، اور اس کے ہر شہری کے لیے درج ذیل حقوق فراہم کریں گے: ”(۱) عدالت، معاشرتی، معاشی اور سیاسی انصاف۔ (۲) فکر، اظہار، عقیدہ، ایمان اور عبادت کی آزادی۔ (۳) درجہ اور مواقع میں مساوات اور سب کے بیچ بھائی چارے کو فروغ دینا، جو فرد کی عظمت اور ملک کی اتحاد و سالمیت کی ضمانت دے۔ ہم اپنی آئین ساز اسمبلی میں، آج مؤرخہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء کو، اس آئین کو اختیار کرتے ہیں، اسے وضع کرتے ہیں، اور اپنے اوپر نافذ کرتے ہیں۔

یہ تمہید اور آغاز یہ اس بات کی گواہ ہے کہ دستورِ ہند نے تمام باشندگانِ وطن کے حقوق کا مکمل لحاظ رکھا تھا۔ مگر صد حیف اور ہزارہا افسوس کہ عصرِ حاضر میں ان اصولوں کی عملی صورت ماند پڑتی دکھائی دیتی ہے۔ آئین کی روح پس منظر میں چلی گئی ہے، اور اس کے نفاذ کی ذمہ داری گویا صرف عدالتوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ظالم اور جاہل حکمراں مسندِ اقتدار پر اپنے مقعد کو ٹکائے ہوئے ہیں، جنہیں اپنے وطن کی ترقی اور عوام کی فلاح کے لیے کوشاں ہونا چاہیے تھا، وہ مذہبی اقتدار کا پرچم بلند کیے باہمی اتحاد کو اختلاف اور تنازع میں بدل رہے ہیں۔ کیا یہ کسی بھی باضمیر حاکم اور اصول پسند فرمانروا کے لیے زیب دیتا ہے؟ اگر ہمارے وزیرِ اعظم نریندر مودی کے اندر شرم و حیا نام کی کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور اس بارے میں تدبر و تفکر اور تاُمل و توقف سے کام لیتے؛ لیکن خیر، یہ وہی شخص ہیں جن کا نام گجرات کے ۲۰۰۴ء کے تنازعات اور فسادات کے حوالے سے لیا جاتا ہے، جس کا ذکر عزیز برنی نے اپنی کتاب ”داستانِ ہند“ میں کیا ہے۔

ہمارے صدرِ جمہوریہ، جو ملک کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہیں، روز بروز لوازماتِ حیات اور اسبابِ ضرورت پر عائد محصولات میں پیہم اضافہ کر رہے ہیں، نہ سڑکوں کی حالت بہتر ہے، نہ روزگار کے مواقع میسر ہیں۔ تو آخر یہ قومی وسائل کہاں صرف ہو رہے ہیں؟ جہاں سڑک بنتی ہے وہاں چند ہی دنوں میں ٹوٹ پھوٹ کا منظر سامنے آ جاتا ہے؛ پل ابھی افتتاح بھی نہیں ہوتا کہ خستہ حالی نمایاں ہو جاتی ہے۔ اگر یہ سب کچھ حکومتی مشاورت سے ہو رہا ہے تو پھر اس پر سنجیدہ غور کیوں نہیں کیا جاتا؟ یہیں بس نہیں، قوانین اور اصول گویا صرف مسلمانوں کے لیے سخت رہ گئے ہیں۔ اگر کہیں معمولی سا واقعہ بھی پیش آ جائے تو میڈیا اسے نمایاں عنوان بنا دیتا ہے۔

کیا یہی آئینِ ہند کی پاسداری ہے؟ کیا اس کا کوئی حامی و ناصر نہیں؟ آخر کب تک خاموش رہا جائے؟ عبادت گاہوں میں مشکلات، مدارس پر قدغنیں، گھروں کا انہدام، اور شہریت کے ثبوت کے نام پر ایسی قانونی پیچیدگیاں جن سے عام آدمی ذہنی اذیت میں مبتلا ہو، یہ سب حالات ایک باشعور شہری کو جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہیں۔ وطنی ہونے کا ثبوت مانگا جاتا ہے اور ایسے عناصر کے سامنے سر جھکانے کا دباؤ ہوتا ہے جن کی فکر خود اس وطن کی سالمیت سے ہم آہنگ نہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں بے گناہوں کی گرفتاری، حق گو افراد پر سختی، اور انصاف کے حصول میں دشواریاں —— یہ سب سوال پیدا کرتے ہیں کہ آیا آئین کی اصل روح باقی ہے یا محض الفاظ کی حد تک رہ گئی ہے۔ مزید تفصیلات ہے لیکن ایک شعر ہے کہ ع

ہے اتنا درد مرے دل میں اے حزیں چشتی
کسے چھپاؤں میں اور کس کو میں بیان کروں

یومِ جمہوریہ کے پُر مسرت موقع پر، جب نئی دہلی کے ”کرتویہ پتھ“ (سابقہ راج پتھ) پر صدرِ جمہوریہ دروپدی مرمو پرچم کشائی کرتی ہیں، تو دل یہ چاہتا ہے کہ یہ منظر صرف رسمی نہ رہے بلکہ آئین کی حقیقی روح کے احیا کا عہد بھی بنے۔ لیکن ع

اے صنم وصل کی تدبیروں سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

اختتام پر علامہ اقبال کے یہ اشعار پیشِ خدمت ہے جو حب الوطنی کے جذبے کو تازگی بخشتے ہیں:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی، یہ گلستاں ہمارا
یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

یہ مضمون اسی امید و آس کے ساتھ پیش ہے کہ آئینِ ہند کی اصل روح انصاف، مساوات، آزادی اور اخوت دوبارہ عملی زندگی میں پوری قوت کے ساتھ جلوہ گر ہو۔

شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی نگاہِ ولایت کے انتخاب تھے حضرت قادری صاحب قبلہ

از: قاری رئیس احمد خان
دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور، فیض آباد، ضلع: ایودھیا (یوپی)

خانقاہِ فیض الرسول براؤں شریف کے زیرِ سایہ پروان چڑھنے والی ذاتِ گرامی، محسنُ العلماء، محسنُ المدارس، محیُ القراءات حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب نوراللہ مرقدہ المعروف بہ حضرت قادری صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ محتاجِ تعارف نہیں، بلکہ ان کی ذاتِ گرامی لوگوں کے لیے جس طرح کل نمونۂ عمل تھی، اسی طرح آج بھی ہے۔ حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ کی ولادتِ باسعادت ضلع بستی (موجودہ سدھارتھ نگر) کی ایک نہایت معروف روحانی بستی براؤں شریف میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم کے بعد اعلیٰ تعلیم الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ میں حاصل کی۔

تحصیلِ علم کے بعد خانقاہِ فیض الرسول براؤں شریف کے زیرِ اہتمام چلنے والے جماعتِ اہلِ سنت کی مرکزی درسگاہ "دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف" میں سلسلۂ چشتیہ قادریہ کے عظیم بزرگ، شیخ المشائخ حضرت شاہ محمد یار علی شعیب الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادِ عالیہ پر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے مسندِ تدریس کو زینت بخشی۔

حضرت شعیب الاولیاء شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی نگاہِ ولایت کے انتخاب تھے حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ، اسی لیے دارالعلوم کے سارے معاملات بھی انہی کے سپرد ہو گئے، اور حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے کردار و عمل سے وہ کارنامے سرانجام دیے کہ جہاں جہاں دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کا فیض نظر آئے گا الحمدللہ! وہاں وہاں حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ بھی نظر آئیں گے۔

احبابِ گرامی! کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں کہ جہاں قدم رکھ دیں وہ جگہ بھی جلوہ گاہ بن جاتی ہے۔ انہی شخصیات میں سے ایک قابلِ تقلید شخصیت مفکرِ ملت، محسنُ المدارس حضرت علامہ محمد حنیف قادری صاحب علیہ الرحمہ کی بھی رہی۔ حالات نے کروٹ لی اور حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ کو دارالعلوم اہلِ سنت تنویر الاسلام، امرڈوبھا، سنت کبیر نگر آنا پڑا۔ حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ کی آمد کے بعد دارالعلوم اہلِ سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا سے جو علمی انقلاب برپا ہوا اسے پورے ہندوستان نے دیکھا، اور الحمدللہ! یہ سلسلہ تاہنوز یہاں سے جاری و ساری ہے۔ بعدِ وصال، حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ تنویر المساجد اور تنویر الاسلام کے سایہ میں آسودۂ خاک ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ ربُّ العزت اپنے محبوب ﷺ کے صدقے حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ کی خدماتِ دینیہ کو قبول و مقبول فرما کر انہیں ہر پل جنت کی بہاریں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ مجھ خاکسار کے لیے ضروری تھا کہ دارالعلوم اہلِ سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا کے سالانہ جلسۂ دستارِ فضیلت و عرسِ مفکرِ ملت علیہ الرحمہ کے موقع پر دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور کے سرپرست مفکرِ ملت حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں احسان شناسی کے تحت خراجِ عقیدت پیش کروں۔ یہ حضرت ہی کا کرم تھا کہ پل جھپکتے ہی دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور چند بڑے دینی اداروں کی فہرست میں شامل ہو گیا۔

الحمدللہ! یہ حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ کی مخلصانہ سرپرستی کا نتیجہ رہا، اور اس ادارہ کی خوش بختی رہی کہ امامِ علم و فن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی پورنوی علیہ الرحمہ جیسی علمی، فنی اور بافیض شخصیت اس ادارہ کو ملی، اور ان کی مسلسل 22 سالہ خدمات یہاں تاحیات حاصل رہیں۔ علاوہ ازیں، اس ادارے کو حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں جو اساتذۂ کرام ملے، وہ سب کے سب اپنی مثال آپ تھے، اور الحمدللہ! جو آج بھی ہیں، وہ پہلے ہی کی طرح مصروفِ عمل ہیں۔

گویا یہ ادارہ حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ کے روحانی فیوض و برکات سے موجودہ اساتذۂ کرام کے ذریعے خوب خوب فیض یاب ہو رہا ہے، اور آئندہ بھی اِن شاءاللہ ہوتا رہے گا۔ اسی لیے دارالعلوم کی جانب سے کچھ اپنے منتشر لفظوں کے ذریعے بارگاہِ قادری میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اگر قبول ہو جائے تو بندۂ ناچیز کے لیے بڑی سعادت کی بات ہو گی۔

آخرالذکر، یہ خاکسار اس انقلاب آفریں شخصیت کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کرتا ہے
اور قارئین حضرات سے گزارش کرتا ہے کہ حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ کی حیات و خدمات کا مطالعہ ضرور فرمائیں،
جسے ملک کی ممتاز دینی درسگاہ دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور، فیض آباد، ضلع ایودھیا، یوپی کے شیخ الحدیث، مفکرِ اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مختار الحسن صاحب قبلہ قادری فاضل بغدادی نے تصنیف فرمایا ہے۔
اس کتاب کی رسمِ اجراء اِن شاء اللہ 28 جنوری 2026ء کو
دارالعلوم اہلِ سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا کے سالانہ جلسۂ دستارِ فضیلت و عرسِ مفکرِ ملت کے موقع پر
مشائخِ اہلِ سنت اور علماءِ ذوی الاحترام کے دستِ مبارک سے ہو گی۔

فیضانِ قادری ———— زندہ باد
تنویر الاسلام امرڈوبھا ———— پائندہ باد

عقیدت کیش: قاری رئیس احمد خان
دارالعلوم نورالحق، چرہ محمد پور فیض آباد، ضلع ایودھیا، یوپی، انڈیا

حیات و خدمات حضور شیخ القرآن علامہ عبداللہ خان عزیزی نوراللہ مرقدہ

محمد صادق الاسلام اتر دیناج پور مغربی بنگال۔ *متعلم: *دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی بستی (یوپی)

اللہ عزوجل نے ہر دور میں اپنی مخلوق کی ہدایت و راہنمائی کے لئے ایسے نقوش قدسیہ پیدا فرمائے۔ جو علم و عرفاں، تقویٰ و طہارت، اخلاص کا پیکر ہوتے ہیں۔

انہیں جلیل القدر شخصیات میں ایک نمایاں نام حضرت علامہ عبداللہ خان عزیزی کا ہے۔ جنہیں دنیا "شیخ القرآن" کے معتبر لقب سے جانتی ہے۔

*ولادت باسعادت: *
شیخ القرآن کی ولادت کب ہوئی، اس تعلق سے کوئی حتمی تاریخ نہیں بتائی جا سکتی، ہاں سرکاری کاغذات میں آپ کی تاریخ پیدائش 15/نومبر 1935ء مذکور ہے۔

حضور شیخ القرآن اس بارے میں خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے خاندان میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد بہت کم تھی، اس لئے میرے خاندان میں تاریخ کے اندراج کا کوئی رجسٹر نہیں تھا۔ البتہ سرکاری تاریخ پیدائیش 15/ نومبر 1935ء لکھی ہوئی ہے۔

اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہماری تاریخ پیدائیش کا اندراج جو سرکاری کاغذات میں ہے اسی پر اکتفا کیا جائے۔ اس کے اگے تحقیق نہ ہو۔

*نام و نسب: *
آپ کا نام "عبداللہ" ہے نسبا آپ خان برادری کے تھے، اسی لئے اپنے نام کے ساتھ "خان" لکھا کرتے تھے۔

*لقب: *
اہل علم و دانش نے آپ کی صلاحیت و لیاقت، تبحری علمی اور اسلام و سنیت کے لئے بیش بہا خدمات دیکھتے ہوئے آپ کو شیخ القرآن، سلطان الاساتذہ، عمدۃ المدرسین، اور اسی طرح کے متعدد القاب سے یاد کیا۔

*سلسلۂ نسب: *
عبداللہ خان ولد الحاج محمد ابراہیم خان ولد الحاج تعلق دار خان ولد جناب جان محمد خان مرحوم۔ یہ اپ کا سلسلہ نسب ہے۔
(مقالات شیخ القرآن۔ ص، ۲۳)

خاندانی حالات:
حضور شیخ القرآن علیہ الرحمہ کی ولادت جس خاندان میں ہوئی وہ زراعت پیشہ خاندان تھا، آپ کی ولادت جن ایام میں ہوئی ان دنوں بلرامپور (جو آج ضلع کی حیثیت سے جانا جاتا ہے) ایک ریاست کی حیثیت سے جانا جاتا تھا، اسی ریاست کے حکمراں کے ماتحت پورا علاقہ ہوا کرتا تھا حکومت اپنی ریاست کی آراضیوں کو ٹھیکیداروں کے سپرد کر دیتی تھی جنھیں عام طور پر زمین دار" کہا جاتا تھا، یہ ٹھیکیدار غریب کسانوں سے کاشت کاری کرواتے تھے، یہ کسان اسامی" کہلاتے تھے، عموما محنت یہ غریب کسان کرتے، اور ٹھیکیداروں تک پیداوار کا وافر حصہ پہونچا دیتے تھے، یہ ٹھیکیدار ضابطے کے مطابق پیداوار کو ریاست کے حوالہ دیتے تھے۔

*ابتدائی تعلیم: *
شیخ القرآن نے ایک اسے گھر میں آنکھ کھولی جس میں پڑھنے پڑھانے کا رواج نہ کے برابر تھا، ابتدائی تعلیم ناظرہ قرآن، اور اردو، و دینیات کی کتابیں گھر پر ہی رہ کر پڑھیں، ایک ضعیف مولوی کے پاس جن کا نام میاں عبد الرحم تھا۔

مولوی صاحب کے لڑکے محمد ابراہیم صدیقی کافی پڑھے لکھے آدمی تھے۔ شیخ القرآن نے ان سے بھی کچھ تعلیم حاصل کی، اس کے بعد ایک میاں صاحب جن کا نام محمد اسماعیل تھا، شیخ القرآن نے ان سے بھی بہت ساری دینی کتابیں پڑھیں۔ لیکن تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ میاں مولوی کٹر دیوبند تھے۔ پھر شیخ القرآن کا تعلیمی سلسلہ رک گیا۔ گاؤں میں تعلیم کا معقول انتظام نہ پاکر شیخ القرآن نے اپنے گاؤں سے دکھن طرف ایک مشہور بازار "پیپچڑوا" کے ایک پرائمری اسکول میں داخلہ لیا۔ *زمانہ طالب علمی میں حافظ ملت سے پہلی ملاقات: *

حضور شیخ القرآن کی شخصیت کو نکھارنے میں جن اساطین ملت کا خاص کردار رہا ہے، ان میں ایک جلالۃ العلم، حافظ ملت علامہ عبدالعزیز محدثِ مرادآباد کا نام قابل ذکر ہے، شیخ القرآن نے اپ کا نام بہت پہلے سے سن رکھا تھا، ملاقات کا شرف ایک خاص موقع پر حاصل ہوا، ایک مرتبہ نحو و صرف کا مباحثہ ہو رہا تھا، تو حضور شیخ القرآن نے زبردست انداز میں جواب دیئے، اس برجستہ جواب سے حافظ ملت بہت خوش ہوئے اور بہت شاباشی دی، اور اپنے تلمیذ رشید علامہ مفتی عبدالمنان صاحب کو ہدایت فرمائی کہ اس طالب علم کو خاص توجہ کے ساتھ پڑھایا جائے،

حضور شیخ القرآن اساتذہ کرام کا ادب و احترام بہت ہی محسن انداز میں کرتے تھے۔ *درس و تفسیر سے خصوصی لگاؤ: *

درس قرآن اور ترجمہ قرآن میں آپ اپنی مثال آپ تھے، اہل علم نے آپ کی اسی غیر معمولی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے آپ کو "شیخ القرآن" کا لقب دیا۔

مگر اس مفسرانہ مہارت اور علوم قرآنیہ میں رسوخ و تبحر کے باوجود آپ کا یہ ارشاد آپ کے کسر نفسی اور شان تواضع کی بہت بڑی دلیل ہے فرماتے ہیں:

اس بحر ناپیدا کنار اور اتھاہ سمندر کا ایک قطرہ اگر اس فقیر کو مل جاتا تھا دنیا میں اس کا شمار اونچے درجے کے انسانوں میں ہوتا، ابھی تو مجھ کو کچھ حاصل نہیں ہوا، اور اب کیا توقع کی جا سکتی ہے، کہ کچھ حاصل ہو گا کیونکہ حیات ناپائیدار کے اخری مرحلے میں منزل اخرت کی طرف سفر حیات جاری ہے، اس لئے خدائے قدوس اگر قرآن و حدیث کی خدمت لے لے یہی اس کی بخشش کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

*شیخ القرآن اور دارالعلوم علیمیہ: *
شیخ القرآن علیہ الرحمہ کی سب سے بڑی کرامت دارالعلوم علیمیہ کی نشاۃ ثانیہ ہے، یوں تو اس ادارے کی بنیاد 1952ء میں پڑ چکی تھی، لیکن اس کا دور زریں تب آیا جب حضور شیخ القرآن نے اس ادارے کو اپنی تدریسی وانتظامی خدمات سے سرفراز کیا، آج جو کچھ بھی علیمیہ میں ہے وہ شیخ القرآن کی دعاؤں اور کوششوں کی بدولت ہے، دارالعلوم کا علیمی معیار، نصاب تعلیم و نظام تدریس تعمیری ترقی، شاندار لائبریری، یہ سب چیزیں حضور شیخ القرآن کی نگاہ فیض کا کرشمہ ہیں، اور یقینا دوسرے بزرگوں اور بڑوں کا علیمیہ کی تعمیر و ترقی میں کردار ہیں، مگر ان سب میں حضور شیخ القرآن کا کردار نمایاں ہے، اور ان کی مساعی جمیلہ روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

*وفات حضور شیخ القرآن: *
۱۴/شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ مطابق 17/ جولائی 2011ء کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ 18/ جولائی 2011ء دو بجے دن آپ کی نماز جنازہ ہوئی اور اسی دن جمداشاہی کی عیدگاہ سے متصل ایک باغ میں اپکی تدفین محل میں آئی۔
(مقالات شیخ القرآن۔ ص، 66)

امام بخاریؒ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ حدیثِ نبوی ﷺ کی جمع و تدوین میں صرف کیا۔

جامعہ بصریہ کی فارغات کو مفتی کمال احمد علیمی نے بخاری شریف کا آخری درس دیا

مہنداول، سنت کبیر نگر
(اخلاق احمد نظامی)

تحصیل منہداول حلقہ کے مسلم اکثریتی گاؤں موضع تنہواں پوسٹ گلرہا میں واقع جامعہ رابعہ بصریہ للبنات میں رواں تعلیمی سال کے اختتام پر تقریب ختم بخاری شریف کے تحت پروگرام منعقد ہوا اس موقع پر جامعہ ہذا کی فارغات طالبات کو مرکزی درسگاہ دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی بستی کے استاذ و مفتی فضیلۃ الشیخ مولانا مفتی کمال احمد علیمی نظامی نے اپنی بابرکت زبان فیض ترجمان سے باپردہ فارغات کو بخاری شریف کی آخری سبق پڑھا کر ختم بخاری شریف کی مستحسن رسم ادا کرائی اس موقع پر انہوں نے فارغات بچیوں کو بہترین عمدہ اور نصیحت آموز تاکید کی
اور کہا کہ الحمد للہ مدارس دینیہ میں قرآن و سنت کی تعلیم کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ انہی مدارس میں کتبِ حدیث کی تدریس ایک عظیم خدمت ہے، جن میں سب سے اہم مقام صحیح بخاری شریف کو حاصل ہے۔ مفتی علیمی نے کہا کہ امام بخاریؒ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ حدیثِ نبوی ﷺ کی جمع و تدوین میں صرف کیا۔ آپ نے ہزاروں میل کا سفر کیا، لاکھوں روایات کو جانچا اور پھر نہایت سخت معیار پر وہ احادیث منتخب کیں جو "صحیح بخاری" میں شامل کیں۔ اسی لئے یہ کتاب "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کہلائی، یعنی قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح اور معتبر کتاب بخاری شریف ہے مفتی علیمی نے کہا کہ مدارس میں جب ایک سالہ درسِ حدیث مکمل ہوتا ہے تو اس کی تکمیل پر تقریب ختم بخاری شریف منعقد کی جاتی ہے۔ یہ تقریب دراصل اس بات کا اعلان ہوتی ہے کہ طلبہ یا طالبات دینِ اسلام کے سب سے عظیم سرمایہ ہیں یعنی احادیثِ نبوی ﷺ سے اپنا تعلق مضبوط کیا ہے
انہوں نے کہا کہ بخاری شریف کی یہ تقریب اس بات کا اظہار کر رہی ہے کہ ہمارے دینی مدارس جامعات محض کتابوں کے درس تک محدود نہیں بلکہ وہ علمِ نبوی کی خوشبو عام کرتے ہیں، طلبہ کے قلوب میں محبتِ رسول ﷺ کو راسخ کرتے ہیں اور معاشرے کو خیر و ہدایت کا پیغام پہنچاتے ہیں۔
مفتی علیمی نے کہا کہ ختم بخاری شریف دراصل ایک علمی، روحانی اور دینی اجتماع ہے، جس کی برکت سے ایمان تازہ ہوتا ہے، سنت کی عظمت واضح ہوتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں دین کی محبت بیدار ہوتی ہے۔ اس سے قبل تقریب کی شروعات طالبہ ناجیہ خاتون نے تلاوت کلام اللہ سے کیا بعدہ جامعہ کی بچیوں نے طالبہ بشری فاطمہ، صابرین فاطمہ، سکینہ خاتون، نکہت فاطمہ اور سعدیہ خاتون سمیت دیگر طالبات نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ نعت اور حضرت امام بخاری کی شان میں منقبت کے اشعار نذر کئے
تقریب کی نگرانی جامعہ ہذا کے ناظم اعلیٰ و پروگرام کے کنوینر مولانا قاری غلام جیلانی رضوی نے کی اس موقع پر جامعہ کی تمام معلمات اور طالبات نیز علاقہ کی دیگر خواتین اسلام موجود تھیں تقریب کا اختتام صلوۃ و سلام اور دعا سے ہوا

"خوشیاں صرف تمناؤں سے نہیں حاصل ہوتیں۔

چھوٹی چھوٹی باتوں سے اگر آپ ہنستے ہیں تو ساری دنیا آپ کے ساتھ ہنستی ہے اور اگر آپ روتے ہیں تو یہ کام آپ کو اکیلے کرنا پڑے گا۔ آج کے نفسا نفسی کے عالم میں خوش رہنا انتہائی کٹھن کام ہے لیکن اگر آپ چاہیں تو آپ اپنے ارد گرد کے ماحول سے معمولی معمولی باتوں سے خوشیوں کو سمیٹ کر اپنا دامن بھر سکتے ہیں۔
لیکن اس کے لئے اولین شرط یہ ہے کہ آپ دوسروں کے بارے میں ہمیشہ مثبت رویہ اپنائیں اور ان کی خوشیوں کو اپنی خوشی سمجھ کر لطف اندوز ہوں تب جا کر آپ کی زندگی بھی خوشیوں کا گہوارہ بن جائے گی۔
اگرچہ آج کے مصروف ترین اور مشینی دور میں خوش رہنا کافی مشکل ہے لیکن یقین کریں کہ اگر ہم سب چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو جمع کرنا شروع کر دیں تو ہماری زندگی کا پیالہ خوشیوں سے لبا لب بھر جائے گا۔ مثال کے طور پر ہم اسی پر قناعت کریں کہ جو اللہ نے ہمیں دیا ہے، اس کی مہربانیوں پر اس کا شکر ادا کریں تو ہم خوشیوں کی فراوانی حاصل کر سکتے ہیں۔ خوش رہنے کے لئے کوئی ارب پتی ہونا، کوٹھیوں یا کاروں کا مالک ہونا یا پھر کسی بڑے عہدے پر فائز ہونا ضروری نہیں، خوشیاں اور غم ہمارے اندر پروان چڑھتے رہتے ہیں، اگر ہم چاہیں تو معمولی سی بات پر خود کو مغموم و افسردہ کر کے الگ تھلگ ہو سکتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ہم کسی کھلتے ہوئے پھول کو خوشی منا سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے اندر یہ احساسات پیدا کریں کہ ہم دوسروں کو خوشی دینگے تو نیلی چھت والا مہربان جو ہم سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے وہ ہماری جھولیاں خوشیوں سے بھر دے گا۔ دنیا میں شاید ہی کسی کو خوش رہنا اچھا نہ لگتا ہو لیکن اس کے لئے بھی خدا نے چند ضابطے مقرر کر دیئے ہیں، چونکہ خوشی اللہ کی نعمت ہے اس لئے اسے حاصل کرنے کے لئے ہمیں بھی مقرر کردہ حدود و قیود کا خیال رکھنا پڑے گا۔ اگر ہم اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیں اور اپنی زندگی کو خود سے کم حیثیت والے لوگوں سے موازنہ کریں تو ہمیں سمجھ آئے گا کہ ہم شاید دنیا کے خوش نصیب شخص ہیں۔ خوش رہنے کے لئے مسکراہٹ نہایت ضروری ہے اور عمدہ اخلاق خوشیوں کی ضمانت ہوتے ہیں، خوش نہ رہنے کی بھی بے شمار وجوہات ہیں، ایسا آدمی جو دوسروں پر توقعات رکھتا ہے وہ خوش نہیں رہ سکتا کیونکہ جب آپ کسی سے توقعات رکھینگے اور وہ آپ کی توقعات پر پورا نہیں اترے گا تو آپ غمزدہ ہو جائینگے۔ اسی طرح جو آدمی دوسروں کے معاملات میں دلچسپی نہیں رکھتا وہ کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتے۔ اس طرح کا تنہا رہنے والا شخص ڈپریشن کا شکار ہو کر ذہنی مریض بن جاتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ دوسروں کی خوشی اور غمی میں بھرپور انداز سے ساجھے داری کی جائے تاکہ خدانخواستہ کل آپ کو کسی کی مدد کی ضرورت ہو تو وہ آپ کے کام آسکے۔ ویسے بھی دوسروں کی مشکلات اور خوشیوں میں شراکت سنتِ رسول ﷺ میں بھی آتا ہے۔ اسلئے ہمیں چاہیئے کہ ہم لوگوں کے اندر مثبت اور ہم خیال لوگوں کا ایک سرکل بنائیں جن سے اپنے دکھ سکھ بانٹے اور ان کے دکھ سکھ میں ان کا تعاون کریں۔
قارئین محترم! یہ ایک آزمودہ حقیقت ہے کہ خوشیاں صرف تمناؤں سے نہیں حاصل ہوتیں بلکہ خوشیاں بانٹنے سے خوشیاں ملا کرتی ہیں۔ اگر آپ یہ خواہش لیکر بیٹھ جائیں کہ اللہ ہمیں خوشیاں ہماری خواہشات کے مطابق عطا کرے گا تو یہ محض آپ کی خام خیالی ہوگی، اس کے برعکس اگر آپ کے پاس کوئی معمولی سی خوشی کا موقع ہو اور وہ موقع آپ اکیلے اکیلے اپنے لطف کے لئے چھپا چھپا کر نہ گذاریں بلکہ اس میں اپنے دوست واحباب اور رشتہ داروں کو بھی شامل کریں تو یقین کریں اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے زیادہ خوشیاں عطا کرے گا۔ مثال کے طور پر آپ کے گھر میں چکن پکا ہوا ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے پڑوس کے گھر کھانے کے لئے کوئی اچھی چیز نہیں ہے تو آپ سالن کا ایک ڈونگہ پڑوسی کو بھیج کر وہ روحانی مسرت حاصل کرینگے کہ یقین جانیئے جس کا تصور تک آپ نہیں کر سکتے، اس معمولی سے نسخے کو آپ اپنی روزمرہ کی زندگی میں ایک دفعہ لازمی استعمال میں لا کر دیکھیں۔ ایسے اشخاص جو چھوٹے چھوٹے معاملات کو سر پر سوار کر کے بیٹھ جاتے ہیں وہ کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتے، کیونکہ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں ان لوگوں کی زندگی میں زہر گھولتی رہتی ہیں اور بالآخر ایک لمحہ ایسا بھی آتا ہے کہ یہی سلو پائزن ان افراد کے لئے مہلک ثابت ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی نے از راہ تمسخر آپ کو لوگوں کے سامنے بے عزت کر دیا یا خدانخواستہ کسی نے آپ کو برا بھلا کہہ دیا تو آپ ایسی باتوں کی پرواہ نہ کریں کیونکہ لوگ تو انبیاء کرام جو معصوم ہوتے ہیں ان کو بھی معاف نہیں کرتے، پھر آپ اور میں کس باغ کی مولی ہیں کہ لوگ ہمیں اذیت نہیں پہنچائینگے۔ لہذا اس طرح کے واقعات کو سنی ان سنی کر دیں، ہو سکے تو ایسے لوگوں کی بہتری اور صحیح راستے پر لانے کی سعی کریں۔ ہر کام میں غلطیاں تلاش کرنے والا اور نکتہ چینی کرنے والا کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتا کیونکہ یہ منفی سوچ ہے، بجائے اس کے کہ لوگوں کے عیب دیکھے جائیں، اگر ان کی اچھائیاں پرکھی جائیں تو انسان زیادہ ہشاش بشاش رہے گا، کیونکہ یہ دنیا ہے جب ہم دوسروں کی غلطیاں اور عیب ڈھونڈینگے تو دوسرے لوگ بھی ہمارے عیب بیان کرینگے۔ اس طرح زندگی اتھل پتھل ہو کر رہ جائے گی جس شخص کے اندر لفظ "میں" ہو اور لچک نہ ہو تو وہ ساری عمر اندر ہی اندر جلتا اور سڑتا رہتا ہے اور خوشی کے قریب بھی وہ نہیں پھٹک پاتا کیونکہ دوسروں کے ساتھ مقابلے کے لئے یہ زندگی خدا نے نہیں دی بلکہ اس زندگی کو پیار اور محبتیں بانٹنے کے لئے اللہ نے ہمیں اس سے نوازا ہے، جب ہمارے اندر لچک نہیں ہوگی اور سب کچھ خود کو سمجھنا شروع کر دینگے تو خوشیاں کسی نئی راہ کی متلاشی ہو جائینگی۔ خلیل جبران کا قول ہے کہ "ہر حال میں خوش رہا جا سکتا ہے اور اگر تم نے ہر حال میں خوش رہنے کا فن سیکھ لیا ہے تو تم سمجھ لو کہ تم نے زندگی کا سب سے بڑا فن سیکھ لیا ہے" اس لئے ضروری ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہم دوسروں کے عیبوں کے بجائے ان کی اچھائیوں پر نظر رکھینگے تو ایک دن ہم خود بھی اچھے بن جائینگے۔ لہذا ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ کسی سے اپنی خوشی کو شئر کرے اور دوسروں کی خوشیوں کا خیال بھی رکھے، کیونکہ کہ سماج میں رہنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہنا اور مل جل کر رہنا بہت ضروری ہے، اس طرح ہر آدمی کی زندگی خوش و خرم سے گذر جائیگی اور پتہ بھی نہیں چلے گا۔

قیصر محمود عراقی
کریگ اسٹریٹ، کمرہٹی، کولکاتا۔۵۸
Mob: 6291697668

گرین لینڈ پر قبضہ کرنے کی امریکی کوششیں

تحریر: اللہ نواز خان

امریکی صدر نے کافی عرصہ سے گرین لینڈ پر نظریں جمائی ہوئی ہیں۔ گرین لینڈ خاصہ قیمتی جزیرہ ہے اور محل وقوع کے لحاظ سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ اصل اہمیت اس کی بے پناہ دولت ہے، جو کہ قیمتی معدنیات کی صورت میں اس جزیرے پر پائی جاتی ہے۔ امریکی صدر نے یہ بہانہ بنا کر کہ چین یہاں اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہا ہے، گرین لینڈ پر قبضہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ گرین لینڈ ڈنمارک کا ایک خود مختار جزیرہ ہے۔ یہاں پائی جانے والی قیمتی معدنیات امریکی صدر کی لالچ میں اضافہ کر رہی ہیں۔ یہ ایک برفانی جزیرہ ہے لیکن موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے یہاں برف پگھل رہی ہے۔ مشکل سے ہی سہی، یہاں سے دولت کا حصول ہو سکتا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے حال ہی میں مصنوعی ذہانت (AI) سے بنائی گئی ایک تصویر سوشل ٹرتھ پر اپنے اکاؤنٹ میں شیئر کی ہے، جس میں دکھایا گیا ہے کہ امریکی صدر گرین لینڈ پر امریکی پرچم لہرا رہا ہے اور گرین لینڈ کو امریکی حصہ بتایا گیا ہے۔ اس تصویر میں امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور چند دوسرے بھی موجود ہیں۔ سوشل ٹرتھ پر شیئر ہونے والی یہ تصویر وضاحت کرتی ہے کہ امریکہ نے گرین لینڈ پر کنٹرول کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔ عالمی طور پر ٹرمپ کے اس عمل پر سخت رد عمل بھی دیا جا رہا ہے۔ ڈنمارک کے ہزاروں شہری گرین لینڈ کے تحفظ کے لیے نکل پڑے ہیں۔ کوپن ہیگن میں امریکی سفارت خانے کے سامنے مظاہرہ بھی کیا گیا ہے۔ امریکی صدر کے گرین لینڈ کے متعلق بیانات کے بعد یورپی ممالک نے ڈنمارک کی خود مختاری کی حمایت کرتے ہوئے محدود فوجی تعیناتی کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق برطانیہ اور نیدر لینڈ نے ایک ایک، جبکہ فن لینڈ، ناروے اور سویڈن نے دو دو فوجی ارکان گرین لینڈ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح فرانس نے پندرہ اور جرمنی نے تیرہ فوجی تعنیات کیے ہیں۔ ڈنمارک کے علاوہ دیگر یورپی ممالک کے تقریبا 37 فوجی اہلکار تعینات کیے جا رہے ہیں۔ یورپی یونین سمیت کئی ممالک امریکہ کے اس عمل پر سخت تنقید کر رہے ہیں، کیونکہ ایسا عمل کسی اور ملک کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ دوسری طرف امریکی جنگی طیارے گرین لینڈ میں امریکی فوجی اڈے پر پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی اور کینیڈین دفاعی ادارے نوراڈ نے سوشل میڈیا پر بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ امریکی جنگی طیارے جلد ہی گرین لینڈ میں امریکی فوجی اڈے پر پہنچ جائیں گے۔ امریکی جنگی طیارے، ہو سکتا ہے کسی اور مقصد کے تحت بھیجے گئے ہوں لیکن امریکی صدر کے بیانات کے بعد خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ڈنمارک اگر اکیلا امریکہ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہے تو مشکل ہے کہ چند دن تک مقابلہ کر سکے۔ اتحادی نہیں چاہیں گے کہ امریکہ اپنی طاقت کا غلط استعمال کرے اس لیے اتحادیوں کی طرف سے امریکہ کے سامنے مزاحمت کی جائے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امریکہ اور ڈنمارک کا ذاتی مسئلہ کہہ کر کسی قسم کی کاروائی میں حصہ نہ لیا جائے۔ اب سوال یہ بھی اٹھتا ہے کہ کیا ڈنمارک پر حملہ ہو سکتا ہے یا کوئی اور طریقہ استعمال کیا جائے گا؟ یہ سوال اس لیے اٹھ رہا ہے کیونکہ امریکی صدر کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم گرین لینڈ کو قیمتا خریدیں گے۔ ڈنمارک کی عوام احتجاج کر رہی ہے کہ ہم برائے فروخت نہیں ہیں۔ گرین لینڈ کی عوام کو اچھی طرح علم ہے کہ ان کے پاس قیمتی خزانے موجود ہیں اور معمولی سی رقم کی عوض ان کو خریدنے کی بات کی جا رہی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امریکہ کو گرین لینڈ کی معدنیات میں حصہ دیا جائے، اس طرح کم قربانی دے کر بڑی مصیبت سے بچا جا سکتا ہے۔ امریکہ نے دوسرے ممالک کی خلاف بھی ایکشن لینے کا اعلان کر دیا ہے جو اس عمل کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ٹرمپ کے مطابق ان پر بھاری ٹیرف عائد کر دیا جائے گا۔ اگر جنگ شروع ہوتی ہے تو یہ امکان ہے کہ روس یا چین ڈنمارک کی مدد کے لیے موجود ہو۔ چین یا کسی دوسرے ملک کی شمولیت سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ نیٹو اپنی اہمیت کھو چکا ہے۔ جتنے بھی اتحادی ممالک ہیں، وہ لازمی طور پر امریکہ مخالف بلاک میں چلے جائیں گے۔ امریکی مخالف بلاک اگر مضبوط ہو جائے تو امریکہ بطور سپر پاور نہیں رہے گا۔ اس لیے امریکہ کی ہر ممکن کوشش ہوگی کہ ایسا حل نکالا جائے جو امریکہ کی پریشانیوں میں اضافہ نہ کرے۔ پریشانیاں تو ضرور ہوں گی کیونکہ ایک آزاد ملک پر یا اس کے کسی حصے پر قبضہ کرنا ناقابل برداشت ہے۔ بہرحال امریکی صدر کے بیانات واضح کر رہے ہیں کہ گرین لینڈ پر قبضے کا خیال آسانی سے نہیں ختم ہوگا۔ برطانیہ سمیت کئی ممالک کی طرف سے امریکی صدر کے خلاف بیانات دیے جا رہے ہیں اور یہ بیانات امریکہ کے لیے بھی وارننگ بھی ہوں گے کہ گرین لینڈ پر قبضہ آسانی سے نہیں ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امریکہ کے خلاف ایک علیحدہ مضبوط اتحاد وجود میں آجائے، جو امریکہ کو مشکلات میں پھنسا دے۔ اس کی مثال اس طرح دی جا سکتی ہے کہ کچھ دن قبل کینیڈا کے وزیراعظم مارک کارنی نے چین کا دورہ کیا اور نیو ورلڈ آرڈر کا ذکر بھی کیا۔ نیو ورلڈ آرڈر کی طرف سنجیدگی سے کوشش امریکہ کو بہت ہی کمزور کر دے گی۔ اگر جائزہ لیا جائے تو گرین لینڈ پر قبضہ آسان نہیں ہوگا، لیکن امریکی صدر کے ارادے بھی آسانی سے ختم نہیں ہو سکتے۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ گرین لینڈ کی معدنیات میں کچھ حصہ امریکہ کو بھی دے کر حل نکالا جا سکتا ہے۔ اس پر سنجدگی سے سوچنا چاہیے کہ امریکہ کب تک دوسرے ممالک پر اپنی من مانیاں کرتا رہے گا؟ عالمی طور پر امریکہ کے خلاف سخت اشتعال بھی پایا جاتا ہے، کیونکہ بے شمار ممالک اپنی پالیسیاں امریکی ہدایات کے مطابق بناتے ہیں اور وہ پالیسیاں عوام کی تکالیف میں اضافہ کرتی ہیں۔

دعوت نامہ

تعلیمی بیداری کانفرنس ورسم دستار تحقیق وافتاء

نہایت مسرّت و انبساط کے ساتھ خدمتِ عالیہ میں دست بستہ عرئضہ کہ امجدی علیمی اپنے "رسمِ دستارِ تحقیق و افتاء" کے پُرانوار اور بابرکت موقع پر مدرسہ بچہاری کے وسیع و عریض صحن میں بتاریخ 15 فروری 2026ء ایک عظیم الشان علمی اجلاس بنام "تعلیمی بیداری کانفرنس" منعقد کر رہے ہیں، جس میں بحیثیتِ خصوصی *حضور تاجُ الفقہاء، دامادِ فقیہِ ملت، مناظرِ اہلِ سنت، محقّقِ عصر، منبع علوم و فنون، خلیفہ و معتمدِ حضور تاجُ الشریعہ، محدثِ کبیر حضرت علامہ مفتی اختر حسین قادری علیمی دامت برکاتہم کی پُرانوار تشریف آوری متوقع ہے۔۔
اسی طرح سیمانچل کے ایک باصلاحیت، متعدد علوم و فنون پر گہری دسترس رکھنے والے نوجوان عالمِ دین حضرت علامہ مفتی شجاع الدین صاحب قبلہ بھی بحیثیتِ خصوصی تشریف لا رہے ہیں۔
عوامی و مؤثر اسلوبِ بیان میں خطاب کے لیے حضرت مولانا خورشید عالم رضوی صاحب کی آمد بھی متوقع ہے۔۔
مزید برآں، اس تعلیمی بیداری کانفرنس میں بحیثیتِ ناظم نازشِ فکر و فن، مفتی اہلِ سنّت حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر رستم القادری صاحب قبلہ تشریف لا رہے ہیں۔
یہ بھی باعثِ مسرّت ہے کہ اس کانفرنس کی سرپرستی ماہرِ علوم و فنون، فقیہِ آبادپور حضرت علامہ مفتی ظہور حسن رضوی صاحب دامت برکاتہم فرما رہے ہیں، جب کہ صدارتی فرائض جامعِ معقولات و منقولات حضرت علامہ مفتی لطیف الرحمن صاحب قبلہ انجام فرمائیں گے۔
علاوہ ازیں محفل کو چار چاند لگانے کے لیے شاعرِ ہندوستان، نغمۂ سوز و ساز بلالی جناب حضرت نادر جمالی بنارسی، اور شاعرِ چمنستانِ رضا، بلبلِ بریلی حضرت انصار رضا صاحب (بریلی شریف)* بھی تشریف لا رہے ہیں
علاقائی علمائے کرام کی بحیثیتِ مہمانانِ خصوصی شرکت بھی متوقع ہے۔
.... لھذا آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس نورانی اور علمی محفل میں شرکت فرما کر اپنے قیمتی وجود سے اسے مزیّن فرمائیں اور فقیر امجدی علیمی کی حوصلہ افزائی فرمائیں——
الداعی:
محمد اشفاق عالم امجدی علیمی
بچہاری آبادپور کٹیہار (بہار)

عشق حقیقی حیاتِ قلب عشق مجازی موتِ دل

از: محمد عادل، ارریاوی

محترم قارئین دلِ انسانی کی سب سے گہری اور طاقتور کیفیت عشق ہے یہی عشق اگر اپنی اصل پہچان لے لے تو انسان کو عرش تک پہنچا دیتا ہے اور اگر راہ سے بھٹک جائے تو اسے فرش پر بھی رسوا کر دیتا ہے تاریخِ انسانی گواہ ہے کہ عشق نے کبھی بندگی سکھائی ہے اور کبھی بندوں کا غلام بنا دیا ہے اسی لیے اہل علم نے عشق کو دو نام دیے عشق حقیقی اور عشق مجازی عشق حقیقی وہ نور ہے جو دل کو رب سے جوڑ کر زندگی کو مقصد سکون اور نجات عطا کرتا ہے جبکہ عشق مجازی وہ فتنہ ہے جو خواہشات کی زنجیروں میں جکڑ کر انسان کو وقتی لذت اور دائمی حسرت کے سوا کچھ نہیں دیتا ان دونوں کے اثرات نتائج اور انجام ایک دوسرے سے بالکل متضاد ہیں اب عشق مجازی اور عشق حقیقی کسے کہتے ہیں اس مضمون کو مکمل پڑھیں تاکہ آپ پہچان سکے کہ کون سا عشق حیات بخشتا ہے اور کون سا عشق ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔

عشق حقیقی جائز اور عبادت ہے جبکہ عشق مجازی نا جائز اور گناہ ہے

عشق حقیقی سے دین اور دنیا آباد جبکہ عشق مجازی سے دین و دنیا برباد ہوتی ہے

عشق حقیقی سے ایک نہ ایک دن وصل نصیب ہو گا جبکہ عشق مجازی میں ایک نہ ایک دن محبوب سے جدائی ہو گی

عشق حقیقی سے دل منور ہوتا ہے جبکہ عشق مجازی سے دل سیاہ ہوتا ہے

عشق حقیقی سے دل زندہ ہوتا ہے جبکہ عشق مجازی سے دل مردہ ہوتا ہے

عشق حقیقی سے عزت ملتی ہے جبکہ عشق مجازی سے ذلت ملتی ہے

عشق حقیقی کا جوش دائمی ہوتا ہے جبکہ عشق مجازی کا اُبال وقتی ہوتا ہے

عشق حقیقی والوں کا ٹھکانہ جنت ہے جبکہ عشق مجازی والوں کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے

عشق حقیقی کی راہ میں ہر پریشانی راحت ہے جبکہ عشق مجازی میں ہر پریشانی عذاب ہے

عشق حقیقی والوں کے چہروں پر بہار کی تازگی ہوتی ہے جبکہ عشق مجازی والوں کے چہروں پر خزاں کی بے رونقی ہوتی ہے

عشق مجازی والے موت اور زندگی میں ہوتے ہیں جبکہ عشق حقیقی والے جیتے جاگتے جنت کی زندگی گزارتے ہیں۔ حضرت شاہ حکیم اختر صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق مجازی قہر الٰہی ہے۔

یقین کریں موجودہ دور کے بعض رویّے دل کو رنج والم پہنچاتے ہیں یہ دیکھ کر ہمیں بے حد افسوس ہوتا ہے کہ معاشرے میں بہت سے لوگ عشقِ مجازی میں اس حد تک مبتلا نظر آتے ہیں کہ ان کی توجہ زندگی کی اصل قدروں سے ہٹ جاتی ہے یہ طریقہ صرف ناسمجھ نااہل یا کم تعلیمی تک محدود نہیں رہی بلکہ پڑھے لکھے اور بظاہر باشعور افراد بھی اس کا شکار دکھائی دیتے ہیں جب ایسے لوگوں کو خیر خواہی کے جذبے سے سمجھانے کی کوشش کی جائے تو وہ اکثر نصیحت کو قبول کرنے کے بجائے اُلٹا نصیحت کرنے والے ہی کو غلط ٹھہرا دیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جب انسان عشق مجازی میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اس کی سوچ دھندلا جاتی ہے عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ صحیح وغلط میں امتیاز کھو بیٹھتا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ والدین جیسے عظیم رشتوں کی بات بھی نظر انداز کرنے لگتا ہے جو کہ نہایت افسوسناک اور تشویشناک امر ہے ہمیں اللہ ربّ العزت سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ عشق مجازی میں وقتی کشش تو ہو سکتی ہے مگر اس میں نہ حقیقی سکون ہے اور نہ دائمی اطمینان شریعتِ اسلامیہ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ یہ ایک ایسا رواج ہے جو ہماری دینی اور اخلاقی اقدار سے ہم آہنگ نہیں اسلام نے محبت اور تعلق کے لیے جو پاکیزہ اور حلال راستہ متعین فرمایا ہے وہی انسان کے لیے باعثِ خیر اور ذریعۂ سکون ہے۔ عورت تک پہنچنے کیلئے صرف نکاح کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ہم خود کو پہچانیں اپنی اقدار کو سمجھیں اور جذبات کے بجائے عقل و شریعت کی روشنی میں فیصلے کریں اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی اور حقیقی کامیابی پوشیدہ ہے۔

اے اللہ ربّ العزت ہمارے دل کو عشق حقیقی کی پہچان عطا فرما اور عشق مجازی کے فتنوں سے محفوظ رکھ آمین یارب العالمین

تعلیم نسواں کانفرنس و جشن ختم بخاری اختتام پذیر

پریس ریلیز
لمبنی پردیش نیپال اردو ٹائمز

دارالعلوم اہل سنت تاج العلوم کسما نول پراسی میں مورخہ 27 جنوری 2026 بروز منگل جشن ختم بخاری اور تعلیم نسواں کا پروگرام منعقد ہوا جس کی صدارت ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ، محبوب العلما زینت درسگاہ حضرت علامہ مفتی نور عالم علیمی مصباحی امجدی ناظم تعلیمات و صدر المدرسین ادارہ ھذا نے کی اور پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضور شیر نیپال علامہ صوفی محمد صدیق خان فیضی نے سرپرستی فرمائی۔

ختم بخاری کے موقع پر غزالی دوراں حضرت علامہ مفتی محمد صادق مصباحی صاحب قبلہ نے تاج العلوم کی بچیوں کو بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھا کر اس محفل کو رونق بخشی۔

حضور مفتی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ اہم جو کتاب اہم ہے وہ بخاری شریف ہے، صاحب بخاری کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہر حدیث کو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر سنایا کرتے تھے اور جب تک اس کی تصحیح نہیں ہوتی تھی قلمبند نہیں فرماتے تھے۔

حضور مصباحی صاحب نے تعلیم نسواں کے حوالے سے پر زور اور ادبی گفتگو فرمائی اور کنیزان فاطمہ کو تعلیم کی اہمیت وافادیت سے آگاہ کیا۔

ادارہ پرنسپل ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ حضرت مفتی نور عالم علیمی مصباحی امجدی نے پریس ریلیز کے ذریعے بتایا کہ اس پروگرام میں علاقائی علما و عوام کے ساتھ خواتین اسلام کا جم غفیر رہا۔ ہند و نیپال کے طول و عرض سے تشریف لائے ہوئے ان معزز عالمات و فاضلات ماہرین فن کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اپنے بحر علم سے دور دراز سے آئے ہوئے اسی طرح علاقہ کی عالمات و طالبات اور دانشوران کو استفادہ کا موقع فراہم کیا اسی طرح ہم دیگر مہمانان کے بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی قیمتی وقت اس پروگرام کو دیا سامعین کرام اپنی ماں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اپنی مصروفیات اور حسین موقع کو بالائے طاق رکھ کر طویل مسافت طے کیا اور پروگرام میں حاضر ہو کر پروگرام کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون پیش کیا

اس حسین موقع پر دارالعلوم اہل سنت تاج العلوم کسما کے وسیع عریض صحن میں موقر عالمات و فاضلات کے مقدس ہاتھوں سے 15 طالبات کو جشن ردائے فضیلت اور 12 طالبات کو جشن ردائے قرات سے نوازا جائے گا اس پروگرام میں جامعہ علیمیہ کے لائق و فائق فرزند حضرت علامہ محمد حسن علیمی اور حضرت مولانا محرم علی نظامی صاحب قبلہ نے اپنی حاضری لگا کر پروگرام میں چار چاند لگا دیا تاج العلوم کسما نول پراسی ضلع میں بچیوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے منفرد مقام کا حامل ہے، ادارے کی صدارت اور نظامت جس طرح سے حضرت علامہ مفتی نور عالم علیمی مصباحی امجدی صاحب نے فرمائی ہے وہ یقینا قابل رشک ہے۔ آپ نے جامعہ علیمیہ جمدا شاہی سے عالمیت کے بعد ازہر ہند جامعہ اشرفیہ میں علمی تشنگی بجھائی اور پھر تحقیق وافتاء کے لیے فقیہ اعظم حضور فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سند افتا سے سرفراز ہوئے۔ آپ نے فراغت کے بعد جس شب و روز کی محنت اور انتھک کوششوں سے تاج العلوم کو سنوارا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ہر سال خواتین اسلام کی تربیت کی خاطر جماعت اہل سنت کی مبلغات کو قوم کے سامنے پیش کرتے رہے جن کے ذریعے سے پورے علاقے میں جماعت اہل سنت کی بھولی بھالی خواتین کو غیروں کے دام فریب سے بچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

حضرت مفتی نور عالم صاحب نے بتایا کہ اس پروگرام میں کہ ماہر علم و ادب حضرت علامہ مولانا محمد حسن علیمی صاحب مفکر قوم ملت حضرت علامہ مولانا محرم علی صاحب قبلہ نظامی پرنسپل مدرسہ پارہ ٹیکر ماہر زبان و قلم حضرت علامہ مولانا کلام الدین صاحب قبلہ سراجی پرنسپل جامعہ امام محمد رضا چمن ٹولہ مفکر ملت حضرت علامہ مولانا اظہار احمد تدریسی صاحب عالم نبیل حضرت علامہ علاؤالدین فیضی صاحب فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا سرفراز احمد صاحب قبلہ مداح رسول حضرت حافظ و قاری عبدالعزیز صاحب زینت درسگاہ استاد الاساتذہ حضرت علامہ مولانا سمیع اللہ قبلہعالم نوجوان حضرت علامہ مولانا عبدالرؤف صاحب قبلہ علیمی حضرت مولانا ثقلین رضا عزیز یاس حسین موقع پر ادارے کے فاضلات و عالمات زینت محفل بنی رہیں عالمہ عالمہ فاضلہ قاریہ طیبہ خاتون شمشی معلمہ مدرسہ ہذا عالمہ فاضلہ قاریہ ساجدہ خاتون امجدی معلمہ مدرسہ ہذا فاضلہ قاریہ غوثیہ نوری معلمہ مدرسہ ہذا عالمہ فاضلہ قاریہ گلشن فاطمہ فردوسی معلمہ مدرسہ ہذا عالمہ فاضلہ قاریہ مریم خاتون حبیبی معلمہ مدرسہ ہذا فاضلہ قاریہ محترمہ ساجدہ خاتون امجدی سابق معلمہ ہذا محترمہ عالمہ فاضلہ قاریہ مریم خاتون شمسی سابق معلمہ مدرسہ ہذا محترمہ مس ارچنا کماری ٹیچر مدرسہ ہذا محترمہ مس جمیلہ خاتون ٹیچر مدرسہ ہذا محترمہ مس مریم نسانوری ٹیچر مدرسہ ہذا محترمہ مس ثنا راعین ٹیچر مدرسہ ہذا محترمہ مس اجالا خاتون ٹیچر مدرسہ ہذا اور ان کے علاوہ دارالعلوم ہذا کے جملہ طالبات اور طول و عرض سے تشریف لائی ہوئیں دخترانِ اسلام نے شرکت کی۔

پھر اخیر میں استاذ الاساتذہ نباض قوم و ملت حضرت علامہ مولانا سمیع اللہ صاحب قبلہ سابق مدرس دارالعلوم اہل سنت فخر العلوم پرسونی مہراجگنج کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا

مغربی تعلیمی نظام کی جڑیں

محمد پالن پوری

نیپال اردو ٹائمز

انیسویں صدی کے اندھیرے میں جب یورپی استعمار نے مشرق کے دروازے توڑ ڈالے تو اس کی تلواروں سے زیادہ خطرناک اس کی کتابیں تھیں، توپ و تفنگ زمینیں چھین لیتے تھے مگر نصاب روح چھین لیتا تھا۔ برصغیر کی فضا میں جب لارڈ میکالے کی رپورٹ کی بازگشت سنائی دی تو حقیقت میں یہ ایک نئے دور کی دستک تھی۔ اس نے اعلان کیا کہ ہمیں ایسے انسان چاہئیں جو رنگ میں ہندوستانی ہوں مگر فکر و نظر میں انگریز ہوں، چنانچہ اسکول اور کالج کے دروازے کھلے، دینی تعلیم در بدر ہوئی اور نئی نسل کو ایسا نصاب دیا گیا جس میں قرآن کی آیات مٹ گئیں، حدیث کے چراغ بجھ گئے اور اسلام کی تاریخ کو تعصب کے پردے میں چھپا دیا گیا۔ یورپ اپنی کلیسائی تاریکیوں سے بیزار تھا۔ اس نے جب ترقی کی راہ نکالی تو مذہب کو کچل کر سیکولرازم کو معبود بنایا اور پھر یہی لادین فلسفہ استعمار کی لہر کے ساتھ مشرق میں آیا، یہاں کے بچوں کو پڑھایا گیا کہ دنیا کی اصل کہانی مادہ اور حادثہ ہے، انسان ایک ارتقائی جانور ہے، کائنات ایک خودکار دھماکے کا نتیجہ ہے اور معجزات محض قصے کہانیاں ہیں۔۔ یوں اللہ کو نصاب سے خارج کر دیا گیا اور ایمان کو صرف مسجد و مدرسے کی چہار دیواری تک محدود کر دیا گیا۔۔ یہی وہ نصاب تھا جس نے ذہنی غلامی کی فضا پیدا کی، نوجوان جب اسکول سے نکلتا تو وہ مغرب کو آسمان سمجھتا اور اپنے دین کو سوالیہ نشان، اس کے دل میں بار بار یہی وسوسہ گردش کرتا کہ اگر اسلام برحق ہے تو پھر مغرب ترقی یافتہ کیوں ہے اور ہم زوال کا شکار کیوں ہیں؟ حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ ان کی ترقی اسلام کے انکار سے نہیں بلکہ دنیاوی اسباب کے حصول سے تھی اور ہماری پسماندگی اسلام کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام سے دوری کی وجہ سے تھی۔۔۔۔۔۔۔

قرآن بار بار پکارتا رہا افلا ینظرون، افلا یتفکرون لیکن نصاب نے سوچ اور نظر کو خالق سے کاٹ کر مادہ اور حادثہ کے ساتھ باندھ دیا نتیجہ یہ نکلا کہ نئی نسل کا ذہن سائنس کے نام پر الحاد کا غلام اور دل ایمان سے خالی ہو گیا، اب اسے ہر چیز مغرب کی آنکھ سے دیکھنی تھی، یہاں تک کہ اپنے نبی کے معجزے بھی اسے بچگانہ لگنے لگے اور وحی کے الفاظ اسے ایک قدیم وہم دکھائی دینے لگے۔

یہی ہے مغربی تعلیمی نظام کا اصل چہرہ، ایک ایسا بیج جسے استعمار نے بویا، سیکولرازم نے سینچا اور لادین سائنس نے اسے تناور درخت بنا دیا۔۔ یہ وہ بیج ہے جس کی جڑوں میں ہمارے ایمان کی نمی ہے اور جس کی شاخیں ہمارے گھروں کی چھتوں پر سایہ فگن ہیں۔ اور یہی پہلا قدم ہے اس داستان کو سمجھنے کے لیے۔۔ اگلی قسط میں ہم اس پردے کو اٹھائیں گے کہ سائنس اور مذہب کو آمنے سامنے لا کر ایک مصنوعی تضاد کیسے پیدا کیا گیا اور کیوں یہ تضاد حقیقت میں محض ایک مغربی فریب ہے۔

ڈاکٹر انظر عقیل کا نام بھی نئی نسل کے معتبر قلم کاروں میں شامل ہے

ڈاکٹر انظر عقیل کا نام بھی نئی نسل کے معتبر قلم کاروں میں شامل ہے۔ ان کا پورا نام انظر عقیل جبکہ قلمی نام انظر ہاشمی ہے، والد کا نام سید محمد ہاشم القادری اور والدہ کا نام سیدہ مہر النساء ہے۔ ان کی پیدائش ہندوستان کی انتہائی زرخیز ریاست بہار میں ضلع سیتا مڑھی کے ایک دور افتادہ گاؤں موہنی مہوا گاچھی میں یکم فروری 1994ء کو ہوئی۔

ان کے والد خانقاہِ عالیہ مداریہ ہاشمیہ کے سجادہ نشین اور پیر ہیں۔

ڈاکٹر انظر عقیل کی ابتدائی تعلیم و تربیت خالص مذہبی ماحول میں گھر پر والد صاحب کی نگرانی میں ہوئی۔ اس کے بعد یوپی کے مختلف مدارس سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے یوپی مدرسہ بورڈ، لکھنؤ سے دسویں (مولوی) اور بارہویں (عالم) کی تعلیم مکمل کی۔ پھر جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی سے اسلامک اسٹڈیز میں گریجویشن (2017) اور پوسٹ گریجویشن (2019) کیا۔ سن 2022 میں جامعہ ملیہ اسلامیہ ہی سے اُردو زبان و ادب میں ایم اے کیا۔ 31 دسمبر 2019 اور 20 نومبر 2021 کو اسلامک اسٹڈیز میں یو جی سی نیٹ (UGC NET) کا امتحان پاس کیا۔ پچھلے سال انہوں نے انڈونیشیا کی ایک سینٹرل یونیورسٹی Universitas Islam Negeri, Salatiga, Indonesia سے اسلامک اسٹڈیز میں پی ایچ ڈی کی اعلیٰ تعلیم مکمل کی۔ یہ کئی نیشنل اور انٹرنیشنل سیمینار میں شرکت کر چکے ہیں۔ انہوں نے اُردو، ہندی، عربی، فارسی، انگریزی اور انڈونیشین جیسی کئی زبانیں سیکھیں۔ جامعہ ملّیہ اسلامیہ ہی سے فارسی زبان میں ڈپلوما اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان سے عربی زبان میں ڈپلوما کیا ہے۔

اسکول کے ابتدائی درجے سے ہی پڑھنے لکھنے میں دلچسپی ہے۔

مختلف ماہانہ رسائل اور جرائد میں مضامین لکھتے رہے ہیں۔

مقالہ نگاری میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔ سن 2021 میں حکومت ہند کی طرف سے جاری ایک اسکیم بنام نوجوان قلم کاروں کے لیے وزیرِ اعظم کی مینٹورشپ اسکیم کے لیے منتخب کیے گئے ہیں۔ یہ متعدد مقالے تحریر کر چکے ہیں۔ ان کی پہلی کتاب "بابا مجنوں شاہ ملنگ مداری۔ برصغیر کی جنگ آزادی کا ایک گمنام قائد" پی ایم یوا سیریز کے تحت نیشنل بک ٹرسٹ آف انڈیا سے 2022 میں شائع ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر انظر ہاشمی کی دوسری کتاب انڈونیشیائی زبان میں ہے، جس کا انگریزی ترجمہ "Research Methodology of Islamic Studies" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ یہ علمی کاوش اسلامک یونیورسٹی آف سالاتیغا کے ریسرچ اسکالرز کے باہمی اور اجتماعی تعاون سے پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

اس کے علاوہ ان کے درجنوں تحقیقی مقالے قومی و بین الاقوامی سطح کے معتبر جرائد میں شائع ہو چکے ہیں، جب کہ گوگل اسکالر پر بھی ان کے متعدد اور درجنوں ریسرچ پیپرز دستیاب ہیں، جو ان کی تحقیقی وسعت اور علمی گہرائی کا واضح ثبوت ہیں۔

ڈاکٹر انظر ہاشمی کی سب سے نمایاں اور قابلِ فخر علمی و تعلیمی خدمت یہ ہے کہ انہوں نے ملکِ فلپائن کے "مدرسہ ایجوکیشن سسٹم" کے لیے باقاعدہ نصاب تیار کر کے وہاں کی Ministry of Education کے حوالے کیا، جسے اب ملک بھر کے تمام مدارس میں نافذ کیا جا چکا ہے۔ مزید برآں، وہ وقتاً فوقتاً فلپائن کا دورہ کرتے رہتے ہیں جہاں مدرسہ نصاب کے مؤثر نفاذ کے لیے Supervisor of Education اور Supervisor of Curriculum کو تربیتی ورکشاپس اور عملی ٹریننگ فراہم کرتے ہیں۔

انہوں نے بہت کم عرصہ میں ادبی حلقوں میں اپنی ایک منفرد پہچان بنائی ہے۔ ان کی متعدد تحریریں ہندوستان کے معیاری اختبار و جرائد میں شائع ہو کر داد حسین حاصل کر چکی ہیں۔ ان کا اسلوب بیان سادہ اور دل نشیں ہے۔ انہوں نے اپنی ذہنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے فٹنس پر بھی پوری توجہ دی، کنگفو چائنیز مارشل آرٹس میں بلیک بیلٹ ہونے کے ساتھ ہی انہوں نے انڈین آرمی کی وینگ این سی سی (NCC) سے بھی سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

سنہ 2024 میں 11 فروری کو اپنی تحقیقی و تاریخی کتاب "بابا مجنوں شاہ ملنگ مداری: برصغیر کی جنگ آزادیٔ ہند کا ایک گم نام قائد" کی تصنیف کے اعتراف میں، ڈاکٹر صاحب کو صدرِ جمہوریۂ ہند محترمہ دروپدی مرمو کی خصوصی دعوت پر "راشٹرپتی بھون" میں مدعو کیا گیا۔

اسی طرح سنہ 2025 میں 15 اگست کو جشنِ آزادیٔ ہند کے پُروقار موقع پر، انہیں وزیر اعظمِ ہند جناب نریندر مودی کی جانب سے لال قلعہ، دہلی میں خصوصی مہمان کے طور پر مدعو کیے جانے کا اعزاز حاصل ہوا۔

محمد اشرف یاسین ریسرچ اسکالر (دہلی یونیورسٹی)
27/ جنوری 2025
07 شعبان المعظم، 1447 ہجری

غزل

ہندو، مسلم سے نہ عیسائی سے ڈر لگتا ہے
اپنے بھائی سے ہی اب بھائی کو ڈر لگتا ہے

معتبر ذات میں ڈالے جو شکوک و شبہات
ایسی دانائی سے، دارائی سے ڈر لگتا ہے

غربا کو ہی نہیں، دور یہ ایسا ہے جناب
کہ امیروں کو بھی منہگائی سے ڈر لگتا ہے

عمر گزری ہے مری عالم تنہائی میں
اب تو خود اپنی ہی پرچھائی سے ڈر لگتا ہے

جس نے جانا ہی نہیں رمز عروج الفت
بس اسے عشق میں رسوائی سے ڈر لگتا ہے

ہر طلبگار کو مطلوب نہیں ملتا ہے
دل میں اب انجمن آرائی سے ڈر لگتا ہے

زہر گھل جاتا ہے رگ رگ میں کرم سے جس کے
"اس مسیحا کی مسیحائی سے ڈر لگتا ہے"

آئینہ ان کو دکھاتی ہے یہ حق کا راحت
اس لیے جھوٹوں کو سچائی سے ڈر لگتا ہے

ڈاکٹر محمد ساجد احمد کو سالانہ اجلاسِ جامعہ نظام الدین اولیاء میں قائدِ اہلِ سنت ''ایوارڈ سے نوازا جائے گا

نئی دہلی (خصوصی نمائندہ)
نیپال اردو ٹائمز

اہلِ سنت وجماعت کے علمی، فکری اور دعوتی افق پر ایک بار پھر وقار، استقامت اور فکری قیادت کا درخشاں منظر اس وقت ابھرنے جا رہا ہے جب معروف عالمِ دین، محقق، ماہرِ تعلیم اور صاحبِ قلم شخصیت ڈاکٹر محمد ساجد احمد علامہ ارشد القادری کے عالمی ادارہ جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء کے سالانہ اجلاس میں شرکت کے لیے نئی دہلی کی جانب روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ اجلاس اپنے وقار، علمی وزن اور عالمی نمائندگی کے سبب پہلے ہی ملک و بیرونِ ملک اہلِ سنت کے حلقوں میں غیر معمولی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے، اور اب ڈاکٹر محمد ساجد احمد کی شرکت اور انہیں دیے جانے والے تاریخی اعزاز نے اس اجتماع کی اہمیت کو دوچند کر دیا ہے۔

ذرائع کے مطابق اس عظیم الشان سالانہ اجلاس کے دوران ڈاکٹر محمد ساجد احمد کو اہلِ سنت وجماعت کی نمائندہ اور مقتدر شخصیات کے دستِ اقدس سے ان کی علمی، تعلیمی، فقہی اور دعوتی خدمات کے اعتراف میں ''قائدِ اہلِ سنت'' ایوارڈ سے سرفراز کیا جائے گا۔ یہ اعزاز محض ایک رسمی تمغہ نہیں بلکہ اس طویل جدوجہد کا اعتراف ہے جو ڈاکٹر محمد ساجد احمد نے دینِ اسلام کی صحیح تعبیر، فقہِ اہلِ سنت کے تحفظ اور نئی نسل کی فکری رہنمائی کے لیے انجام دی ہے۔

اس پروقار اعزاز کی تقریب میں جماعتِ اہلِ سنت کی متعدد معتبر شخصیات بنفسِ نفیس شرکت فرمائیں گی، جن میں مرکزِ اہلِ سنت بریلی شریف کے نمائندہ، ممتاز عالمِ دین علامہ توصیف رضا خان، معروف دعوتی رہنما حافظ شاکر علی نوری (سنی دعوت اسلامی، علامہ راشد القادری کے شہزادے فیض ربانی اور عالمی شہرت یافتہ اسکالر علامہ محمود غازی ازہری شامل ہیں۔ ان اکابر علما کے ہاتھوں ڈاکٹر محمد ساجد احمد کو ''قائدِ اہلِ سنت'' کے خطاب سے نوازا جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کی شخصیت مختلف علمی حلقوں، اداروں اور تنظیموں میں علمی وقار اور اعتماد کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ ڈاکٹر محمد ساجد احمد کی شخصیت کا اگر ہمہ جہتی جائزہ لیا جائے تو وہ محض ایک عالم یا مفتی نہیں بلکہ ایک مکمل فکری مدرسہ نظر آتے ہیں۔ وہ ایسے دور میں جب دین کے نام پر افراط و تفریط عام ہو چکی ہے، اعتدال، تحقیق اور دلیل کی مضبوط بنیادوں پر اہلِ سنت کے موقف کو پیش کرنے والی توانا آواز ہیں۔ ان کی فقہی تحریریں ہوں یا علمی خطابات، ہر جگہ سنجیدگی، توازن اور مقصدیت جھلکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مخاطبین میں صرف مدارس کے طلبہ نہیں بلکہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ بھی شامل ہے۔

جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء کے اس سالانہ اجلاس کو عالمی سطح پر اس لیے بھی اہمیت حاصل ہے کہ یہ ادارہ علامہ ارشد القادری جیسے جید عالم اور مفکر کی نسبت رکھتا ہے، جنہوں نے برصغیر میں اہلِ سنت کے علمی تشخص کو نئی زندگی بخشی۔ اسی ادارے کے پلیٹ فارم سے ڈاکٹر محمد ساجد احمد کو ''قائدِ اہلِ سنت'' کا خطاب دیا جانا دراصل اس فکری تسلسل کی

علامت ہے جو اکابر اہلِ سنت سے لے کر موجودہ دور کے ذمہ دار علما تک منتقل ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر محمد ساجد احمد کی علمی خدمات کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ تعلیم کے میدان میں انہوں نے نصاب، تربیتِ اساتذہ اور جدید تعلیمی فکر پر گراں قدر کام کیا، جبکہ فقہ کے میدان میں ان کے فتاویٰ عصری مسائل پر واضح اور جرات مندانہ موقف کے باعث نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی تحریریں محض فقہی جوابات نہیں بلکہ شریعت کی روح اور معاشرتی تقاضوں کا حسین امتزاج پیش کرتی ہیں۔ یہی خصوصیت انہیں ایک عام مفتی سے ممتاز اور ایک فکری قائد کے درجے پر فائز کرتی ہے۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ڈاکٹر محمد ساجد احمد اس سے قبل بھی قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعدد اعزازات سے نوازے جا چکے ہیں۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں انہیں **بھارت نیشنل ایوارڈ (ممبئی)**، **دا بیسٹ رائٹر ایوارڈ (کٹھمنڈو، نیپال)**، **نیپال آتھر ایوارڈ 2025**، **دا بیسٹ انگلش گرامیرین ایوارڈ 2025 (دہلی)**، **ورلڈ ریکارڈ بک لندن 2025** اور **دا بیسٹ پرنسپل ایوارڈ 2025** جیسے باوقار اعزازات سے سرفراز کیا جا چکا ہے۔ یہ تمام ایوارڈز اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں کہ ڈاکٹر محمد ساجد احمد کی علمی و فکری خدمات سرحدوں کی پابند نہیں بلکہ عالمی سطح پر تسلیم کی جا رہی ہیں۔ ''قائدِ اہلِ سنت'' ایوارڈ کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ اعزاز کسی ایک شعبے کی بنیاد پر نہیں بلکہ مجموعی خدمات، فکری بصیرت اور قیادت کی صلاحیت کو دیکھتے ہوئے دیا جا رہا ہے۔ اجلاس کے منتظمین کے مطابق ڈاکٹر محمد ساجد احمد کی زندگی نوجوان علما اور طلبہ کے لیے ایک عملی نمونہ ہے کہ کس طرح روایت سے جڑے رہتے ہوئے جدید دنیا کے سوالات کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ اس سالانہ اجلاس میں جہاں ایک طرف علمی خطابات، فکری نشستیں اور اہم دینی امور پر گفتگو ہوگی، وہیں دوسری جانب حفاظِ کرام، داعیانِ اسلام اور مفتیانِ عظام کی دستار بندی بھی انجام پائے گی، جو اس اجتماع کو ایک تاریخی دینی میلہ بنا دے گی۔ اس ماحول میں ڈاکٹر محمد ساجد احمد کو دیا جانے والا اعزاز ایک علامت ہوگا کہ اہلِ سنت وجماعت اپنی علمی قیادت کو پہچانتی بھی ہے اور اس کا اعتراف بھی کرتی ہے۔ دینی و صحافتی حلقوں کا ماننا ہے کہ ڈاکٹر محمد ساجد احمد کو ''قائدِ اہلِ سنت'' کے خطاب سے نوازا جانا نہ صرف ان کی ذاتی خدمات کا اعتراف ہے بلکہ ایک مضبوط پیغام بھی ہے کہ علم، استقامت اور اعتدال آج بھی قیادت کی اصل بنیاد ہیں۔ بلاشبہ جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء کا یہ سالانہ اجلاس اہلِ سنت کی تاریخ میں ایک روشن اور یادگار باب کے طور پر محفوظ ہو جائے گا، اور ڈاکٹر محمد ساجد احمد کا نام اس باب میں ایک توانا، جرأت مند اور بصیرت افروز قائد کے طور پر درج کیا جائے گا۔

علم و جہل کی کشمکش: ایک تمثیلی حکایت اور اس کے فکری مضمرات

رشحات قلم مفتی انیس الرحمٰن حنفی رضوی بہرائچ شریف استاذ و ناظم تعلیمات جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول سوار ضلع رامپور یوپی

انسانی معاشروں کی فکری تاریخ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ زوال کا آغاز ہمیشہ اس لمحے سے ہوتا ہے جب علم اور جہل کے درمیان امتیاز باقی نہیں رہتا۔ جب رائے دینے، فیصلہ کرنے اور انصاف کے منصب پر فائز ہونے کے لیے اہلیت کی شرط ختم کر دی جائے اور محض آواز کی بلندی، ضد یا وقتی اختیار کو معیار بنا لیا جائے تو پھر سچائی خود ایک جرم بن جاتی ہے۔ ایسے ماحول میں مسئلہ یہ نہیں رہتا کہ حق کیا ہے، بلکہ یہ بن جاتا ہے کہ حق کہنے والا کون ہے اور اس کے مقابل کھڑا شخص کس درجے کا شعور رکھتا ہے۔
تاریخ نے بارہا یہ منظر دیکھا ہے کہ جب علم کو جہل کے برابر لا کھڑا کیا گیا تو نتیجہ علم کی شکست اور جہل کی فتح کی صورت میں نکلا، چاہے حق اپنی جگہ پوری طرح واضح ہی کیوں نہ ہو۔
اسی فکری پس منظر میں ایک سادہ سی تمثیلی حکایت ہمارے سامنے آتی ہے جو بظاہر ایک چٹکلا معلوم ہوتی ہے، مگر درحقیقت یہ ایک گہرا فکری مقدمہ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

جنگل میں گھوڑے اور گدھے کے درمیان آسمان کے رنگ پر بحث شروع ہوتی ہے۔ گھوڑا ایک بدیہی حقیقت بیان کرتا ہے کہ آسمان نیلا ہے، مگر گدھا اس حقیقت کو ماننے کے بجائے ضد پر اتر آتا ہے اور کہتا ہے کہ آسمان کالا ہے۔ بات طول پکڑتی ہے، بحث تکرار میں بدل جاتی ہے، دلائل بے معنی ہو جاتے غلط استعال کرے اس لیے اتحادیوں کی طرف سے امریکہ کے سامنے مزاحمت کی جائے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امریکہ اور ڈنمارک کا ذاتی مسئلہ کہہ کر کسی قسم کی کاروائی میں حصہ نہ لیا جائے۔ اب سوال یہ بھی اٹھتا ہے کہ کیا ڈنمارک پر حملہ ہو سکتا ہے یا کوئی اور طریقہ استعمال کیا جائے گا؟

یہ سوال اس لیے اٹھ رہا ہے کیونکہ امریکی صدر کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم گرین لینڈ کو قیمتا خریدیں گے۔ ڈنمارک کی عوام احتجاج کر رہی ہے کہ ہم برائے فروخت نہیں ہیں۔ گرین لینڈ کی عوام کو اچھی طرح علم ہے کہ ان کے پاس قیمتی خزانے موجود ہیں اور معمولی سی رقم کی عوض ان کو خریدنے کی بات کی جا رہی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امریکہ کو گرین لینڈ کی معدنیات میں حصہ دیا جائے، اس طرح کم قربانی دے کر بڑی مصیبت سے بچا جا سکتا ہے۔ امریکہ نے دوسرے ممالک کی خلاف بھی ایکشن لینے کا اعلان کر دیا ہے جو اس عمل کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ٹرمپ کے مطابق ان پر بھاری ٹیرف عائد کر دیا جائے گا۔ اگر جنگ شروع ہوتی ہے تو یہ امکان ہے کہ روس یا چین ڈنمارک کی مدد کے لیے موجود ہو۔ چین یا کسی دوسرے ملک کی شمولیت سے یہ ثابت ہو جائے گا

کہ نیٹو اپنی اہمیت کھو چکا ہے۔ جتنے بھی اتحادی ممالک ہیں، وہ لازمی طور پر امریکہ مخالف بلاک میں چلے جائیں گے۔ امریکی مخالف بلاک اگر مضبوط ہو جائے تو امریکہ بطور سپر پاور نہیں رہے گا۔ اس لیے امریکہ کی ہر ممکن کوشش ہوگی کہ ایسا حل نکالا ہیں اور بالآخر دونوں اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس جھگڑے کا فیصلہ بادشاہِ جنگل کے سامنے ہونا چاہیے۔ چنانچہ وہ شیر کے دربار میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کرتے ہیں۔ شیر پوری بات سنتا ہے، نہ گھوڑے کی دلیل سے انکار کرتا ہے اور نہ گدھے کی بات کو درست تسلیم کرتا ہے، مگر فیصلہ یہ سناتا ہے کہ گھوڑے کو جیل میں ڈال دیا جائے۔ گھوڑا اس فیصلے پر شدید حیرت اور اضطراب کا شکار ہو کر احتجاج کرتا ہے کہ جب حقیقت اس کے ساتھ ہے تو سزا کا مستحق وہ کیوں ٹھہرا۔ اس پر شیر مسکراتے ہوئے وہ جملہ کہتا ہے جو اس پوری حکایت کا خلاصہ بھی ہے اور اس کی روح بھی، کہ سزا اس بات پر نہیں دی جا رہی کہ تم غلط ہو، بلکہ اس بات پر دی جا رہی ہے کہ تم نے ایک گدھے سے بحث کیوں کی۔
یہاں اصل مسئلہ آسمان کے رنگ کا نہیں بلکہ اہلیتِ فہم اور سطحِ شعور کا ہے۔ یہ حکایت ہمیں یہ باور کراتی ہے کہ ہر شخص دلیل کا مخاطب نہیں ہوتا اور ہر اختلاف علمی اختلاف نہیں ہوتا۔ بعض اوقات بحث دراصل بحث نہیں بلکہ علم کی توہین بن جاتی ہے، کیونکہ جب ایک ایسا شخص جو بدیہی حقائق کو تسلیم کرنے کی صلاحیت ہی نہ رکھتا ہو،

اسے دلیل کا ہم پلہ بنا دیا جائے تو سچ بولنے والا خود اپنے علم کو مجروح کر رہا ہوتا ہے۔ شیر کا فیصلہ بظاہر ظالمانہ محسوس ہوتا ہے، مگر اس کے اندر ایک تلخ حکمت پوشیدہ ہے کہ علم کا وقار اس بات میں بھی ہے کہ وہ یہ پہچان رکھتا ہو کہ کہاں بولنا ہے اور کہاں خاموشی اختیار کرنی ہے۔ اس پوری حکایت اور اس کے اطلاق سے جو بنیادی نصیحت سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ ہر اعتراض کا جواب دینا ضروری نہیں، ہر اختلاف کا سامنا کرنا دانشمندی نہیں اور ہر شخص کے ساتھ مکالمہ کرنا علم کی خدمت نہیں ہوتا۔ بعض اوقات خاموشی علم کا دفاع ہوتی ہے اور بعض اوقات گفتگو خود علم پر ظلم بن جاتی ہے۔ اہلِ مدارس اور ذمہ داران کے لیے یہ ایک سنجیدہ لمحۂ فکریہ ہے کہ اگر وہ خود علم اور جہل کے درمیان حد قائم نہیں کریں گے تو پھر نظام کے اندر موجود ہر شیر گھوڑے ہی کو سزا دیتا رہے گا، کیونکہ اس کے سامنے کھڑا گدھا کبھی اپنی جہالت کا اعتراف نہیں کرے گا۔ آخرکار یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ حکایت ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ حق اپنی جگہ ہمیشہ روشن رہتا ہے، مگر اس کی حفاظت دلیل سے زیادہ حکمت کی محتاج ہوتی ہے۔ آسمان آج بھی نیلا ہے، مگر اصل سوال یہ نہیں کہ آسمان کا رنگ کیا ہے، بلکہ یہ ہے کہ اسے دیکھنے والی آنکھ کس درجے کی بصیرت رکھتی ہے۔ اگر یہ فرق نظر انداز کر دیا جائے تو علم ہمیشہ گھوڑا بن کر جیل جاتا رہے گا اور جہل مسکراتے ہوئے خود کو فاتح سمجھتا رہے گا، اور یہی کسی بھی علمی معاشرے کا سب سے بڑا المیہ ہے۔

مرکزی درسگاہ جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول میں عظیم الشان ختمِ بخاری شریف کا انعقاد

نیپال اردو ٹائمز
رامپور (یوپی):
علمِ دین کی اشاعت اور تعلیمِ نسواں کے فروغ کے میدان میں مصروفِ عمل مرکزی درسگاہ جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول، سوار ضلع رامپور (اتر پردیش) میں بروز ہفتہ 31 جنوری، صبح 10 بجے ایک نہایت ہی بابرکت اور علمی پروگرام ختمِ بخاری شریف منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس روح پرور و ایمان افروز تقریب میں علومِ حدیث کے عظیم المرتبت عالمِ دین، پیرِ طریقت، سلطانُ المناظرین، معمارِ ملت، محبوبُ المشائخ، استاذُ العلماء، حافظِ احادیثِ کثیرہ اور مناظرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مفتی صغیر احمد رضوی (بانی و ناظمِ اعلیٰ الجامعۃ القادریہ، رچھا اسٹیشن، بریلی شریف) خصوصی طور پر تشریف لا رہے ہیں اور ختمِ بخاری شریف کی سعادت حاصل فرمائیں گے۔
یہ پروگرام درحقیقت اس دینی و تعلیمی سفر کی ایک اہم منزل ہے جو جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول نے نہایت قلیل مدت میں طے کیا ہے۔ یہ ادارہ اپنی بنیاد سے ہی تعلیمِ نسواں کو دینی خطوط پر استوار کرنے، طالبات میں شعورِ دینی بیدار کرنے اور انہیں قرآن و حدیث کے نور سے منور کرنے کے عظیم مقصد کے تحت سرگرمِ عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس جامعہ نے مختصر عرصے میں متعدد طالبات کو زیورِ علم سے آراستہ کر کے فارغ التحصیل کیا ہے، جو آج دین و سنیت کے پیغام کو آگے بڑھانے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔
اس جامعہ کے بانی و ناظمِ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد غفران رضا قادری صاحب قبلہ ہیں، جو نہ صرف دینی بصیرت اور تعلیمی بصارت کے حامل ہیں بلکہ ادارے کے عروج و ترقی کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی مخلصانہ کوششوں، حسنِ نظم اور تعلیمی ویژن کا نتیجہ ہے کہ جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول آج علاقے میں تعلیمِ نسواں کا ایک معتبر اور باوقار مرکز بنتا جا رہا ہے۔
ختمِ بخاری شریف جیسا عظیم الشان پروگرام دراصل اس بات کی علامت ہے کہ یہ ادارہ محض رسمی تعلیم تک محدود نہیں، بلکہ اعلیٰ دینی اقدار، علمی روایت اور مسلکِ اہلِ سنت کی مضبوط بنیادوں پر طالبات کی فکری و روحانی تربیت کا اہتمام بھی کر رہا ہے۔ اس موقع پر علما، اساتذہ، سرپرستوں اور اہلِ علم کی ایک بڑی تعداد کی شرکت متوقع ہے، جو اس پروگرام کو مزید یادگار بنا دے گی۔
اہلِ علاقہ اور بالخصوص دینی ذوق رکھنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اس بابرکت تقریب میں شرکت فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں اور جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول کی دینی و تعلیمی کاوشوں کی حوصلہ افزائی کریں: پیش کش مفتی انیس الرحمٰن حنفی رضوی استاذ و ناظم تعلیمات جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول سوار ضلع رامپور یوپی

الجامعۃ البرکاتیہ للبنات کرشنا نگر میں برکاتی کانفرنس 8 فروری 2026ء اتوار کو

نیپال اردو ٹائمز
لمبنی پردیش
کپلوستو تولہواں نیپال

8 فروری 2026ء اتوار کو ملک نیپال کی عظیم دینی دانش گاہ الجامعۃ الابرکاتیہ للبنات میں برکاتی کانفرنس بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے، جس کی سرپرستی شیخ طریقت حضور الشاہ سید شاہد حسین زیدی برکاتی صاحب قبلہ مارہرہ شریف، صدارت معمار ملت حضرت علامہ سید احتشام الدین برکاتی صاحب قبلہ جبکہ قیادت بانی جامعہ قائد ملت حضرت علامہ الحاج مشتاق احمد برکاتی صاحب قبلہ فرمائیں گے۔ مذکورہ کانفرنس میں ہند و نیپال کے نامور علماء و خطباء اور شعرا شرکت کر رہے ہیں، خصوصا غزالی دوراں مفتی محمد حفیظ اللہ خان نعیمی صاحب قبلہ اور مفتی شمشاد احمد مصباحی صاحب قبلہ جامعہ امجدیہ گھوسی تشریف لا رہے ہیں، مذکورہ دونوں شخصیتوں کا خطاب نایاب ہوگا جبکہ نعت خوانی کے لیے محترم شہنواز عالم گونڈوی اور محترم اشتیاق احمد نیپالی کی آمد یقینی ہے، ان کے علاوہ کثیر تعداد میں علمائے کرام و مفتیان عظام کی آمد متوقع ہے، واضح ہو کہ اسی موقع پر دن میں (10 تا 2 بجے) ردائے فضیلت کا جلسہ بھی منعقد ہوگا

جس میں خصوصی خطاب عالمہ رابعہ بصری امجدی اور عالمہ ام حبیبہ برکاتی تلسی پور کا ہوگا، جبکہ نعت خوانی، نظامت اور نگرانی کے امور جامعہ کی طالبات اور معلمات انجام دیں گی، امسال جامعہ سے فارغ ہونے والی طالبات کی تعداد عشرہ مبشرہ کی تعداد کے مطابق ہے فالحمد للہ۔ جن کے اسماء درج ذیل ہے۔

عالمہ درخشاں خاتون برکاتی، عالمہ ام فریدہ برکاتی، عالمہ عطیہ بانو برکاتی، عالمہ سعدیہ بانو برکاتی، عالمہ انجم بانو برکاتی، عالمہ شبینہ خاتون برکاتی، عالمہ منتشاء برکاتی، عالمہ عارفہ بانو برکاتی،
عالمہ تسلیم النساء برکاتی، عالمہ صاحبہ خاتون برکاتی، عالمہ نصریٰ بانو برکاتی۔

رپوٹ:
محمد حسنین رضا برکاتی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کردار نبویؐ کو اپنائے بغیر محض دعویٔ محبت نجات کا سبب نہیں بن سکتا

جامعہ کلیمیہ اہلسنت کے زیرِ اہتمام منعقد جشن دستار حفظ و ردائے فضیلت سے مقررین کا خطاب

نیپال اردو ٹائمز
پریس ریلیز
مہنداول، سنت کبیر نگر (اخلاق احمد نظامی)

علم اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ یہ وہ انعامِ الٰہی ہے جس کی بنیاد پر انسان دیگر مخلوقات سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علم کے سبب حضرت آدم علیہ السلام کو مسجودِ ملائکہ بنا کر فرشتوں پر انسانی برتری اور عظمت کو واضح فرمادیا۔

مذکورہ خیالات کا اظہار گزشتہ شب تحصیل خلیل اباد حلقہ میں واقع جامعہ کلیمیہ اہل سنت عزیز العلوم لوہرسن بازار کے سالانہ جشن دستار حفظ کے موقع پر مقرر خصوصی مولانا مفتی نور عالم قادری بنارس نے کیا انہوں نے کہا کہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس میں ”تعلیم“ سے ابتدا کی گئی اور پہلی ہی وحی میں بطورِ احسان انسان کو دیئے گئے علم کا تذکرہ فرمایا گیا

مولانا قادری نے کہا کہ علم کی اہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ جب غزوۂ بدر کی فتح کے نتیجہ میں قیدی بنائے جانے والے کفار کے لئے مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کا فدیہ مقرر فرما کر ”علم“ کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا گیا۔

مولانا قادری نے کہا کہ علم کے لیے ہی ہجرت کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجدِ نبویؐ کے ایک حصہ میں صفہ کے نام سے مدرسہ کی بنیاد رکھی۔

مولانا کرم حسین اشرفی پرنسپل دار العلوم غریب نواز بستی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حب نبوی ایمان کی بنیادی شرط ہے ' اگر اس میں کوئی خامی رہ گئی تو ساری چیزیں نامکمل ہیں ' وہ مسلمان ہی نہیں ہو سکتا جس کا دل محبت رسالت سے خالی ہو۔

مولانا اشرفی نے سوالیہ لہجے میں کہا کہ کیا دلوں میں عقیدت و احترام کے بسا لینے اور جذبۂ فدائیت کے پیدا کر لینے سے کیا ہماری ساری ذمہ داری پوری ہو جاتی ہے؟ نہیں ہر گز نہیں عمل اور کردار نبویؐ کو اپنائے بغیر محض دعویٔ محبت نجات کا سبب نہیں بن سکتا ' اور نہ اس سے اللہ اور اس کے رسولؐ کا قرب حاصل ہو سکتا

مولانا اشرفی نے کہا کہ حضورؐ کی بعثت اسوہ کی حیثیت سے عمل میں آئی ہے ' اللہ تعالی نے اس لئے آپ کو بھیجا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ کر عمل کریں ' گویا ہر امر میں رسول اللہؐ کی پیروی اختیار کی جائے۔ قرآن کریم میں اس کو صاف انداز میں کہہ دیا گیا ہے: ”تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے“ اس سے قبل پروگرام کا آغاز قاری کلیم القادری استاذ شعبہ حفظ دار العلوم ہذا نے تلاوت کلام اللہ سے کیا اس کے بعد شاعر اسلام عرفان رضا تنویری اور غلام غوث رضوی ممبئی سمیت نصف درجن سے زائد شعراء و نعت خواں نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں منظوم خراج عقیدت پیش کئے پروگرام کے اخیر میں جامعہ ہذا سے فارغ ہونے والے حفاظ کرام کے سروں پر علماء و مشائخ کے مقدس ہاتھوں دستار باندھی گئی اور انہیں سند سے نوازا گیا

اس موقع پر میں مولانا محمد رئیس علیمی، مولانا عظمت علی قادری, مولانا کمال احمد علیمی, مولانا شعبان علی رضوی، قاری ارشاد احمد امانتی، قاری مجیب اللہ نظامی، مولانا ضیاء الدین مصباحی اور قاری کلیم القادری کے علاوہ کثیر تعداد میں فرزندان تقوید و رسالت موجود تھے پروگرام کا اختتام صلوۃ و سلام اور دعا سے ہوا اس سے قبل دن میں صبح نو بجے جامعہ کلیمیہ اہل سنت عزیز العلوم کی شاخ جامعہ نسواں کے زیر اہتمام جشن ردائے فضیلت منعقد ہوئی جس کی صدارت عالمہ فاضلہ ثنا فاطمہ علیمی و نظامت عالمہ قاریہ ام حبیبہ نظامی جامعہ ماہ نور للبنات سدھار نگر نے کی تاہم پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے عالمہ فاضلہ کنیز حفصہ امجدی اگیا شریف نے خدمت والدین پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ والدین کی خدمت کا صلہ آخرت میں بلند درجات اور دنیا میں برکت و سکون ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کی اطاعت واجب ہے، جس سے نہ صرف عمر اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ یہ عمل جنت کے حصول کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ عالمہ فاضلہ ام الخیر حشمتیہ مہدیا بازار ضلع بلرام پور نے تعلیم نسواں کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مذہب اسلام کو دیگر مذاہب کے مقابلے میں ایک امتیاز یہ بھی حاصل ہے کہ یہ حصول علم پر ہر ممکن زور دیتا ہے۔ قرآن حکیم میں تقریباً پانچ سو کے لگ بھگ مقامات پر بلاواسطہ یا بالواسطہ حصول علم کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ پھر یہ مذہب مرد کی طرح عورت کے لئے بھی تعلیم کا حصول لازم قرار دیتا ہے۔' عالمہ ام الخیر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم و حکمت کو مومن کی گمشدہ متاع قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بھی مخصوص فرما رکھا تھا۔ ازواج مطہرات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دین کی باتیں سیکھ کر دیگر مسلمان خواتین کو سکھاتی تھیں۔ یوں دین کی تعلیم عورتوں تک بھی باقاعدہ پہنچتی رہی۔

عالمہ ام الخیر نے کہا کہ

درحقیقت تعلیم ہی وہ زیور ہے جس سے عورت اپنے مقام سے آگاہ ہو کر اپنا اور معاشرے کا مقدر سنوار سکتی ہے انہوں نے کہا کہ معاشرے کی یہ باتیں بالکل غلط ہیں کہ عورتیں صرف باورچی خانے کے لئے پیدا ہوئی ہیں اور ان کی زندگی باورچی خانے سے شروع ہو کر دستر خوان پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی باتیں ہر گز درست نہیں۔ عورتیں بھی انسان ہیں۔ علم کی روشنی انسان کو جینا سکھاتی ہے۔ تاریخ اسلام میں بے شمار ایسی مثالیں موجود ہیں۔ خواتین کی ہمت و جرأت اور تدبر و فراست سے بڑے بڑے انقلابات ظہور پزیر ہوئے۔ اس سے قبل جشن کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے ہوا اس کے بعد مدحیات مصطفی ام الورع بلرام پوری، مومنہ خاتون سدھارتھ نگری اور ام سلیم گونڈوی سمیت دیگر خواتین نے بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی عقیدتوں کے خراج پیش کئے اس موقع پر جامعہ کے فارغات کی ردا پوشی عالمہ فاضلہ سیدہ انجم فاطمہ صدر معلمات جامعہ خدیجۃ الکبری رونا ہی اجودھیا فیض اباد و دیگر معلمات کے ہاتھوں کی گئی اخیر میں صلوۃ و سلام ہوا اور ملک و ملت کی فلاح و بہبودی کی دعا کی گئی

بازاری کھانوں کی نحوست

آفتاب عالم شاہ نوری، کروشی بلگام کرناٹک
8105493349

انسانی زندگی کے لیے تین بنیادی چیزیں بے حد ضروری ہیں: ہوا، پانی اور غذا۔ ان میں سے کسی ایک کے بغیر بھی انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔

اگر پانی اور غذا میسر نہ ہوں تو انسان چند دن تک زندہ رہ سکتا ہے، لیکن اگر ہوا بند ہو جائے تو چند منٹوں میں ہی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ دورِ حاضر میں انسان نے کھانے پینے کو جتنی اہمیت دی ہے، شاید ہی اتنی اہمیت کبھی دی گئی ہو گی۔ پہلے زمانے میں لوگوں کی زبان پر یہ جملہ عام تھا کہ ”بس دو وقت کی روٹی مل جائے تو کافی ہے“، مگر آج انسان دو وقت کے بجائے دن میں کئی کئی مرتبہ کھاتا ہے اور اس بے اعتدالی کے ساتھ طرح طرح کی بیماریوں کو دعوت دیتا ہے۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جتنی اموات بھوک سے نہیں ہوئیں، اس سے کہیں زیادہ اموات غذا کے بے جا استعمال کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ شکر کی زیادتی شوگر کا باعث بنتی ہے، نمک کا زیادہ استعمال بلڈ پریشر کی بیماری پیدا کرتا ہے، اور مصالحے دار کھانوں کی کثرت السر جیسی خطرناک بیماریوں کو جنم دیتی ہے۔ آج سے بیس پچیس برس پہلے ہوٹلوں میں کھانا کھانا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ یہ خیال عام تھا کہ ہوٹل کا کھانا شرفاء کے لیے مناسب نہیں۔ لوگ دور دراز کے سفر پر بھی گھر سے کھانا ساتھ لے کر نکلتے تھے۔ اگرچہ وہ سوکھی روٹی ہی کیوں نہ ہو، مگر ہوٹل کے گرم کھانے پر گھر کے کھانے کو ترجیح دی جاتی تھی۔

ملے خشک روٹی جو آزادہ کر
تو وہ خوف وذلت کے حلوے سے بہتر
جو ٹوٹی ہوئی جھونپڑی بے ضرر ہو
بھلی اس محل سے جہاں کچھ خطر ہو

بازاری کھانوں سے احتیاط کیوں ضروری ہے؟

مشتبہ کھانا: ہوٹل کے کھانے سے گریز کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ

وہاں پلنے والا کھانا مشتبہ ہوتا ہے۔ کھانے والے کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کھانا کس نے تیار کیا ہے، اس میں کون سے اجزاء شامل ہیں اور کس معیار کا سامان استعمال کیا گیا ہے۔ یہ لاعلمی خود ایک سنگین مسئلہ ہے۔

صفائی کا فقدان: اکثر ہوٹلوں میں صفائی کی حالت نہایت خراب ہوتی ہے۔ رسوئی خانے گندگی سے بھرے ہوتے ہیں۔ عملہ پسینے میں شرابور رہتا ہے، گوشت اور مصالحے کئی کئی دن فریزر میں رکھے جاتے ہیں، اور بعض جگہ کاکروچوں اور چوہوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ مناظر دیکھ لے تو شاید دوبارہ کبھی ہوٹل کا کھانا کھانے کا حوصلہ نہ کرے۔

کھانوں میں استعمال ہونے والے کیمیکلز: آج کل بہت سے ہوٹلوں اور فاسٹ فوڈ مراکز میں ذائقہ، رنگ، خوشبو اور شیلف لائف بڑھانے کے لیے مصنوعی اور کیمیائی اجزا استعمال کیے جاتے ہیں۔ ذائقہ بڑھانے کے لیے اجینو موٹو اور دیگر کیمیکلز، رنگت کے لیے مصنوعی رنگ، خوشبو کے لیے فلیور، اور گریوی کو گاڑھا کرنے کے لیے مختلف اجزا شامل کیے جاتے ہیں۔ بار بار گرم کیا ہوا تیل بھی صحت کے لیے نہایت نقصان دہ ہوتا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ ہر ہوٹل ایسا نہیں کرتا، مگر سستے اور زیادہ منافع کمانے والے مراکز میں یہ چیزیں عام طور پر زیادہ پائی جاتی ہیں۔

نافرمانی اور بگاڑ کی ایک وجہ: آج والدین، اساتذہ اور مشائخ اس بات کی شکایت کرتے نظر آتے ہیں کہ نئی نسل ان کی بات نہیں مانتی۔ بعض اہلِ فکر کے نزدیک اس کی ایک وجہ بازاری کھانے بھی ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ان کھانوں میں شامل بعض کیمیکلز وقتی لذت تو دیتے ہیں، مگر رفتہ رفتہ انسان کو بے راہ روی اور نافرمانی کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ باہر کے کھانوں کا استعمال اس قدر بڑھ چکا ہے کہ گھریلو نظام متاثر ہو رہا ہے۔ ماں باپ شکایت کرتے ہیں کہ بچے گھر کا کھانا نہیں کھاتے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ چپس، کرکرے، چاکلیٹ، نوڈلس اور پاستا نے بچوں کی فطری بھوک کو ختم کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دستر خوان پر چند لقمے کھا کر اٹھ جاتے ہیں۔ اسی طرح عورتیں اور نوجوان لڑکیاں پانی پوری، شیو پوری، سموسہ اور چاٹ جیسی چیزوں کی کثرت سے اپنی صحت کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ نوجوان لڑکے اور ادھیڑ عمر مرد چائے کے ٹھیلوں کے عادی ہوتے جا رہے ہیں، اور شام کے وقت یہی نوجوان بار بار گرم کیے گئے تیل میں تیار کی گئی اشیا استعمال کر رہے ہیں جو انسانی جسم کو آہستہ آہستہ کھوکھلا کرتی جا رہی ہیں۔

ایک زمانہ تھا کہ لوگ بے نمازی کے ہاتھ کا کھانا کھانے سے بھی احتراز کرتے تھے، اور آج ہم بلا جھجک ہوٹلوں کا رخ کرتے ہیں۔ برتھ ڈے اور اینیورسری کے نام پر ہوٹلوں میں ہجوم نظر آتا ہے، اور وہ ڈشیں جو کبھی اجنبی تھیں، آج معمول بن چکی ہیں۔

ان تمام مسائل کا واحد اور مؤثر حل یہ ہے کہ گھر کے سیدھے سادے، پاکیزہ اور متوازن کھانوں کو اپنایا جائے۔ گھر کا کھانا نہ صرف صحت کی ضمانت ہے بلکہ اخلاقی اور روحانی سکون کا ذریعہ بھی ہے۔ اگر ہم نے اپنے دستر خوان کو درست کر لیا، تو بہت سی جسمانی بیماریوں اور معاشرتی خرابیوں سے خود بخود نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

جمہوریت کی پاسداری ہر شہری کی مشترکہ ذمہ داری ہے

کالی کٹ جامعہ مرکز الثقافہ میں ۷۷ ویں یوم جمہوریہ تقریب سے شیخ ابو بکر احمد کا خطاب

پریس ریلیز نیپال اردو ٹائمز
www.nepalurdutimes.com
کالی کٹ (عبد الکریم امجدی)

جمہوریت صرف ایک نظام حکومت نہیں بلکہ ایک طرز زندگی ہے جو مساوات، انصاف، اور آزادی پر مبنی ہے، جمہوریت کو آئین کے مطابق چلانا اور اس کے اصولوں کا احترام کرنا سب سے اولین پاسداری ہے۔ جمہوریت کی پاسداری کے لیے فرقہ پرستی، تخریبی سیاست کا خاتمہ اور سیاسی استحکام ضروری ہے۔ اس کی پاسداری ہر شہری کی مشترکہ ذمہ داری ہے، جو ملک کی ترقی اور آزادی کو مستحکم کرتی ہے۔ مذکورہ خیالات کا ظہار کالی کٹ مرکز کیمپس میں منعقدہ ۷۷ ویں یوم جمہوریہ تقریب پر پرچم کشائی کے بعد اپنے پیغام میں شیخ ابو بکر احمد نے کہا کہ ہمارا ملک ایک مضبوط آئین اور عظیم جمہوریت کا حامل ہے۔ ہر شہری کیلئے ضروری ہے آئین اور جمہوریت کے تحفظ میں مدد کرے، قومی اتحاد، گنا جمنی تہذیب کو فروغ دے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شہری کو ان کو بنیادی حقوق فراہم کیا جائے، ذات پات، نسل برادری کے امتیازی فرق کو ختم کر کے آئین کے مطابق انکے حقوق فراہم کئے جائیں۔ یہی ہمارے ملک کی پہچان اور خوبصورتی ہے۔ ۷۷ ویں یوم جمہوریہ تقریب میں مرکز کے مختلف شعبہ جات میں رنگارنگ، ثقافتی پروگرام، تعلیمی مکالمہ، کھیل کو، انعامی کوئز، مقالہ نگاری جیسے کئی اہم پروگرامس شامل رہے۔

مرکز ہیڈ کواٹر میں شیخ ابو بکر احمد نے قومی پرچم لہراتے ہوئے اہل وطن کو مبارکباد پیش کی۔ جو کہ ملک کی آئینی اقدار کے تئیں ادارے کی مستقل وابستگی کی علامت ہے۔ اس تقریب میں ایمریٹس ہوم فار کشمیری اسٹوڈنٹس، ریحان ویلی یتیم خانہ، اور اکیڈمی آف قرآن اسٹڈیز کے سینکڑوں طلباء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جو تنوع میں اتحاد اور مشترکہ قومی فخر کی عکاسی کرتے ہیں۔ اور مرکز بوائز اسکول کے اسٹوڈنٹ پولیس کیڈٹس (ایس پی سی) نے قومی پرچم کو رسمی سلامی پیش کی، جس سے تقریب کے وقار میں چار چاند لگ گیا۔ کشمیری طلبہ نے خوبصورت انداز میں قومی ترانہ پیش کیا۔ اس موقع پر اراکین ادارہ سمیت کثیر تعداد میں طلبہ شریک رہے۔

فوٹو کیپشن: کالی کٹ میں منعقدہ ۷۷ب ویں جمہوریہ تقریب کے موقع پرچم کشائی کرتے ہوئے گرانڈ مفتی آف انڈیا شیخ ابو بکر احمد ------

”دوا اور دعا دونوں ضروری ہے“

صوفیہ بانو: ہوڑہ

ہم لوگ اپنی صحت کا کس قدر خیال رکھتے ہیں، ذرا سی تکلیف ہوئی فوراً دوا کیلئے سوچتے ہیں اور ڈاکٹر کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ خدانخواستہ زیادہ بیمار ہوئے تو کافی دوڑ دھوپ کرتے ہیں اور کہاں کہاں نہیں جا کر علاج کرواتے ہیں اور وہ اس لئے ہم کرتے ہیں کہ ہماری صحت اچھی رہے، ہم صحتمند، تندرست اور توانا رہیں۔ علاج میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتتے ہیں اور نہ ہی کوئی کسر چھوڑتے ہیں۔ کبھی کبھی تو ہم اپنے علاج کیلئے دوا اس وقت تک کھاتے ہیں جب تک آخری وقت نہ آجائے، اس کوشش ہیں کہ شاید تھوڑا افاقہ ہو جائے۔ دنیاوی زندگی ہیں جب بھی کوئی تکلیف یا پریشانی ہوتی ہے تو ہم فوراً اس کا علاج کرواتے ہیں لیکن مرنے کے بعد جب جسم کو تکلیف ہو گی اس کی دوا کہاں کرینگے کبھی میری بہنوں نے سوچا ہے۔ ذرا غور کریں اس بات پر کہ مرنے کے بعد جب جسم کو قبر میں ڈال دیا جائیگا، جسم سڑ جائیگا، پیٹ پھٹ جائیگا، زبان باہر نکل جائیگی، بدبو ہو گا، کیڑے مکوڑے جب کھائینگے تب نہ جانے کیا حال ہو گا۔ لیکن میری بہنو! میں آپ کو بتاتی ہوں کہ مرنے کے بعد جو اذیت اور تکلیف ہو گی اس کے علاج کیلئے دعا بیحد ضروری ہے اور دعا تب قبول ہو گی جب ہمارے اعمال اچھے ہونگے، ہمارے اخلاق اچھے ہونگے، ہمارے کردار اچھے ہونگے، ہم اللہ کی عبادت و ریاضت خلوص دل سے کرینگے، نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے راستوں پر چلیں گے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہمیں تکلیف تو اٹھانی پڑیگی۔ آج کل ہماری بہنیں کہتی ہیں کہ دعا کیوں کریں؟ ملتا تو وہی ہے جو نصیب میں پہلے سے لکھا ہے، تو میری بہنیں! جب ہم الجھن کا شکار ہوتے ہیں اور ایک اضطرابی کیفیت سے دوچار ہوتے ہیں تو دعا ہی وہ واحد ذریعہ بنتی ہے جو الجھنوں کے حل اور دل کو بے چینی کے چنگل سے آزاد کراتی ہے۔ دعا آنسوں میں کھلا پھول ہے کہ اس کے کھلنے سے چاروں طرف بہار آجاتی ہے، دعا مقدر کا لکھا بدل دینے کی قدرت رکھتی ہے اس لئے بیماری کی حالت میں، مصیبت اور پریشانی کے وقت میں اپنے اللہ سے دعا کریں، اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعا کسی نہ کسی شکل میں قبول کرتا ہے۔

دعا مانگنا فرض ہے اس لئے دعا مانگیں اور جب بھی دعا مانگیں تو اس یقین کے ساتھ مانگیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی بھی ہماری دعا رد نہیں کریگا۔

آخر میں صرف اتنا عرض ہے کہ جس طرح جیتے جی طرح طرح کی بیماریوں میں آپ مبتلا ہو جاتے ہیں تو دوا اور علاج کیلئے بے تحاشہ پیسہ بھی خرچ کرتے ہیں ٹھیک ہونے کیلئے اسپتالوں اور ڈاکٹر خانوں کے چکر بھی کاٹتے ہیں بالکل اسی طرح مرنے کے بعد طرح طرح کی مصیبت و عذاب کو جھیلنا نہ پڑے اس کیلئے اللہ کے احکام کا پابند بنیں اور دعا کو اپنی زندگی کا اہم جز بنائیں انشاء اللہ زندگی ایک پھول کی مانند مہکنے لگے گی اور آخرت بھی سنور جائیگی۔

صوفیہ بانو ہوڑہ

دل بہلائی ایک آسان نسخہ

ماجد مجید کشمیر یونیورسٹی

۔ موجودہ دور میں ہر قسم کے مشاغل کی بہت سی صورتیں ہمارے سامنے ہیں، موسیقی آلات ہیں لہو و لعب بھی اور ایسے کھیل تماشے بھی ہیں کہ ساری دنیا ان کے پیچھے پاگل ہوتی جا رہی ہے، حلال و حرام کی تمیز بھی شرمسار ہے لہو و لعب کی زندگی گزارنے کے لیے بڑے مستحکم نظام بھی ہیں اگر ان چیزوں سے جی بھر آئے اور اکتاہٹ محسوس ہو جائے تو کسی بڑے سیر و تفریح پر جانے کا منصوبہ کسی حد تک دل کو سکون بخشنے میں راس آجائے اگر دل کے کسی گوشے سے عمرہ کی آواز سنائی دے تو سونے پر سہاگہ ہو جائے ایک طرف عزیز و اقارب دوست دشمن آس پڑوس افراد جھلس تو ضرور جائیں گے لیکن دوسری طرف آپ کا بڑا نام ہو جائے عزت و آبرو بڑے گی اور عابدوں میں شمار ہونا یقینی ہے پھر ایک ایسے ادارے سے جڑ جائے جو آئے روز عمرہ کی ادائیگی کا اشتہاروں پر اشتہار شائع کروانے میں سب سے بڑا چاپلوس ہو اور سوشل میڈیا پر اپنا نام کمانے میں دن رات ایک کرتا ہو اتنا ہی نہیں بلکہ سبز باغ دکھانے میں بھی سب سے زیادہ ماہر ہو۔ اگر آپ پہلی بار ادائیگی کے فرائض انجام دینے جا رہے ہوں اور لاعلم بھی ہوں پھر ایسے ہی کسی ادارے میں اپنا نام درج کروائے جو حال حال ہی اس میدان میں اپنی قسمت آزمانے اترا ہو ادارے کے اتالیق سے تربیت حاصل کرنا ضروری ہے اور پوری رقم ادا کر کے بلا آخر ادارہ آپ کو پاسپورٹ ویزا عطا کر کے عمرہ پر جانے کی تاریخ اور وقت فراہم کرے گا اور ادارے کے منتخب رہبر سے جان پہچان بھی کرائے گا جو ادارے کی طرف سے آپ کا ہم سفر ہو اور ہر موڑ پر اس کی رہبری ہو گی۔ چونکہ آپ پہلی بار سات سمندر پار جا رہے ہیں رہبر کو اپنے بغل میں رکھنے سے اور اس کی ہاں میں ہاں ملانے سے آپ کو فائدہ ہے۔ رہبر کے بھی اپنے فائدے ہیں روانگی سے پہلے ادارے نے جو وعدے کئے ہیں رہبر ٹال مٹول کر کے اور بہانے بنا کے سبز باغات کی سیر کرائے گا اس طرح رہبر اپنے پانچوں انگلیوں سے گھی نکالتا رہے گا لیکن آپ کے سامنے خود کو ادارے کے کام سے مصروف رکھے گا۔ میزبان کے گھر شرمندگی کا لباس پہنے ہر چکر پر چہار دانگ عالم میں سوشل میڈیا فیس بک کے ذریعے اپنی حاضری یقینی بنانا نہ بھولئے گا اور اپنے اور میزبان کے دشمن کو اس قدر خوشی دے کہ وہ بھی تیرے کارکرتوت سے پانی پانی ہو جائے اور یوم آخرت پر تم کو یاد دلایا جائے گا کہ تو میزبان کے گھر آیا ضرور تھا کہ چار دانگ عالم میں تیرا نام ہو لیکن میزبان کے دشمن کو راحت پہچانے کی خاطر قدم قدم پر اسی کی راہ پر چلتا رہا جبکہ میزبان تیرے واپس آنے کے انتظار میں رہا لیکن تو نہیں آیا خیر یہ کوئی نئی بات نہیں جب سے موبائل فون فیس بک واٹس اپ وغیرہ وغیرہ کا جال پھیلا انسان اپنے خالق سے بھاگتا رہا ہے مثال کے طور پر شادی یا کسی دعوت پر جانا ہو جہاں کھانے پینے کا اچھا انتظام ہو سج دھج کے جاتے ہیں اور پوری توجہ صرف دعوت اور کھانے پینے پر رہتا ہے برعکس اس کے خالق کے بلاوے پر مسجدوں میں نماز کی ادائیگی کے لئے جاتے ضرور ہیں اگر موبائل فون ساتھ نہ ہو اور نماز کے دوران موبائل نہ بجے اور سب نمازیوں کو خلل نہ کریں تو نماز ہی مکمل نہیں

شائع کردہ علما فاؤنڈیشن نیپال:
اپنی نگارشات اور مضامین ہمارے ای میل یا واٹس اپ نمبر پر ارسال کریں
weeklynepalurdutimes@gmail.com
www.nepalurdutimes.com
+918795979363   +977 981-7619786